آئینہ نماز
محمد عاشق الٰہی

تبلیغ الصلوٰۃ

الملقب بہ

آئینۂ نماز

جس میں

نماز کے شرائط و فرائض اور متعلقہ فضائل و مسائل جامعیت
اور تفصیل کے ساتھ آسان اردو زبان میں مرتب کر دیئے گئے ہیں
یہ مجموعہ نہ صرف نماز بلکہ اسلام کے پانچوں ارکان کی توضیح اور
تشریح کرتا ہے۔ ہر امام و مقتدی کیلیے یہ کتاب از حد مفید ہے

مصنفہ

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مدظلہ

ناشر

کتب خانہ رحیمیہ بیرون بوہڑ دروازہ ملتان

1/50

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ ۝

اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور رکوع کرو رکوع کرنے والوں کے ساتھ

الحمد للہ والمنۃ کہ رسالہ نافعہ مسمّٰی بہ

تبلیغ الصلوٰۃ

الملقب بہ

آئینہ نماز

جس میں

نماز کے شرائط و فرائض اور متعلقہ فضائل و مسائل جامعیت اور تفصیل کے ساتھ آسان اردو زبان میں مرتب کر دیے گئے ہیں۔ یہ مجموعہ نہ صرف نماز بلکہ اسلام کے پانچوں ارکان کی توضیح و تشریح کرتا ہے اور ہر امام و مقتدی کے لیے لائق مطالعہ و مذاکرہ ہے

تالیف

حضرت مولانا محمد عاشق الٰہی صاحب بلند شہری

باہتمام احقر عبد الرحیم مالک

کتب خانہ رحیمیہ ملتان (پاکستان)

سید الیکٹرک پریس ملتان میں چھپ کر شائع ہوا

قیمت ۱/۰

فہرست مضامین

نوافل ۹۹

پڑھنے کی چیزوں کی فہرست

دیباچہ

ترتیب کتاب کے متعلق ضروری عرضداشت

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ الرؤف الرحیم۔ المجید الحمید العزیز العلیم۔ سبحانہ ما اعظم شانہ ھو الاحد الصمد۔ الذی لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد۔ اشھد انہ لا الٰہ الا ھو وحدہ لا شریک لہ و اشھد ان سیدنا وسندنا محمدا عبدہ ورسولہ الذی ارسل الی الناس کافۃ بشیرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

امابعد رسالہ ہذا "تبلیغ الصلوٰۃ" کی ترتیب و تسوید ایک دوست کے توجہ دلانے پر شروع کی تھی اور ابتداءً بہت زیادہ لکھنے کی نیت نہ تھی مگر جوں جوں کام کرتا گیا نماز کے مسائل و ضروریات ذہن میں آتے چلے گئے اور رسالہ طویل ہوتا چلا گیا، مگر پھر بھی یہ رسالہ نہ بہت بڑی کتاب بن گیا ہے اور نہ نماز کی ایسی جامع و مکمل کتاب مرتب ہو گئی ہے جس کے بعد کسی کتاب کی ضرورت نہ رہے اور جس میں تمام مسائل جمع ہو گئے

ہوں۔ البتہ اتنی بات ضرور ہے کہ بازار میں جو عموماً نماز کی ناقص اور غیر معتبر کتابیں ملتی ہیں ان سے زیادہ یہ کتاب جامع بھی ہے اور مستند و معتبر بھی ہے جس میں نماز کے فضائل بھی درج کر دیے گئے ہیں اور مسائل بھی۔ اس رسالہ کی تبلیغ واشاعت سے جہاں یہ مقصد ہے کہ روزمرہ کے پیش آنے والے ضروری مسائل ہر نمازی کے سامنے مختصر طریقے پر آجائیں وہاں یہ مقصد بھی ہے کہ دنیادار کتب فروشوں نے جو نماز کی کتابیں رطب و یابس مضامین اور بنائے ہوئے فضائل اور خود تجویز کردہ نوافل کے بیان سے پُر کر کے رائج کر دی ہیں ان سے بے نیازی کی شکل نکل آئے۔

اس مقصد کے پیش نظر زبان سادہ اور صاف و سلیس اختیار کی ہے نوافل کا بیان تفصیل کے ساتھ لکھ دیا ہے نیز کفن دفن کا طریقہ بھی تحریر کر دیا ہے اور نمازوں کی اردو میں نیتیں بھی لکھ دی ہیں تاکہ رواجی کتابوں کو نیتیں یاد کرنے کے لالچ میں خرید کر غلط مسائل اور طرق نوافل کے پیسٹ سے بچ جائیں جو ان کتابوں میں درج ہوتے ہیں عموماً نیت کرنے میں سب یہ کہتے ہیں کہ "منہ میرا کعبہ کی طرف" میں نے ہر جگہ بجائے "منہ" کے لفظ "رخ" لکھ دیا ہے۔ کیونکہ کعبہ کی طرف منہ ہونا صحتِ نماز کے لیے شرط نہیں ہے بلکہ سینہ قبلہ کی طرف ہونا چاہیے۔ لفظ رخ کی عمومیت سینہ اور منہ دونوں کو جامع ہے۔ عوام چونکہ نیت میں کہتے ہیں کہ "منہ میرا کعبہ کی طرف" اس لیے یہ سمجھتے ہیں کہ اگر نماز میں کعبہ سے چہرہ پھر جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے حالانکہ یہ غلط ہے۔

اس رسالہ کے مسائل حنفی مذہب کے مطابق ہیں اور مفتیٰ بہ ہیں جو عموماً بہشتی زیور اور بہشتی گوہر سے اخذ کیے گئے ہیں جس کی صورت یہ ہوئی کہ اپنی عدیم الفرصتی کی وجہ سے بعض احباب سے نقل کرا دیے اور پھر خود نظر ثانی کر کے عبارات میں جو تغیر و تبدیل یا حذف و تسہیل ضروری سمجھی اپنی طرف سے کر دی۔

تکمیلاً للافادہ حج و رمضان اور زکوٰۃ کے مسائل و فضائل بھی بالاختصار لکھ دیے ہیں بدیں وجہ رسالہ ہذا نہ صرف "تبلیغ الصلوٰۃ" ہے بلکہ تبلیغ الارکان بن گیا ہے۔ ہر نمازی کے پاس خواہ مقتدی ہو خواہ امام اس رسالہ کا ہونا ازبس ضروری ہے۔ مسجدوں میں تعلیمی حلقے بنا کر اس کو پڑھیں اور سنائیں، مدرسوں اور اسکولوں کے نصاب میں داخل کریں تو اجر عظیم کے مستحق ہوں۔

کتبہ العبد الفقیر الی اللہ سبحانہ وتعالیٰ
محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

اوائل صفر ۱۳۷۹ھ
کلکتہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

امابعد دین اسلام اللہ رب العزت کے اُن احکام کا نام ہے جو اس نے اپنے حبیب پاک نبی العرب والعجم فخر عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اور اپنی کتاب قرآن مجید کے واسطے سے ہم تک بھیجے ہیں۔ احکامِ خداوندی عقائد سے بھی متعلق ہیں اور عبادات سے بھی، معاملات سے بھی اور معاشرت سے بھی، تجارت سے بھی اور زراعت بھی، ظاہر سے بھی اور باطن سے بھی، جسم سے بھی اور مال سے بھی۔ غرضکہ انسانی زندگی کا ہر شعبہ اور ہر گوشہ احکام خداوندی میں جکڑا ہوا ہے۔

صرف مسلمان کا بیٹا ہونے سے کوئی مسلمان نہیں ہو جاتا ہے۔ ان احکام و مسائل کا جاننا ہر شخص پر فرض ہے جو امیر و غریب کے فرق کے بغیر سب کے لیے برابر اور ضروری ہیں مثلاً عقائد کا درست ہونا اور نماز روزہ، وضو، غسل، حرام، حلال کا جاننا، پھر اگر مال دار ہے تو زکوٰۃ و حج کے مسائل معلوم کرنا فرض ہوگا۔ عورتوں پر عورت کے مخصوص احکام کا جاننا لازم ہوگا۔ تاجر کو تجارت کے احکام اور کاشتکار کو زراعت کھیتی کرنے کے احکام سیکھنا ضروری ہوگا الیٰ غیر ذالک

آج کل کے مسلمان اکثر نام کے مسلمان ہیں اسلام کو نہ خود سیکھتے ہیں نہ اپنی اولاد کو دینی تعلیم دلاتے ہیں حالانکہ یہ بہت بڑا قصور ہے۔

جب علم نہ ہوگا تو کیوں کر عمل صحیح کرسکیں گے اور عقائد کیوں کر درست ہوں گے۔ فخر عالم نبی اکرم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِيْضَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ (مشکوٰۃ)	علم طلب کرنا ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے

اِس زمانے کے مسلمان اپنی اولاد کو غیر دینی تعلیم دلانے کو فخر سمجھتے ہیں اور اسلامی تعلیم کو عیب جانتے ہیں حالانکہ فخر کائنات حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ :۔

اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰيَةٌ مُّحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ فَهُوَ فَضْلٌ (مشکوٰۃ شریف)	علم کہنے کے لائق تین علم ہیں (۱) آیاتِ قرآنیہ کا علم (۲) سنن نبویہ کا علم (۳) فرائضِ دینیہ کا علم۔ اور ان تین کے علاوہ سب ضرورت سے فاضل ہے

دیکھیے تین علوم کو اصلی علم فرمایا اور ان کے علاوہ دنیا بھر کے علوم کو ضرورت انسانی سے فاضل بتایا۔ اور وجہ اس کی یہ ہے کہ انسان کی اصل ضرورت آخرت ہے اور وہاں کام آنے والے وہی تین علم ہیں جن کا ذکر حدیث شریف میں ہوا اور ان تین علوم کے علاوہ جس قدر علوم ہیں گو ان سے بعض مرتبہ دنیا کی ضرورتیں نکل جاتی ہیں مگر چونکہ ان سے آخرت کی کامیابی نہیں ہوسکتی اس لیے اصل ضرورت سے فاضل رہے۔

اس رسالہ میں ہم نے ارکان اسلام کے متعلق ضروری معلومات اور مسائل جمع کیے ہیں اس کو پڑھیے سمجھیے، مسلمانوں کو سنائیے سمجھائیے اگر کوئی بات سمجھ میں نہ آئے تو کسی اچھے لائق مستند عالم سے تحقیق کر لیجیے۔

ارکان اسلام

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ :-

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ، شَهَادَةِ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ

(مشکوٰۃ شریف از بخاری و مسلم)

اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر رکھی گئی ہے (۱) یہ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

ایمان کا بیان

اس حدیث پاک میں پانچ چیزوں کو بنیاد اسلام فرمایا ہے پہلی چیز

ہے ایمان۔ اور ایمان کا مطلب بھی اسی حدیث پاک میں بتا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو معبود حقیقی اور واحد یقین کرے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کا بندہ اور پیغمبر یقین کے ساتھ جانے اور سمجھے جب آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو اللہ کا رسول مان لیا تو انہوں نے جن جن باتوں پر یقین کرنے کو بتایا ہے ان سب کا یقین کرنا لازم ہو گیا۔

کلمۂ طیبہ یا کلمۂ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ۝

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، محمد (مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

کلمۂ شہادت

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد

وَرَسُوْلُہٗ ۝

(مصطفےٰ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم اللہ کے بندے اور اسکے رسول ہیں۔

ان دونوں کلموں کا مطلب بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ معبود حقیقی ہے اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کے سچے رسول ہیں ان کے طریقے پر چلنا کامیابی اور نجات ہے انہوں نے جو عقیدے ارشاد فرمائے ہیں

ان عقیدوں کا ماننا فرض ہے۔ ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا:۔

اَخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ — آپ مجھے بتا دیں کہ ایمان کیا ہے؟

آپؐ نے جواب میں فرمایا:۔

اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ (مشکوٰۃ شریف)

یعنی ایمان یہ ہے کہ تو ایمان لاوے اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے پیغمبروں پر اور آخرت کے دن پر اور اچھی بُری تقدیر پر

ایمان مفصل میں اسی کو اس طرح پڑھتے ہیں:۔

ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر

وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ

اور اس کے رسولوں پر اور آخرت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی بری تقدیر اللہ کی طرف

تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ط

سے ہے اور موت کے بعد زندہ ہونے پر؛

ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰہِ کَمَا ھُوَ بِاَسْمَائِہٖ وَصِفَاتِہٖ

میں ایمان لایا اللہ پر جیسا کہ وہ اپنے ناموں اور صفتوں کے ساتھ ہے

وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْکَامِہٖ

اور میں نے اس کے سب احکام قبول کیے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو کچھ بھی فرمایا اور بتایا سب حق ہے اس کا ماننا لازم اور فرض ہے۔ آپؐ نے جو غیب کی باتیں بتائی ہیں مثلاً جنت اور دوزخ کے حالات، قیامت کے دن کے واقعات، قبر کا عذاب و ثواب، جسمانی معراج شریف کا ہونا وغیرہ وغیرہ سب حق ہے۔

نماز

نماز اسلام کا دوسرا رکن ہے۔ ایمان کے بعد نماز ہی کا درجہ ہے قرآن شریف میں ارشاد ہے:-

اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ (سورہ روم)	نماز قائم کرو اور مشرکوں میں سے نہ بنو

اور سینکڑوں جگہ قرآن شریف میں نماز کا ذکر ہے۔ کہیں نماز قائم کرنے کا حکم ہے کہیں نمازیوں کی تعریف ہے، کہیں نماز کو بری طرح پڑھنے کی برائی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ بے شک قیامت کے روز بندے کے اعمال میں سے پہلے نماز کا حساب ہوگا۔ پس اگر اس کی نماز ٹھیک نکلی تو کامیاب اور بامراد ہوگا اور اگر نماز خراب نکلی تو نقصان میں پڑے گا، اور کامیابی سے محروم ہوگا۔

نیز حضرت نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ نمازیں

اللہ تعالیٰ نے فرض کی ہیں جس نے ان نمازوں کا وضو اچھی طرح کیا اور بر وقت پڑھا اور ان کا رکوع و سجدہ پوری طرح ادا کیا تو اس کے لیے اللہ تعالیٰ کے ذمہ یہ عہد ہے کہ اللہ اس کو بخش دے گا اور جس نے ایسا نہ کیا تو اس کے لیے اللہ کے ذمہ کوئی عہد (بخشش کا) نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب دے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سردی کے زمانے میں آبادی کو باہر تشریف لے گئے اس وقت درختوں کے پتے جھڑ رہے تھے۔ آپ نے ایک درخت کی دو ٹہنیاں پکڑ لیں تو (اور بھی زیادہ) پتے جھڑنے لگے۔ وہیں آپ کے خاص صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بھی تھے آپ نے ان کو آواز دی کہ اے ابوذر! انہوں نے جواب دیا کہ جی حضور! آپ نے فرمایا یقین جانو مسلمان بندہ اللہ کی رضامندی کے لیے نماز پڑھتا ہے تو اس کے (چھوٹے) گناہ اسی طرح جھڑ جاتے ہیں جیسے یہ پتے اس درخت سے جھڑتے ہیں (مشکوٰۃ شریف)

ایک مرتبہ حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا کہ بتاؤ اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر نہر ہو جس میں وہ روزانہ پانچ مرتبہ غسل کرتا ہو کیا اس کے بدن کا میل کچھ ذرا سا بھی باقی رہے گا؟ صحابیوں نے عرض کیا ذرا بھی باقی نہیں رہے گا آپ نے فرمایا یہی پانچ نمازوں کا حال ہے ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ (چھوٹے) گناہوں کو مٹا دیتے ہیں (بخاری شریف) ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کا ذکر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ جس نے نماز کی پابندی کی اس کے لیے قیامت کے روز نماز نور ہو گی اور (اس کے ایمان کی) دلیل ہو گی اور (اس کی) نجات (کا سامان) ہو گی اور جس نے نماز کی پابندی نہ کی اس کے لیے نماز نہ نور ہو گی نہ (اس کے ایمان کی) دلیل ہو گی نہ نجات (کا سامان) ہو گی اور قیامت کے روز یہ شخص قارون اور فرعون اور (اس کے وزیر) ہامان اور (مشہور مشرک) ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا (بیہقی فی شعب الایمان)

بے وقت نماز پڑھنا حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ یہ منافق کی نماز ہے جو بیٹھے ہوئے سورج کا انتظار کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ جب سورج میں زردی آجاتی ہے اور سورج شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان آجاتا ہے تو کھڑے ہو کر (عصر کی نماز کے نام سے مرغ کی طرح) چار ٹھونگیں مار لیتا ہے (اور ان ٹھونگوں میں جو ہلکے سجدوں کی صورت میں ہوتی ہیں) بس اللہ کو ذرا بہت یاد کرتا ہے (مسلم شریف) شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سورج کے ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب سورج طلوع یا غروب ہوتا ہے تو شیطان اس کے سامنے کھڑے ہو کر اپنے سینگوں کو ہلاتا ہے جس سے جگمگاہٹ محسوس ہوتی ہے اور اس کی عبادت کرنے والے اسے پوجتے ہیں۔

ایک نماز کی قیمت حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی ایک نماز جاتی رہے اس کا اتنا بڑا نقصان ہوا جیسے کسی کے گھر کے لوگ اور مال و دولت سب جاتا رہا (الترغیب والترہیب) جو مرد و عورت بچوں کی پرورش کے خیال میں یا تجارت یا ملازمت کے دھندوں میں نماز چھوڑ دیتے ہیں ان مبارک حدیثوں پر غور کریں۔

نماز کی چوری ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب لوگوں سے زیادہ بُرا چور وہ ہے جو اپنی نماز سے چوری کرتا ہے۔ یہ سن کر صحابیوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ نماز کی چوری کیسی؟ آپؐ نے فرمایا (نماز کی چوری یہ ہے کہ) اس کا رکوع و سجدہ پورا نہ ادا کرے (مشکوٰۃ شریف)

دین اسلام میں نماز کا مرتبہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اس کا کوئی دین نہیں جس کی نماز نہیں۔ نماز کا مرتبہ دین اسلام میں وہی ہے جو سر کا مرتبہ (انسان کے) جسم میں ہے (یعنی جس طرح کوئی شخص بغیر سر کے زندہ نہیں رہ سکتا۔ اسی طرح نماز کے بغیر آدمی ٹھیک طرح کا مسلمان نہیں ہو سکتا) .. یہ روایت تفسیر در منثور میں ہے۔

بچوں کو نماز پڑھانا ماں باپ کے ذمہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اپنی اولاد کو نماز کا حکم دو جب کہ سات برس کے ہو جائیں اور نماز نہ پڑھنے پر ان کو مارو جب کہ دس برس کے ہو جائیں اور دس برس کی عمر ہو جانے پر ان کے بستر بھی علیحدہ کر دو (ایک کو دوسرے کے ساتھ نہ سلاؤ۔ (ابو داود شریف)

ضروری تنبیہ نماز میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے یعنی الحمد شریف اور دوسری سورتیں اور التحیات اور دعائے قنوت وغیرہ اس کو خوب اچھی طرح صحیح کر کے یاد کرنا ضروری ہے ...... جسے ٹھیک یاد نہ ہو اسے سنا دو ہس ص ط ت وغیرہ کا فرق محنت کر کے ٹھیک کر لو اور خوب دل لگا کر اچھی سے اچھی نماز پڑھا کرو۔

نماز صحیح ہونے کے لیے بہت سی شرطیں اور ضروری چیزیں ہیں۔ ایک شرط نماز صحیح ہونے کے لیے یہ ہے کہ نمازی کا بدن اور کپڑا نجاست حقیقی اور نجاست حکمی سے پاک ہو لہٰذا اب ہم طہارت و نجاست کا بیان شروع کرتے ہیں۔

طہارت اور نجاست کا بیان

طہارت یعنی پاکی کا دین اسلام میں بڑا مرتبہ ہے - قرآن شریف میں ارشاد ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ التَّوَّابِیْنَ وَیُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِیْنَ ط

بلاشبہ اللہ دوست رکھتا ہے بہت توبہ کرنے والوں کو اور دوست رکھتا ہے خوب پاک رہنے والوں کو -

اور حدیث شریف میں ہے :-

اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَانِ ط

پاکیزگی ایمان کا حصہ ہے -

(مسلم شریف)

اور حدیث شریف میں یہ بھی ہے کہ :-

لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُهُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ ط -

کوئی نماز بغیر پاکی کے قبول نہیں ہوتی اور کوئی صدقہ حرام مال سے قبول نہیں ہوتا -

(مسلم شریف)

نجاست دور کرنے کو طہارت کہتے ہیں - نجاست کی دو قسمیں ہیں :-

(۱) نجاستِ حکمی

نجاستِ حکمی اسے کہتے ہیں جو بظاہر دیکھنے میں نہ آئے لیکن شریعت کا حکم ہونے کی وجہ سے ناپاکی مان کر پاکی حاصل کرنا فرض ہوتا ہے - اس کی دو قسمیں ہیں

حدثِ اکبر یعنی غسل فرض ہونا۔ دوم **حدثِ اصغر** یعنی وضو فرض ہونا۔ نماز درست ہونے کے لیے حدثِ اکبر اور حدثِ اصغر، دونوں سے پاک ہونا فرض ہے۔

(۲) نجاستِ حقیقی

نجاستِ حقیقی وہ ہے جو دیکھنے میں آتی ہو اور شریعت نے اسے ناپاک قرار دیا اور ایسی چیزوں کو عموماً آدمی بھی ناپاک اور گندہ سمجھتے ہیں جیسے پیشاب، پاخانہ، منی، مذی وغیرہ۔ نجاستِ حقیقی کی بھی دو قسمیں ہیں۔ نجاستِ غلیظہ نجاستِ خفیفہ۔

نجاستِ غلیظہ خون اور آدمی کا پاخانہ، پیشاب، منی، شراب، کتے، بلی کا پاخانہ، سور کے جسم کا ہر حصہ حتیٰ کہ اس کے بال بھی۔ اور گھوڑے گدھے خچر کی لید، گائے بیل بھینس کا گوبر، بکری بھیڑ کی مینگنی۔ مرغی بطخ، مرغابی کی بیٹ۔ گدھے خچر اور تمام حرام جانوروں کا پیشاب۔ یہ سب چیزیں نجاستِ غلیظہ ہیں۔ اور چھوٹے دودھ پیتے بچے کا پاخانہ پیشاب بھی نجاستِ غلیظہ ہے۔

نجاستِ خفیفہ۔ حرام پرندوں کی بیٹ اور حلال چوپایوں مثلاً بکری، گائے، بھینس، بیل، اونٹ اور گھوڑے کا پیشاب نجاستِ خفیفہ ہے۔ **مسئلہ** مرغی، بطخ اور مرغابی کے علاوہ حلال پرندوں کی بیٹ پاک ہے جیسے کبوتر، گوریا یعنی چڑیا، مینا وغیرہ۔ **مسئلہ** مچھلی کا خون نجس نہیں اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے چاہے جتنا ہو بغیر

دھوئے نماز ہو جائے گی۔ مکھی، کھٹمل، مچھر کا خون بھی ناپاک نہیں۔

مسئلہ حلال جانور کو شریعت کے مطابق ذبح کرنے کے بعد جب اس کا خون بہ کر نکل جاتا ہے تو بوٹیوں میں تھوڑا بہت جو خون لگا رہ جاتا ہے وہ بھی پاک ہے۔

مسئلہ نجاستِ غلیظہ میں سے اگر پتلی اور بہنے والی چیز کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو اگر پھیلاؤ میں روپے کے برابر یا اس سے کم ہو تو معاف ہے۔ بے اس کے دھوئے اگر نماز پڑھ لیوے تو نماز ہو جائے گی لیکن نہ دھونا اور اسی طرح نماز پڑھتے رہنا مکروہ ہے۔ اور اگر روپے سے زیادہ ہو تو وہ معاف نہیں اس کے دھوئے بغیر نماز نہ ہوگی۔ اور اگر نجاستِ غلیظہ میں سے گاڑھی چیز لگ جاوے جیسے پاخانہ اور مرغی وغیرہ کی بیٹ، تو اگر وزن میں ساڑھے چار ماشہ یا اس سے کم ہو تو بے دھوئے نماز درست ہے۔ اور اگر اس سے زیادہ لگ جاوے تو بے دھوئے نماز درست نہیں ہے۔

مسئلہ اگر نجاستِ خفیفہ کپڑے یا بدن میں لگ جائے تو جس حصہ میں لگی ہے اگر اس کے چوتھائی سے کم ہو تو بغیر دھوئے نماز ہو جائے گی اور اگر پورا چوتھائی یا اس سے زیادہ بھر گیا ہو تو معاف نہیں۔ اگر آستین میں لگی ہے تو آستین کی چوتھائی سے کم ہو۔ اگر کلی میں لگی ہے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب نماز درست ہے۔ اسی طرح اگر نجاستِ خفیفہ ہاتھ میں لگی ہو تو اگر چوتھائی ہاتھ سے کم میں لگی ہو تو معاف ہے۔ اسی طرح

اگر ٹانگ میں لگ جائے تو اس کی چوتھائی سے کم ہو تب معاف ہے۔
مسئلہ تھوڑا پانی جو بہتا ہوا نہیں ہے اور دہ در دہ سے کم ہے ناپاکی پڑنے سے ناپاک ہو جاتا ہے اگر پانی میں نجاستِ غلیظہ گر جائے تو وہ پانی بھی نجاستِ غلیظہ ہو جاتا ہے۔ اور اگر نجاستِ خفیفہ اس میں گر جائے تو وہ نجاستِ خفیفہ ہو جاتا ہے۔

پاک کرنے کا طریقہ

نجاست اگر کپڑے یا بدن میں لگ جائے خواہ گاڑھی نجاست ہو جیسے پاخانہ۔ خواہ پتلی بہنے والی نجاست ہو جیسے پیشاب اور ناپاک پانی۔ بہر صورت دھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔
مسئلہ اگر دل دار .... نجاست لگ جاوے جیسے پاخانہ، خون تو اتنا دھوئے کہ نجاست چھوٹ جائے اور دھبہ جاتا رہے چاہے جتنی دفعہ میں چھوٹے جب نجاست چھوٹ جائے گی تب کپڑا پاک ہو جائے گا اور اگر بدن میں لگ گئی ہو تو اس کا بھی یہی حکم ہے البتہ اگر پہلی ہی دفعہ میں نجاست چھوٹ گئی تو دو مرتبہ اور دھو لینا بہتر ہے اور اگر دو مرتبہ میں چھوٹی تو ایک مرتبہ اور دھوئے غرضیکہ تین مرتبہ پورا کر لینا بہتر ہے
مسئلہ اگر نجاست ایسی ہے کہ کئی مرتبہ دھونے اور نجاست

کے چھوٹ جانے پر بھی بدبو نہیں گئی یا کچھ دھبہ رہ گیا تب بھی کپڑا پاک ہوگیا۔ صابن وغیرہ لگا کر دھبہ چھڑانا اور بدبو دور کرنا ضروری نہیں۔

مسئلہ اگر پیشاب کے مانند کوئی نجاست لگ گئی جو دَل دار (جسم والی) نہیں ہے تو تین مرتبہ دھوئے اور ہر مرتبہ نچوڑے اور تیسری مرتبہ اپنی طاقت بھر خوب زور سے نچوڑے تب پاک ہوگا۔

مسئلہ اگر نجاست ایسی چیز میں لگی ہے جس کو نچوڑا نہیں جا سکتا، جیسے لحاف، توشک، چٹائی وغیرہ۔ تو اس کے پاک کرنیکا طریقہ یہ ہے کہ ایک دفعہ دھو کر ٹھیر جاوے۔ جب پانی ٹپکنا بند ہوجائے پھر دھوئے۔ پھر جب پانی ٹپکنا موقوف ہو تب پھر دھوئے۔ اسی طرح تین دفعہ دھوئے تو وہ چیز پاک ہوجائے گی۔

مسئلہ جوتے اور چمڑے کے موزے میں اگر دَل دار[ع] نجاست لگ کر سوکھ جائے جیسے گوبر، پاخانہ، خون وغیرہ تو زمین پر خوب گھس کر نجاست چھڑا ڈالنے سے پاک ہوجاتا ہے۔ ایسے ہی کھرچ ڈالنے سے بھی پاک ہوجاتا ہے۔ اور اگر سوکھی نہ ہو تو بھی اگر اتنا رگڑ ڈالے اور گھس دیوے کہ نجاست کا نام ونشان باقی نہ رہے تو پاک ہوجائے گا۔

مسئلہ اور اگر پیشاب کی طرح کی کوئی نجاست جوتے میں یا چمڑے کے موزے میں لگ گئی جو دل دار نہیں ہے تو دھوئے بغیر

ع دَل دار یعنی جسم والی گاڑھی نجاست ۱۲

پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ آئینہ کا شیشہ اور چھری چاقو، چاندی سونے کے زیور، تانبے۔ لوہے۔ گلٹ۔ شیشے وغیرہ کی چیزیں اگر نجس ہو جاویں تو خوب پونچھ ڈالنے اور رگڑ دینے یا مٹی سے مانجھ ڈالنے سے پاک ہو جاتی ہیں۔ لیکن اگر نقشی چیزیں ہوں تو بے دھوئے پاک نہ ہونگی۔

مسئلہ زمین پر نجاست پڑ گئی پھر ایسی سوکھ گئی کہ نجاست کا نشان بالکل جاتا رہا نہ تو نجاست کا دھبہ ہے نہ بدبو آتی ہے تو اس طرح سوکھ جانے سے زمین پاک ہو جاتی ہے۔ لیکن ایسی زمین پر تیمم کرنا درست نہیں البتہ نماز پڑھنا درست ہے۔ جو اینٹیں یا پتھر چونے یا گارے سے زمین میں خوب جما دیے گئے ہوں ان کا بھی یہی حکم ہے کہ سوکھ جانے اور نجاست کا نشان نہ رہنے سے پاک ہو جاویں گے۔

مسئلہ جو اینٹیں زمین پر فقط بچھا دی گئی ہیں چونہ یا گارے سے ان کی جڑائی نہیں کی گئی ہے وہ سوکھنے سے پاک نہ ہوں گی اُن کو دھونا پڑے گا۔

مسئلہ نجس چاقو چھری یا مٹی تانبے وغیرہ کے برتن اگر دہکتی آگ میں ڈال دیے جائیں تو بھی پاک ہو جاتے ہیں۔

مسئلہ نجس مٹی سے جو برتن کمہار نے بنائے تو جب تک وہ کچے ہیں ناپاک ہیں جب پکا لیے گئے تو پاک ہو گئے۔

مسئلہ شہد یا شیرہ یا گھی یا تیل ناپاک ہوگیا تو جتنا تیل وغیرہ ہو اتنا یا اس سے زیادہ پانی ڈال کر پکاوے جب پانی جل جائے تو پھر پانی ڈال کر جلاوے اسی طرح تین دفعہ کرنے سے پاک ہو جاوے گا۔ یا یوں کرو کہ جتنا گھی تیل ہو اتنا ہی پانی ڈال کر ہلاؤ۔ جب وہ پانی کے اوپر آجاوے تو کسی طرح اٹھالو۔ اسی طرح تین دفعہ پانی ملا کر اٹھاؤ تو پاک ہو جاوے گا۔ **مسئلہ** رومالی گیلی ہو تو ہوا نکلنے سے کپڑا نجس نہیں ہوتا۔

استنجے کا بیان

پاخانہ اور پیشاب کے بعد جو ناپاکی بدن میں لگی رہے اس کے دور کرنے کو استنجا کہتے ہیں۔ پیشاب کرنے کے بعد مٹی کے پاک ڈھیلہ یا پتھر۔۔۔ سے پیشاب کے قطروں کو خشک کر لیا جائے پھر پانی سے دھویا جاتے۔ پاخانہ کے بعد مٹی یا پتھر کے تین یا پانچ یا سات ڈھیلوں سے پاخانہ کے مقام کو صاف کرے پھر پانی سے دھوئے۔ جب پاخانہ جانے کا ارادہ ہو تو بسم اللہ کہہ کر یہ پڑھے:-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ط (مشکوٰۃ) — میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں نر و مادہ شیاطین سے۔

اس کے بعد بایاں پاؤں بیت الخلا میں رکھے ۔۔۔۔۔۔۔ ۔۔۔۔ اور اس طرح بیٹھے کہ نہ قبلہ کی طرف منہ ہو اور نہ پشت۔ بائیں

پاؤں پر بوجھ دے کر بیٹھے۔ اپنی شرم گاہ اور نجاست کی طرف نہ دیکھے اور فارغ ہو کر بائیں ہاتھ سے استنجا کرے۔ پھر بیت الخلا سے اول داہنا پاؤں باہر نکالے پھر بایاں اور باہر آنے کے بعد غُفْرَانَکَ کہے پھر یہ پڑھے:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ	سب تعریف اللہ کے لیے ہے
اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَ	جس نے مجھ سے دور کر دیا گندگی
عَافَانِیْ (مشکوٰۃ)	کو اور مجھے آرام دیا۔

مسئلہ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا، پاخانہ کرتے وقت قبلہ کی طرف پشت یا منہ کرنا، ہڈی سے استنجا کرنا منع ہے۔

مسئلہ سوراخ میں پیشاب کرنا تالاب اور تالاب کے گھاٹ پر پیشاب یا پاخانہ کرنا بھی منع ہے۔

مسئلہ جس چیز کو آدمی یا جانور کھاتے ہوں اُس سے استنجا نہ کرے۔

مسئلہ پاخانہ اور پیشاب کرتے وقت بات کرنا منع ہے۔

کنویں کا بیان

کنویں میں اگر نجاستِ غلیظہ یا خفیفہ گر جائے یا کوئی بہتے خون والا جانور گر کر مر جائے یا ایسا جاندار گر جائے جس کا جھوٹا ناپاک ہے تو

کنواں ناپاک ہوجائے گا اور کنوئیں کا تمام پانی نکال دینے سے پاک ہوجائیگا
اگر آدمی بکری یا ان کے برابر یا ان سے بڑا کوئی جان دار کنوئیں میں گر کر مر
جائے یا بہتے خون والا کوئی جان دار کنوئیں میں مر جائے اور پھول جائے
یا پھٹ جائے اگرچہ چھوٹا جانور ہو مثلاً چوہا ہی ہو۔ یا کتا بلی آدمی گائے
بکری کنوئیں میں پیشاب کر دے تو ان سب صورتوں میں تمام پانی نکالا
جاوے۔ تمام پانی نکلنے کا یہ مطلب ہے کہ اتنا نکالیں کہ پانی ٹوٹ
جاوے اور آدھا ڈول بھی نہ بھرے۔

مسئلہ کبوتر بلی مرغی یا اتنا ہی بڑا کوئی جان دار کنوئیں میں گر کر
مر گیا لیکن پھولا پھٹا نہیں تو چالیس ڈول پانی نکالا جاوے اور ساٹھ ڈول
نکال دیں تو بہتر ہے۔

مسئلہ اور اگر چوہا چڑیا یا اتنا ہی بڑا کوئی جان دار کنوئیں
میں گر کر مر جائے تو بیس ڈول پانی نکالا جاوے اور اگر تیس ڈول نکال دیں
تو بہتر ہے۔

تنبیہ جتنا پانی نکالنا ہو پہلے نجاست کو نکال لیں اگر نجاست
نکلنے سے پہلے پانی نکال دیا تو کنواں پاک نہیں ہوا۔

فائدہ۔ جس کنوئیں پر جو ڈول پڑا رہتا ہے اسی کے حساب
سے گنتی کی جاوے اور جتنا پانی نکالنا لازم ہو اس کے نکالنے سے
کنواں ڈول رسی سب پاک ہو جائیں گے۔

جھوٹے کا بیان

ہر آدمی کا جھوٹا پاک ہے چاہے مرد ہو چاہے عورت، چاہے مسلمان ہو چاہے کافر ہو۔ چاہے حیض و نفاس والی عورت ہو، چاہے وہ مرد و عورت ہو جس پر غسل فرض ہے۔ اسی طرح ان سب کا پسینہ بھی پاک ہے۔ ہاں اگر منہ میں کوئی ظاہری نجاست مثلاً خون شراب قے لگی ہو تو جب تک یہ چیزیں کلی کر کے پاک کرنے یا لعاب سے صاف کرنے سے ختم نہ ہو جائیں اُس وقت تک جھوٹا پاک نہ ہوگا۔

مسئلہ کتا، سور، شیر، بھیڑیا، بندر، گیدڑ اور جتنے چیر پھاڑ کر کھانے والے حیوان ہیں ان سب کا جھوٹا ناپاک ہے۔

مسئلہ بلی اور چوہے کا جھوٹا پاک تو ہے لیکن مکروہ ہے۔ ہاں اگر بلی نے چوہا کھایا اور فوراً آ کر برتن میں منہ ڈال دیا تو ناپاک ہو جائیگا اور اگر تھوڑی دیر ٹھیر کر زبان سے منہ چاٹ کر برتن میں ڈالا تو ناپاک نہیں ہوگا بلکہ مکروہ ہی رہے گا۔

مسئلہ کھلی ہوئی مرغی جو اِدھر اُدھر پھرتی ہے اور ہر طرح کی پاک و ناپاک چیزیں کھاتی ہے اس کا جھوٹا مکروہ ہے بشرطیکہ اس کی چونچ پر ناپاکی کا یقین نہ ہو اور اگر اس کی چونچ ناپاک ہونے کا یقین ہو تو چونچ ڈالنے سے پانی سالن وغیرہ ناپاک ہو جائے گا۔ اور جو مرغی بند

رہتی ہو اس کا جھوٹا مکروہ بھی نہیں بلکہ بلا کراہت پاک ہے۔

مسئلہ - شکار کرنے والے پرندے جیسے شکرہ، باز وغیرہ ان کا جھوٹا بھی مکروہ ہے۔ لیکن ان میں سے جو پالتو ہو اور بند رہتا ہو۔ مُردار نہ کھاتا ہو اور اس کی چونچ میں ناپاکی نہ ہونے کا یقین ہو تو اس کا جھوٹا پاک ہے۔

مسئلہ - حلال جانور جیسے مینڈھا، بکری، گائے، بیل، بھینس ہرنی وغیرہ اور حلال پرندے جیسے فاختہ طوطا مینا چڑیا۔ ان سب کا جھوٹا پاک ہے اور گھوڑے کا جھوٹا بھی پاک ہے۔

مسئلہ اگر کہیں گدھے یا خچر کا جھوٹا پانی ملے اور اس کے سوا پاک پانی نہ ہو تو ایسی صورت میں وضو اور تیمم دونوں کرے۔

مسئلہ - جن جانوروں کا جھوٹا پاک ہے ان کا پسینہ بھی پاک ہے اور جن کا جھوٹا نجس ہے ان کا پسینہ بھی نجس ہے اور جن کا جھوٹا مکروہ ہے ان کا پسینہ بھی مکروہ ہے۔

پانی کا بیان

مسئلہ آسمان سے برسے ہوئے پانی اور ندی نالے چشمے اور کنویں اور تالاب اور دریاؤں کے پانی سے وضو اور غسل کرنا درست ہے چاہے میٹھا پانی ہو یا کھاری ہو۔

مسئلہ کسی کنوئیں وغیرہ میں درخت کے پتے وغیرہ گر پڑے اور پانی میں بدبو آنے لگی اور رنگ و مزہ بھی بدل گیا تو بھی اس سے وضو درست ہے جب تک کہ پانی اسی طرح پتلا باقی رہے۔

مسئلہ جس پانی میں نجاست پڑ جائے اس سے وضو غسل کچھ درست نہیں۔ چاہے وہ نجاست تھوڑی ہو یا بہت ہو۔ البتہ بہتا ہوا پانی ہو تو وہ نجاست کے پڑنے سے ناپاک نہیں ہوتا جب تک کہ اس کے رنگ یا مزے یا بو میں فرق نہ آئے اور جب نجاست کی وجہ سے رنگ یا مزہ بدل گیا یا بو آنے لگی تو بہتا ہوا پانی بھی نجس ہو جائے گا۔ اس سے وضو اور غسل درست نہیں ہوگا۔ اور جو پانی گھاس کے تنکے پتے وغیرہ کو بہا کر لے جائے تو وہ بہتا پانی ہے چاہے کتنا ہی آہستہ آہستہ بہتا ہو۔

مسئلہ بڑا بھاری حوض وہ ہے جو دس ہاتھ لمبا اور دس ہاتھ چوڑا ہو اور اتنا گہرا ہو کہ اگر چُلّو سے پانی اٹھائیں تو زمین نہ کھلے۔ یہ بھی بہتے ہوئے پانی کے مثل ہے۔ ایسے حوض کو دہ در دہ کہتے ہیں اگر اس میں ایسی نجاست پڑ جائے جو پڑ جانے کے بعد دکھلائی نہیں دیتی ہے جیسے پیشاب خون شراب وغیرہ تو چاروں طرف وضو کرنا درست ہے جدھر چاہے وضو کرلے۔ اور اگر ایسی نجاست پڑ جائے جو دکھلائی دیتی ہے جیسے مردہ کُتا تو جدھر پڑا ہو اس طرف وضو نہ کرے اس کے سوا جس طرف چاہے وضو کرلے۔ البتہ اگر اتنے بڑے حوض میں

اتنی نجاست پڑ جائے کہ رنگ یا مزہ بدل جائے یا بدبو آنے لگے تو نجس ہو جائے گا۔

مسئلہ دہ در دہ حوض میں جہاں پر دھووَن گرا ہے اگر وہیں سے پھر پانی اٹھا لیوے تو بھی جائز ہے۔

مسئلہ اگر کوئی کافر یا لڑکا بچہ پانی میں ہاتھ ڈال دے تو پانی نجس نہیں ہوگا۔ البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ اس کے ہاتھ میں نجاست لگی تھی تو ناپاک ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ چھوٹے بچوں کا کچھ اعتبار نہیں اس لیے جب تک اور کوئی پانی ملے اس کے ہاتھ ڈالے ہوئے پانی سے وضو نہ کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ جس پانی میں ایسی جان دار چیز مر جائے جس کا بہتا ہوا خون نہیں ہوتا، یا باہر مر کر پانی میں گر پڑے تو پانی نجس نہیں ہوتا جیسے مچھر مکھی، بھڑ، تتیا، بچھو۔ شہد کی مکھی یا اس قسم کی اور جو چیز ہو۔

مسئلہ جس جان دار کی پیدائش پانی کی ہو اور پانی ہی میں رہتا ہو جیسے مچھلی دریائی مینڈک، کچھوا، کیکڑا وغیرہ اگر پانی میں مر جائے تو پانی ناپاک نہیں ہوتا

کھال کا بیان

مسئلہ مُردار کی کھال کو جب دھوپ میں سُکھا ڈالیں یا کچھ

دوا وغیرہ لگا کر درست کرلیں جس سے خشک ہو جاوے اور ناپاک تری ختم ہو جاوے اور رکھنے سے خراب نہ ہو تو اس طرح سے پاک ہو جاتی ہے اس پر نماز پڑھنا اور اس کی مشک بنا کر پانی بھر کر رکھنا اور اس سے وضو کرنا پینا، پکانا سب درست ہے۔ لیکن سور اور انسان کی کھال کسی طرح بھی پاک نہیں ہوسکتی اور سب کھالیں پاک ہو جاتی ہیں۔ اور انسان کی کھال کو کام میں لانا استعمال کرنا سخت گناہ ہے۔

مسئلہ اوپر ذکر کیے ہوئے طریقے سے جن جانوروں کی کھال پاک ہو جاتی ہے اگر ان جانوروں کو بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر کوئی مسلمان ذبح کر دے تب بھی پاک ہو جاتی ہے۔ اس صورت میں سکھانا، دوا لگانا پاک ہونے کے لیے شرط نہیں ہے خواہ حلال جانور ہو خواہ حرام ہو۔

مسئلہ مُردار کے بال اور سینگ اور ہڈی یہ سب چیزیں پاک ہیں۔ اگر پانی میں گر جائیں تو ناپاک نہ ہوگا بشرطیکہ ان چیزوں پر چکنائی خون نہ لگا ہو۔

مسئلہ سانپ کی کینچلی پاک ہے۔

وُضو غُسل اور تیمم کا بیان

وُضو وضو میں چار فرض ہیں:۔ (۱) پیشانی کے بالوں سے ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لو تک منہ دھونا

(۲) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سنتیں:۔ نیت کرنا۔ شروع میں بسم اللہ پڑھنا۔ دونوں ہاتھ کلائی تک دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی ڈالنا۔ تین تین بار دھونا۔ سارے سر اور کانوں کا مسح کرنا۔ داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔ لگاتار اس طرح دھونا کہ پہلا عضو خشک نہ ہونے پائے اور دوسرا عضو دھل جائے۔ ترتیب وار دھونا کہ پہلے منہ دھوئے پھر کہنیوں سمیت ہاتھ دھوئے پھر سر کا مسح کرے پھر پاؤں دھوئے۔

فائدہ۔ سنت چھوڑنے سے وضو تو ہو جاتا ہے مگر ثواب کم ملتا ہے

فائدہ۔ وضو میں کوئی واجب نہیں ہے۔

مستحباتِ وضو۔ یہ چیزیں وضو میں مستحب ہیں:۔ قبلہ رخ ہو کر بیٹھنا۔ مل کر دھونا۔ داہنی طرف سے شروع کرنا۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہو کر پینا۔ دوسرے سے مدد نہ لینا۔

مکروہاتِ وضو۔ وضو میں یہ چیزیں مکروہ ہیں:۔ ناپاک جگہ وضو کرنا۔ سیدھے ہاتھ سے ناک صاف کرنا۔ وضو کرتے وقت دنیا کی باتیں کرنا۔ خلافِ سنت وضو کرنا۔ پانی زیادہ بہانا۔ زور سے چھپکے مارنا۔

نواقضِ وضو۔ ان چیزوں سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:۔ پاخانہ پیشاب۔ مذی۔ ہوا کا نکلنا۔ خون یا پیپ نکل کر بہ جانا۔ منہ بھر کر

قے ہونا۔ ٹیک لگا کر سو جانا۔ مست یا بے ہوش ہو جانا۔ رکوع سجدہ والی
نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

وضو کرنے کا مسنون طریقہ

جب نماز پڑھنے کا ارادہ ہو تو دل میں نیت کرو کہ میں وضو
کرتا ہوں۔ پھر بسم اللہ پڑھ کر تین مرتبہ دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک
دھوؤ۔ پھر تین دفعہ کلی اور مسواک کرو۔ اس کے بعد تین دفعہ ناک میں
پانی ڈالو۔ بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرو۔ پھر تین دفعہ منہ دھوؤ پیشانی
سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور ایک کان کی لَو سے دوسرے کان
کی لَو تک۔ اگر داڑھی گھنی ہو تو جو بال چہرے کی حد میں ہیں ان کا دھونا
فرض ہے اور جو بال حد چہرہ سے بڑھے ہوں ان کا دھونا لازم نہیں۔
البتہ ایسی داڑھی کا خلال کرنا سنت ہے۔ اور جو ہلکی داڑھی ہو جس
میں کھال نظر آتی ہو اس کے نیچے ٹھوڑی کو دھونا فرض ہے۔ اس کے
بعد دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت تین بار دھوئے۔ پھر مسح کرو۔ مسح کا طریقہ
یہ ہے کہ پانی سے دونوں ہاتھوں کو تر کر کے سب انگلیاں برابر ملا کر پیشانی
کے بالوں پر رکھ کر گدّی تک لے جاؤ۔ پھر گدی سے دونوں ہاتھوں کی
ہتھیلیوں کو واپس پیشانی تک لاؤ۔ اس کے ساتھ ہی کانوں کا مسح اس
طرح کرو کہ کانوں کے دونوں سوراخوں میں شہادت کی انگلیاں ڈال کر
انگوٹھوں سے کانوں کی پشت پر مسح کرو۔ مسح صرف ایک ہی مرتبہ کرنا
چاہیے۔ اس کے بعد دایاں پاؤں ٹخنوں تک تین دفعہ دھوؤ۔ اسی طرح

بایاں پاؤں بھی تین دفعہ دھوؤ۔ وضو کے بعد یہ دعا پڑھنی مسنون ہے:۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے کوئی بھی اس کا شریک نہیں اور

اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ
میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں اے میرے اللہ

مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ ط
تو مجھے بہت زیادہ توبہ کرنے والوں اور پاکی حاصل کرنے والوں میں سے بنا۔ (ترمذی)

(حدیث) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس مسلمان نے اچھی طرح وضو کر کے دو رکعتیں اس طرح پڑھیں کہ ان دو رکعتوں کی طرف دھیان رکھا تو اس کے لیے جنت واجب ہو گئی۔ (مشکوٰۃ شریف)

تیمّم کا بیان

جس کو وضو یا غسل کرنے کی حاجت ہو اور پانی نہ ملے۔ یا پانی تو ہو لیکن اس کے استعمال سے بیماری بڑھنے یا بیمار ہو جانے کا سخت خوف ہو یا رسی ڈول یعنی کنویں سے پانی نکالنے کا سامان موجود نہ ہو یا دشمن کا خوف ہو یا سفر میں پانی ایک میل کے فاصلہ پر ہو تو ان سب صورتوں میں وضو اور غسل کی جگہ تیمم کرے۔

تیمم کا طریقہ تیمم میں نیت فرض ہے۔ یعنی نیت کرے کہ میں ناپاکی دور کرنے کے لیے یا نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔
نیت کے بعد دونوں ہاتوں کو پاک مٹی پر مارے پھر ہاتھ جھاڑ کر تمام منہ پر ملے۔ اور جتنا حصہ منہ کا وضو میں دھویا جاتا ہے اتنے حصہ پر ہاتھ پہنچائے پھر دوبارہ مٹی پر ہاتھ مار کر ہاتھوں کو کہنیوں تک ملے اور انگلیوں کا خلال بھی کرے۔ وضو اور غسل کے تیمم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اور جتنی پاکی وضو اور غسل سے ہوتی ہے اتنی ہی تیمم سے بھی ہوجاتی ہے۔ اگر بیس۲۰ سال بھی پانی نہ ملے تو تیمم ہی کرتا رہے۔

تنبیہ۔ پتھر پر تیمم جائز ہے۔ اس پر مٹی یا غبار ہو یا نہ ہو۔ لیکن کپڑے پر جائز نہیں۔ بعض آدمی ریل میں سفر کرتے ہوئے پانی نہ ملنے پر اپنی چادر پر تیمم کر لیتے ہیں یہ جائز نہیں۔

نواقض تیمم جو چیزیں وضو کو توڑ دیتی ہیں ان سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے پانی کا ملنا اور اس کے استعمال پر قادر ہونا بھی تیمم کو توڑ دیتا ہے۔ مسئلہ اگر کسی کا وضو بھی نہیں اور غسل بھی نہیں ہے تو ایک ہی تیمم کافی ہے۔ وضو اور غسل کی نیت کر کے الگ الگ دو مرتبہ تیمم کرنا لازم نہیں۔

غسل کا بیان

ان چیزوں سے غسل فرض ہو جاتا ہے:۔ (۱) جاگتے میں شہوت سے

منی نکلنا (۳) صحبت کرنا (اگرچہ منی نہ نکلے) (۴) حیض ختم ہونا (۵) نفاس بند ہونا۔

فائدہ - حیض اُس خون کو کہتے ہیں جو عورتوں کو ہر ماہ آتا ہے اور نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

فرائضِ غسل غسل میں تین فرض ہیں (۱) خوب حلق تک پانی سے منہ بھر کر کلی کرنا (۲) ناک میں پانی چڑھانا جہاں تک نرم جگہ ہے (۳) تمام بدن پر ایک مرتبہ پانی بہانا۔

سُننِ غسل غسل کی سنتیں یہ ہیں :- (۱) نیت پاک ہونے کی کرنا (۲) اول ظاہری ناپاکی کو دور کرنا اور استنجا کرنا (۳) پھر وضو کرنا (۴) سارے بدن پر تین بار پانی بہانا (۵) بدن کو اچھی طرح ملنا۔

غسل کا مسنون طریقہ

جب غسل کرنے کا ارادہ کرے تو اول دونوں ہاتھ گٹوں تک دھوئے پھر استنجا کرے اور اگر ظاہری ناپاکی کسی جگہ لگی ہے تو اسے دھو ڈالے۔ پھر وضو کرے جیسے نماز کے لیے وضو کرتے ہیں۔ خوب منہ بھر کر کلی کرے روزہ نہ ہو تو غرارہ بھی کرے اور ناک میں خوب خیال کر کے پانی چڑھاوے اگر پتھر یا پکی زمین پر غسل کر رہا ہے تو دونوں پاؤں بھی اسی وضو میں دھولے وضو کے بعد تھوڑا سا پانی لے کر سارے بدن کو ملے پھر تین مرتبہ سر پر پانی

ڈالے اور اسکے بعد داہنے کاندھے پر پھر بائیں کاندھے پر پانی ڈالے اور ہر جگہ پانی پہونچا دیوے۔ بال برابر بھی کوئی جگہ سوکھی رہ جائے گی تو غسل نہ ہوگا۔ پھر اس جگہ سے ہٹ جاوے اور پاؤں دھو لیوے۔ اگر وضو کے وقت پاؤں دھو لیے تھے تو اب پاؤں دھونے کی حاجت نہیں۔

مسئلہ۔ اگر غسل کے بعد یاد آئے کہ فلاں جگہ پانی نہ پہونچا تھا تو پھر سے پورا غسل کرنا لازم نہیں بلکہ خاص اُسی جگہ کو دھولے۔ اگر کلی کرنا یا ناک میں پانی ڈالنا بھول گیا تو خاص اس کمی کو پورا کرنے سے غسل پورا ہو جائے گا۔

غسل جمعہ۔ جمعہ کے دن نماز سے قبل وضو کرنا سنت ہے۔ حدیث شریف میں اس کی بڑی ترغیب آئی ہے۔

موزوں کا مسح

اللہ پاک کے دین میں بڑی بڑی آسانیاں ہیں۔ ان ہی میں سے ایک یہ آسانی ہے کہ اگر چمڑے کے موزے وضو کرکے پہن لیوے اور پھر وضو ٹوٹ جاوے تو اب وضو کرتے وقت موزے اُتار کر پاؤں دھونا ضروری نہیں ہے بلکہ۔ وضو کرکے موزوں پر مسح کر لینا کافی ہے مگر شرط یہ ہے کہ موزوں سے دونوں پاؤں کے ٹخنے چھپے ہوئے ہوں۔

مسئلہ مسافر تین دن تین رات اور جو گھر پر ہے ایک دن، ایک رات کے اندر اندر جتنی مرتبہ وضو کرے موزوں پر مسح کر سکتا ہے جب یہ مدت گذر گئی تو اب موزے اتار کر پاؤں دھوئے بغیر وضو نہ ہوگا اور یہ ایک دن ایک رات (مقیم کے لیے) اور تین دن تین رات (مسافر کے لیے) اُس وقت سے شمار ہوں گے جس وقت موزے پہننے کے بعد وضو ٹوٹا ہے۔

مسئلہ موزہ پر مسح کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ہاتھ کی انگلیاں تر کر کے پوری انگلیوں کو پاؤں کی انگلیوں پر رکھ کر پنڈلی تک ایک بار کھینچ لے کم سے کم ہاتھ کی تین انگلیوں سے مسح کرے۔ اگر دو انگلیوں سے مسح کیا تو درست نہیں ہوا۔

مسئلہ وضو ٹوٹنے سے موزہ کا مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ اگر ایک موزہ اُتار دیا تو دونوں پیروں کا مسح ٹوٹ گیا۔ اسی طرح دونوں موزوں یا ایک موزے کے اندر پانی بھر گیا تو بھی دونوں پاؤں کا مسح ٹوٹ گیا اور اگر مسح کی مدت ختم ہو گئی تب بھی مسح ٹوٹ گیا۔ ان تینوں صورتوں میں اگر وضو نہیں ٹوٹا ہے بلکہ صرف مسح ٹوٹا ہے تو صرف پاؤں دھو کر اوپر سے موزے پہن کر اسی وضو سے نماز پڑھی جا سکتی ہے پورا وضو دہرانا لازم نہیں۔

مسئلہ۔ جس پر غسل فرض ہو گیا اس کے لیے موزوں کا مسح درست نہیں پاؤں دھوئے بغیر غسل نہ ہوگا۔

مسئلہ - عام طور سے جو بُنے ہوئے موزے پہنے جاتے ہیں جو بازاروں میں فروخت ہوتے ہیں ان پر مسح درست نہیں ہے۔

متفرق مسائل

مسئلہ بے وضو قرآن شریف پڑھنا درست ہے مگر چھونا درست نہیں ہے اور جس پر غسل فرض ہو اس کے لیے نہ قرآن شریف پڑھنے کی اجازت ہے نہ چھونے کی۔ ہاں اگر جزدان کے ساتھ چھوئے تو چھو سکتا ہے۔ اور اس کو مسجد میں داخل ہونا بھی درست نہیں۔

مسئلہ حیض ونفاس والی عورت اور جس پر غسل فرض ہو قرآن شریف کے علاوہ دعا، ذکر اور تسبیح پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ۔ حیض ونفاس والی عورت نہ روزہ رکھ سکتی ہے نہ نماز پڑھ سکتی ہے اور پاک ہونے کے بعد بھی ان کو اس زمانہ کی نمازوں کا دہرانا لازم نہیں ہے۔ ہاں اگر اس زمانے میں رمضان شریف کے روزے آگئے ہوں تو پاک ہونے کے بعد ان کی قضا رکھنا لازم ہے۔

مسئلہ حیض کی مدت کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ تین دن سے کم آکر اگر ختم ہو گیا اور حیض سمجھ کر نماز چھوڑ دی تھی تو اس کی قضا پڑھے۔ اور اگر پورے دس دن خون آکر بھی بند نہ ہو تب بھی غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیوے۔

مسئلہ نفاس کی مدت زیادہ سے زیادہ چالیس دن ہے۔ چالیس دن سے پہلے جب بھی خون آنا بند ہو جائے غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیوے۔ اور چالیس دن کے بعد بھی اگر خون بند نہ ہو تو پورے چالیس دن ہو جانے پر غسل کر کے نماز روزہ شروع کر دیوے۔

مسئلہ عورتوں میں یہ جو رواج ہے کہ خواہ مخواہ چالیس دن تک نماز روزہ چھوڑ اتے رکھتی ہیں خواہ خون بند ہو یا نہ ہو یہ طریقہ شریعت کی رو سے غلط ہے اگر دو دن میں خون بند ہو جائے تب بھی غسل کر کے نماز پڑھے اور روزہ رکھے۔

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت نہ قرآن شریف چھو سکتی ہے نہ پڑھ سکتی ہے نہ اس کو مسجد میں داخل ہونا درست ہے نہ اس کا مرد اس سے صحبت کر سکتا ہے۔ جب پاک ہو گئی تو یہ سب درست ہو گیا۔

مسئلہ حیض و نفاس والی عورت کے ساتھ صحبت کرنا حرام ہے مگر دل لگی کرنا، چومنا، ساتھ لیٹنا اس کے شوہر کے لیے سب درست ہے۔

مسئلہ۔ جس پر غسل فرض ہو کھا پی سکتا ہے اور چل پھر سکتا ہے۔ البتہ جس قدر جلد غسل کر لے بہتر ہے۔

اوقاتِ نماز

فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہو کر سورج نکلنے تک باقی رہتا ہے اور ظہر کا وقت سورج ڈھل جانے کے بعد سے شروع ہوتا ہے جب تک ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا نہ ہو اس وقت تک باقی رہتا ہے۔ دوچند سایہ سے مراد اصلی سایہ کے علاوہ ہے۔ سایۂ اصلی وہ ہے جو عین زوال کے وقت ہوتا ہے۔ ظہر کا وقت ختم ہونے بعد عصر کا وقت شروع ہو جاتا ہے اور سورج چھپنے تک باقی رہتا ہے۔ لیکن جب سورج زرد ہو جائے تو عصر کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے جب سورج چھپ جائے تو مغرب کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو شفقِ سفید غائب ہونے تک رہتا ہے۔ ہند و پاکستان کے علاقوں میں کم از کم سوا گھنٹہ اور زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ گھنٹہ مغرب کا وقت رہتا ہے۔ مغرب کا وقت ختم ہوتے ہی عشا کا وقت شروع ہو جاتا ہے جو طلوعِ صبح صادق تک رہتا ہے۔ لیکن آدھی رات کے بعد عشا کا وقت مکروہ ہو جاتا ہے۔

مسئلہ۔ جو وقت عشاء کا ہے وہی نمازِ وتر کا بھی ہے۔ مگر وتر کی نمازِ عشاء کے فرضوں سے پہلے نہیں، پڑھی جا سکتی۔

نماز کے فرائض و واجبات سنن و مکروہات

فرائضِ نماز نماز کے چودہ فرض ہیں جن میں سے چند ایسے ہیں جن کا نماز سے پہلے ہونا ضروری ہے اور ان کو نماز کے خارجی فرائض بھی کہتے ہیں اور شرائطِ نماز بھی کہا جاتا ہے۔ اور چند فرائض ایسے ہیں جو داخلِ نماز ہیں۔ سب کی فہرست یہ ہے
(۱) بدن پاک ہونا۔ (۲) کپڑوں کا پاک ہونا۔ (۳) سترِ عورت، یعنی مردوں کو ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کو چہرے اور ہتھیلیوں اور قدموں کے علاوہ تمام بدن کا ڈھکنا فرض ہے۔ (۴) نماز کی جگہ کا پاک ہونا۔ (۵) نماز کا وقت ہونا (۶) قبلہ کی طرف رُخ کرنا۔ (۷) نماز کی نیت کرنا۔ (۸) تکبیرِ تحریمہ۔ (۹) قیام یعنی کھڑا ہونا۔ (۱۰) قرارت یعنی ایک بڑی آیت یا تین چھوٹی آیتیں یا ایک چھوٹی سورت پڑھنا۔ (۱۱) رکوع کرنا۔ (۱۲) سجدہ کرنا۔ (۱۳) قعدہ اخیرہ۔ (۱۴) اپنے ارادہ سے نماز ختم کرنا۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی جان کر یا بھول کر رہ جائے تو سجدہ سہو کرنے سے بھی نماز نہ ہوگی۔

واجباتِ نماز ذیل کی چیزیں نماز میں واجب ہیں۔ (۱) الحمد پڑھنا اور (۲) اس کے ساتھ کوئی سورت ملانا۔ (۳) فرضوں کی پہلی دو رکعتوں میں قرارت کرنا۔ (۴) الحمد کو سورت سے پہلے پڑھنا۔ رکوع کر کے (۵) سیدھا کھڑا ہونا۔ (۶) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا۔ (۷) پہلا قعدہ کرنا

التحیات پڑھنا۔ لفظ سلام سے نماز ختم کرنا۔ ظہر و عصر میں قرات آہستہ پڑھنا۔ امام کے لیے مغرب و عشا کی پہلی دو رکعتوں اور فجر و جمعہ و عیدین اور تراویح کی سب رکعتوں میں قرات بلند آواز کے ساتھ پڑھنا۔ وتر میں دعائے قنوت پڑھنا۔ عیدین میں چھے زائد تکبیریں کہنا۔

واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھول کر چھوٹ جائے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔ اگر قصداً کسی واجب کو چھوڑ دیا تو دوبارہ نماز پڑھنا واجب ہے۔ سجدہ سہو سے بھی کام نہ چلے گا۔

مفسداتِ نماز

ان چیزوں کے کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (۱) بات کرنا خواہ تھوڑی ہو خواہ بہت۔ قصداً ہو یا بھول کر۔ (۲) سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ (۳) چھینکنے والے کے جواب میں یرحمک اللہ کہنا (۴) رنج کی خبر سنکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ پورا یا تھوڑا سا پڑھنا۔ یا اچھی خبر سن کر اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ کہنا یا عجیب چیز سن کر سُبۡحَانَ اللّٰہِ کہنا (۵) دکھ تکلیف کی وجہ سے آہ، اوہ یا اُف کرنا (۶) اپنے امام کے سوا کسی دوسرے کو لقمہ دینا۔ (۷) قرآن شریف دیکھ کر پڑھنا۔ (۸) الحمد شریف یا سورت میں ایسی غلطی کرنا جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ (جس کی تفصیل بڑی کتابوں میں لکھی ہے)۔ (۹) عمل کثیر، مثلاً، ایسا کام کرنا جسے دیکھنے والا یہ سمجھے کہ یہ شخص نماز نہیں پڑھ رہا ہے یا

مثلاً دونوں ہاتھوں سے کوئی کام کرنا (۱۰) قصداً یا بھول کر کچھ کھانا پینا (۱۱) قبلہ سے سینہ پھر جانا (۱۲) درد یا مصیبت کی وجہ سے اس طرح رونا کہ آواز میں حروف نکل جائیں (۱۳) نماز میں ہنسنا (۱۴) امام سے آگے بڑھ جانا۔ یہ چند مفسدات لکھ دیے ہیں۔ بڑی کتابوں میں اور بھی لکھے ہیں۔

نماز کی سُنتیں

یہ چیزیں نماز میں سنت ہیں۔ تکبیر تحریمہ[1] کے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا۔[2] مردوں کو ناف کے نیچے اور عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنا۔[3] ثنا یعنی سبحانک اللّٰھم آخر تک پڑھنا۔[4] اعوذ باللہ (پوری) اور[5] بسم اللہ (پوری) پڑھنا۔[6] رکوع اور سجدہ کرتے وقت بلکہ ہر ایک رکن سے دوسرے[7] رکن میں منتقل ہونے کے وقت اللہ اکبر کہنا۔ رکوع[8] سے اٹھتے ہوئے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہنا رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم کم سے کم تین مرتبہ کہنا اور سجدے[9] میں کم سے کم تین مرتبہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰی کہنا۔ دونوں[10] سجدوں کے درمیان اور التحیات کے لیے مردوں کو بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور سیدھا پاؤں کھڑا کرنا اور عورتوں کو دونوں پاؤں سیدھی طرف نکال کر کولھوں پر بیٹھنا۔ درود[11] شریف پڑھنا۔ درود[12] کے بعد دعا پڑھنا۔ سلام[13] کے وقت دائیں بائیں منہ پھیرنا سلام[14] میں فرشتوں اور مقتدیوں اور نیک جنات جو حاضر ہوں ان کی نیت کرنا۔ اور اگر مقتدی ہو تو امام کے پیچھے ہونے کی صورت میں

دونوں سلاموں میں امام کی نیت بھی کرے۔ اور اگر امام کے دائیں بائیں ہو تو جدھر امام ہو اس سلام میں اس کی نیت کر لیوے۔

نماز کے مستحبات

۱۔ اگر چادر اوڑھے ہو تو کانوں تک ہاتھ اٹھانے کے لیے مرد کو چادر سے ہاتھ نکالنا ۲۔ جہاں تک ممکن ہو کھانسی کو روکنا ۳۔ جمائی آئے تو منہ بند کرنا ۴۔ کھڑے ہونے کی حالت میں سجدہ کی جگہ اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک پر اور بیٹھے ہوئے گود میں اور سلام کے وقت کاندھے پر نظر رکھنا۔

مکروہاتِ نماز

یہ چیزیں نماز میں مکروہ ہیں۔ [۱] کوکھ پر ہاتھ رکھنا [۲] آستین سے باہر ہاتھ نکالے رکھنا۔ [۳] کپڑا سمیٹنا۔ [۴] جسم یا کپڑے سے کھیلنا۔ [۵] انگلیاں چٹخانا۔ [۶] دائیں بائیں گردن موڑنا۔ [۷] مرد کو جوڑا گوندھ کر نماز پڑھنا۔ [۸] انگڑائی لینا۔ [۹] کتے کی طرح بیٹھنا [۱۰] مرد کو سجدے میں ہاتھ زمین پر بچھانا۔ [۱۱] سجدے میں (مردوں کے لیے) پیٹ کو رانوں سے ملانا۔ [۱۲] بغیر عذر کے چار زانو (آلتی پالتی مار کر) بیٹھنا۔ [۱۳] امام کا محراب کے اندر کھڑا ہونا۔ [۱۴] صف سے علیحدہ تنہا کھڑا ہونا۔ [۱۵] سامنے یا سر پر تصویر ہونا۔ [۱۶] تصویر والے کپڑے سے نماز پڑھنا۔ [۱۷] کندھوں پر چادر یا کوئی کپڑا لٹکانا۔ [۱۸] پیشاب پاخانہ یا زیادہ بھوک کا تقاضا ہوتے ہوئے نماز پڑھنا۔ [۱۹] سر کھول کر نماز میں کھڑا ہونا۔ [۲۰] آنکھیں بند کر کے نماز پڑھنا۔

اذان کا بیان

فرض نمازوں سے پہلے اذان دینا سنتِ موکدہ ہے اور شعارِ اسلام میں داخل ہے۔ جو شخص اذان دے اسے چاہیے کہ کسی اونچی جگہ قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑا ہو اور اپنے دونوں کانوں میں کلمے کی انگلیاں دے کر بلند آواز سے یہ کلمات کہے:۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں ۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔

پھر داہنی طرف منہ کرکے ۲ دومرتبہ کہے:۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ ط

نماز کے لیے آؤ

پھر بائیں طرف منہ کرکے ۲ دومرتبہ کہے:۔

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط

کامیابی کے لیے آؤ

اگر فجر کی اذان ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ یہ بھی کہے:-

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

نماز اچھی ہے سونے سے

پھر کہے:- اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ سب سے بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

اجابتِ اذان

جب اذان کی آواز سُنے تو یہ پڑھے:-

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ تنہا ہے

لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے رسول ہیں

رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِمُحَمَّدٍ رَّسُوْلًا وَّ

میں راضی ہوا اللہ کو رب ماننے پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول ماننے پر اور

بِالْاِسْلَامِ دِیْنًا

اسلام کو دین ماننے پر

پھر جو مؤذن کہے وہی کہتا جاوے مگر حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور اذان ختم ہونے پر درود شریف کے بعد یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ

اے اللہ جو رب ہے اس کامل بُلاوے کا اور قائم ہونے

الْقَآئِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَ

والی نماز کا عنایت فرما حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ اور فضیلت اور

ابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَ

اٹھا اُن کو مقام محمود میں جس کا تونے ان سے وعدہ فرمایا ہے اور

ارْزُقْنَا شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ اِنَّکَ

نصیب کرنا ہم کو اُن کی شفاعت قیامت کے دن بے شک تو

لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ ط

وعدہ خلاف نہیں فرماتا

اقامت، یا تکبیر

جب جماعت کی نماز کھڑی ہوتی ہے تو پہلے تکبیر کہتے ہیں وہ بھی اذان ہی کی طرح ہے۔ صرف اتنا فرق ہے کہ حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ ط کے بعد اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ ط دُو بار کہا جاتا ہے۔

مسئلہ اذان ٹھیر ٹھیر کے اور اقامت (تکبیر) جلدی جلدی پڑھے۔ **مسئلہ** بے وضو اذان دینا جائز ہے لیکن باوضو افضل ہے۔

جب مغرب کی اذان ہو تو یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ

اے اللہ یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانیکا وقت ہے

وَاَصْوَاتُ دُعَآئِکَ فَاغْفِرْ لِیْ

اور تیرے پکارنے کی آوازیں ہیں پس تو مجھے بخش دے

(مشکوٰۃ)

مسئلہ اقامت کا جواب دینا بھی مستحب ہے۔ اقامت کہنے والا جو کہے وہی کہتا جاوے اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ کہے اور قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے جواب میں اَقَامَھَا اللّٰہُ وَاَدَامَھَا کہے۔

نیّت کا بیان

جو نماز پڑھنی ہو اس کی نیت کرنا فرض ہے۔ مثلاً نیت کرے کہ فلاں وقت کے فرض یا سنت پڑھتا ہوں۔ اگر امام کے پیچھے پڑھنا ہو تو اس کی اقتدا کی بھی نیت کرنا لازم ہے۔ نفل نماز کے لیے مطلق نماز کی نیت کافی ہے۔

مسئلہ نیت دل کے ارادہ کا نام ہے۔ صرف دل سے نماز کی نیت کر لینا کافی ہے۔ لیکن اگر زبان سے کہہ لیوے تو بھی درست ہے۔ اور عربی میں نیت کرنا بھی ضروری نہیں۔ اپنی مادری زبان میں کر لینا کافی ہے۔ اردو زبان میں ہم پنج وقتہ نمازوں کی نیت ذکر کریں گے لیکن اس سے پہلے چند نیتیں عربی میں بطور نمونہ بیان کرتے تاکہ اگر کسی کو شوق ہو تو عربی میں یاد کر لیوے۔

ظہر کی چار سنتیں	نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ السُّنَّۃِ لِوَقْتِ الظُّھْرِ مُتَوَجِّھًا

اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

ظہر کے چار فرض

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ صَلٰوۃِ فَرْضِ الْیَوْمِ لِوَقْتِ الظُّہْرِ (اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ) مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

تنبیہ ۔ اگر امام کے پیچھے نہ ہو بلکہ تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو (اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ) نہ کہے۔

ظہر کی دو۲ سنتوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ مِنْ صَلٰوۃِ السُّنَّۃِ لِوَقْتِ الظُّہْرِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ

ظہر کے دو۲ نفلوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْنِ مِنَ النَّفْلِ لِوَقْتِ الظُّہْرِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

عصر کے چار فرضوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی اَرْبَعَ رَکَعَاتِ فَرْضِ الْیَوْمِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ۔

مغرب کے تین فرضوں کی نیت

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی ثَلٰثَ

رَكَعَاتِ فَرْضِ الْيَوْمِ لِوَقْتِ الْمَغْرِبِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

عشاء کے چار فرضوں کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى اَرْبَعَ رَكَعَاتِ فَرْضِ الْيَوْمِ لِوَقْتِ الْعِشَاءِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

فجر کے دو فرضوں کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ فَرْضِ الْيَوْمِ لِوَقْتِ الْفَجْرِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

جمعہ کے فرضوں کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى رَكْعَتَيْنِ مِنْ فَرْضِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔

وتروں کی نیت

نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى ثَلٰثَ رَكَعَاتِ الْوِتْرِ وَاجِبِ اللَّيْلِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ۔ اگر رمضان میں وتر جماعت سے پڑھتا ہو۔ تو اللہ اکبر سے پہلے اِقْتَدَيْتُ بِهٰذَا الْاِمَامِ بڑھا دیوے۔

یہ چند نیتیں ہم نے عربی میں لکھ دی ہیں۔ اگر باقی نیتیں بھی عربی میں بنانا چاہیں تو کسی عالم کی مدد سے ان لکھی ہوئی نیتوں کو سامنے رکھ کر بنا لیں۔

پنج وقتہ نمازوں کی رکعتیں اور اردو میں نیتیں

ظہر کی نماز

(ظہر کی نماز میں بارہ رکعتیں ہیں) چار سنتیں، چار فرض پھر دو سنتیں پھر دو نفل۔ چار سنتوں کی نیت یوں کرے:۔ نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز سنت کی وقت ظہر کا واسطے اللہ تعالیٰ کے میرا رُخ کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

چار فرضوں کی نیت یوں کرے:۔ نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز فرض ظہر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، رُخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔ اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہو تو امام کے پیچھے ہونے کی نیت نہ کرے۔ اور یہ بات تمام فرضوں کی نیتوں میں سمجھ لو۔

دو سنتوں کی نیت یوں کرے:۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز سنت کی، وقت ظہر کا واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ رخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔

دو نفلوں کی نیت یوں کرے:۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل کی، وقت ظہر کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

عصر کی نماز

(عصر کی آٹھ رکعتیں ہیں) چار سنت، چار فرض
چار سنتوں کی نیت یوں کرے:- نیت کرتا
ہوں چار رکعت نماز سنت کی وقت عصر کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے
رخ میرا کعبہ شریف کی طرف، اللہ اکبر۔ یہ سنتیں غیر موکدہ ہیں۔
(عصر کے فرضوں کی نیت) نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز فرض
عصر کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، رخ میرا کعبہ شریف
کی طرف، اللہ اکبر۔

مغربؔ کی نماز

(مغرب کی سات رکعتیں ہیں) تین فرض پھر
دو سنتیں پھر دو نفل۔
(تین فرضوں کی نیت) نیت کرتا ہوں تین رکعت نماز فرض مغرب
کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، پیچھے اس امام کے، رخ میرا کعبہ شریف
کی طرف، اللہ اکبر۔ (دو سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت
نماز سنت کی، وقت مغرب کا، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔
اللہ اکبر۔

عشاء کی نماز

عشاء کی سترہ رکعتیں ہیں۔ چار سنتیں
پھر چار فرض، پھر دو سنتیں پھر دو نفل پھر
تین وتر پھر دو نفل۔ (چار سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں چار
رکعت نماز سنت کی، وقت عشاء کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ
میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اللہ اکبر۔ یہ چار سنتیں غیر موکدہ ہیں۔

(چار فرضوں کی نیت) نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز فرض عشاء کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے، اللہ اکبر۔ (دو سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز سنت کی، وقت عشاء کا، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ (دو نفلوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل کی وقت عشاء کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔ (وتروں کی نیت) نیت کرتا ہوں تین رکعت نماز وتر واجب اللیل کی، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف، واسطے اللہ تعالیٰ کے اللہ اکبر۔

فائدہ۔ وتر کی نماز واجب ہے یعنی اس کا درجہ فرضوں کے قریب ہے۔ لہٰذا وتروں کو کبھی بھی چھوڑنا جائز نہیں ہے۔ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں ہے تین مرتبہ یوں ہی فرمایا۔ (ابوداؤد شریف)

(دو نفلوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل کی وقت عشاء کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

فجر کی نماز

(فجر کی چار رکعتیں ہیں) دو سنتیں اور دو فرض۔ (دو سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز سنت کی، وقت فجر کا، واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف

کی طرف اللہ اکبر۔ فجر کی سنتیں دوسری تمام سنتوں سے زیادہ موکد ہیں۔ (دو فرضوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فرض فجر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا کعبہ شریف کی طرف، پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

ترکیب نماز

جب نماز پڑھنے کا ارادہ کرو تو پہلے اپنا بدن ہر قسم کی ناپاکی سے پاک کرو۔ اور پاک کپڑے پہن کر پاک جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہو۔ پھر جو نماز پڑھنی ہے اس کی نیت دل سے کرو۔ اور زبان سے بھی کہہ لو تو اچھا ہے۔ پھر دونوں ہاتھ اس طرح کانوں تک اٹھاؤ کہ انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں۔ انگلیاں کھلی رہیں اس کے بعد تکبیر تحریمہ یعنی اَللّٰہُ اَکْبَرُ (اللہ سب سے بڑا ہے) کہہ کر دونوں ہاتھ ناف کے نیچے اس طرح باندھ لو کہ سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی ہتھیلی کی پشت پر رہے اور انگوٹھے اور چھنگلیا کے حلقہ سے بائیں ہاتھ کے پہنچے کو پکڑ لو اور باقی تین انگلیاں کلائی پر بچھی رہیں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے۔ ہاتھ باندھ کر ثنا پڑھو:-

ثنا	سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَ
	اے اللہ میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں اور تیری تعریف کرتا ہوں اور

تَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰـهَ

تیرا نام بابرکت ہے اور بلند ہے تیری شان اور نہیں کوئی معبود

غَيْرُكَ

تیرے سوا

پھر تعوذ یعنی	اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھو میں پناہ لیتا ہوں اللہ کی شیطان مردود سے
اور اس کے بعد تسمیہ یعنی	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھو اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنیوالا ہے
اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھو	اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو پالنے والا ہے تمام جہانوں کا

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ

مہربان نہایت رحم کرنے والا مالک ہے قیامت کے

الدِّيْنِ ۝ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝

دن کا ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ

ہم کو سیدھے راستے پر چلا ان لوگوں

الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۝ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ

کے راستے پر جن پر تو نے انعام فرمایا نہ اُن کی راہ پر جن پر تیرا غضب نازل ہوا

وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۝

اور نہ گمراہوں کے راستے پر

جب سورۂ فاتحہ ختم کر لو تو آہستہ سے اٰمِیْنْ کہو۔ پھر کوئی سورت یا ایک بڑی آیت یا چھوٹی تین آیتیں پڑھو (لیکن اگر تم امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو تو صرف ثنا پڑھ کر خاموش کھڑے رہو) تعوذ، تسمیہ اور الحمد اور سورت کچھ نہ پڑھو۔ یہ سب امام پڑھے گا۔ الحمد شریف کے بعد ہر سورت پڑھ سکتے ہو۔ اگر چاہو تو سورۂ کافرون پڑھو:-

سُوْرَۃُ الْکٰفِرُوْنَ

قُلْ يٰٓاَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ ۝ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ ۝

آپ فرما دیجیے اے کافرو میں نہیں پوجتا ہوں جسے تم پوجتے ہو

وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ وَلَآ اَنَا

اور نہ تم اسے پوجنے والے ہو جسے میں پوجتا ہوں اور نہ میں

عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ

پوجنے والا ہوں اسے جسے تم نے پوجا اور نہ تم اسے پوجنے والے ہو

مَآ اَعْبُدُ ۝ لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝

جسے میں پوجتا ہوں تمہارے لیے تمہارا دین ہے اور میرے لیے میرا دین۔

سورت پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جاؤ۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں کھول کر ان سے دونوں گھٹنوں کو پکڑ لو۔ پیٹھ کو بالکل سیدھی رکھو۔ کُب نہ نکالو اور سر کو پیٹھ کی سیدھ میں رکھو۔ نہ اونچا کرو نہ نیچا رکھو۔ ہاتھ پسلیوں سے علیحدہ رہیں اور پنڈلیاں سیدھی کھڑی رہیں

اور رکوع کی تسبیح تین بار یا پانچ بار یا سات بار پڑھو:۔

رکوع کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ ط
	پاک ہے میرا رب عظمت والا

اس کے بعد تسمیع پڑھتے ہوئے سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور تسمیع کے بعد تحمید پڑھو۔

رکوع سے اٹھنے کی حالت کی تسمیع	سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ ط
	اللہ نے اس کی سن لی جس نے اس کی تعریف کی۔
قومہ کی تحمید	رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے رب سب تعریف تیرے ہی لیے ہے۔

(امام صرف تسمیع پڑھے اور مقتدی صرف تحمید پڑھے اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع و تحمید دونوں پڑھے) پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے سجدے میں جاؤ پہلے دونوں گھٹنے پھر دونوں ہاتھ پھر ناک پھر پیشانی رکھو۔ چہرہ دونوں ہتیلیوں کے درمیان اور انگوٹھے کان کے مقابل رہیں۔ ہاتھ کی انگلیاں ملی رکھو تاکہ سب کے سر قبلہ کی طرف رہیں۔ کہنیاں پسلیوں سے اور پیٹ رانوں سے علیحدہ رہے۔ کہنیاں زمین پر مت بچھاؤ۔ سجدے میں تین بار یا پانچ یا سات مرتبہ سجدے کی تسبیح کہو۔

سجدے کی تسبیح	سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
	پاک ہے میرا پروردگار بہت برتر

پھر پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھاکر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو

اور سیدھے بیٹھ جاؤ۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے دوسرا سجدہ کرو اور اس میں بھی سجدہ کی تسبیح ۳ یا ۵ یا ۷ بار پڑھو۔ پھر تکبیر کہتے ہوئے اٹھو اور پنجوں کے بل سیدھے کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ لو اور بسم اللہ اور سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھو۔ اگر چاہو سورۂ اخلاص پڑھو اور اگر امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو۔

سورۂ اخلاص

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۚ

کہدو (اے محمد) وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے

لَمْ يَلِدْ ۚ وَلَمْ يُوْلَدْ ۙ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۧ

نہیں جنا اس نے اور نہ وہ جنا گیا اور نہیں ہے اس کے برابر کوئی

پھر اُسی قاعدہ سے رکوع، قومہ اور دونوں سجدے کرو۔ دوسرے سجدے سے سر اٹھا کر بایاں پاؤں بچھا کر اُس پر بیٹھ جاؤ۔ دایاں پاؤں کھڑا رکھو اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے سر قبلے کی طرف موڑ دو اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھو اس طرح کہ انگلیاں سیدھی رہیں اور تشہد یعنی التحیات پڑھو۔

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبٰتُ ط

سب عبادتیں جو زبان، بدن اور مال سے ہوسکیں اللہ ہی کے لیے ہیں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

سلام تم پر اے نبی اور اللہ کی رحمت اور

بَرَكَاتُهٗ ط اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اس کی برکتیں سلامتی ہو ہم پر اور اللہ کے نیک

الصّٰلِحِيْنَ ط اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ

بندوں پر　گواہی دیتا ہوں میں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں　اور

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ط

میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ　خدا کے بندے　اور اس کے رسول ہیں

جب اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ پر پہونچو تو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور بیچ کی انگلی سے حلقہ باندھ لو اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی انگلی کو بند کر لو پھر کلمہ کی انگلی اٹھا کر اشارہ کرو اور اسی طرح آخر تک حلقہ باندھے رکھو۔ تشہد ختم کر کے اگر دو رکعت والی نماز ہے تو درود شریف پڑھو اور اس کے بعد دعاء ماثورہ پڑھو۔

درود شریف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ رحمت بھیج حضرت محمدؐ پر اور حضرت محمدؐ کی آل پر جس طرح

صَلَّيْتَ عَلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

تو نے رحمت بھیجی حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر　بے شک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

اے اللہ تو برکت بھیج حضرت محمدؐ پر　اور حضرت محمد کی آل پر

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرٰهِيْمَ اِنَّكَ

جس طرح تونے برکت بھیجی حضرت ابراہیمؑ پر اور حضرت ابراہیمؑ کی آل پر بیشک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝

تعریف کا مستحق بڑی بزرگی والا ہے

دعا ماثورہ

اَللّٰهُمَّ اِنِّىْ ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ

اے اللہ میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور تیرے سوا

الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِىْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ

کوئی گناہوں کا بخشنے والا نہیں تو مجھ کو اپنی خاص مغفرت سے بخش دے

وَارْحَمْنِىْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اور مجھ پر رحم فرما بلاشبہ تو بخشنے والا رحیم ہے۔

اس کے بعد داہنی طرف سلام پھیرو اور سلام پھیرتے وقت داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو۔ پھر بائیں طرف سلام پھیرو اور اس طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرو اور اگر امام کے پیچھے ہو تو جس طرف امام ہو اس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرو۔ اور اگر امام کے بالکل پیچھے ہو تو دونوں سلاموں میں نیت اس کی کرو اور امام دونوں سلاموں میں مقتدیوں کی نیت کرے[1]

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ؕ

تم پر سلامتی ہو اور اللہ کی رحمت

[1] جو تنہا نماز پڑھ رہا ہو وہ دونوں سلاموں میں صرف فرشتوں کی نیت کرے ۱۲۔

اگر امام کے پیچھے نماز پڑھ رہے ہو اور دعا ماثورہ اس سے پہلے ختم ہو جائے تو امام کا انتظار کر کے اس کے ساتھ سلام پھیرو۔

یہ دو رکعت والی نماز ختم ہوئی اور اگر تین یا چار رکعت والی فرض نماز ہے تو التحیات (عبدہٗ ورسولہٗ تک) پڑھ کر فوراً تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہو جاؤ اور صرف بسم اللہ، الحمد شریف پڑھو سورۃ نہ ملاؤ۔ (اور اگر امام کے پیچھے ہو تو کچھ نہ پڑھو خاموش کھڑے رہو) اپنی نیت کے مطابق ایک یا دو رکعت پڑھ کر رکوع سجدے کر کے بیٹھ جاؤ اور التحیات، درود دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز ختم کرو۔

فائدہ فرض نماز کے بعد خاص طور سے دعا قبول ہوتی ہے۔ سلام پھیر کر اللہ تعالیٰ سے اپنی دینی، دنیوی حاجتوں اور ضرورتوں کا سوال کرو۔

مسئلہ جن فرضوں کے بعد سنتیں ہیں مختصر سی دعا مانگ کر سنتوں میں لگ جاؤ اور لمبی دعا و تسبیحات سنتوں کے بعد پڑھو۔

فرض نمازوں کے بعد پڑھنے کے لیے بہت سی چیزیں حدیث شریف میں آئی ہیں۔ حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (فرض) نماز سے فارغ ہوتے تھے تو تین مرتبہ استغفار کر کے یہ پڑھتے تھے:-

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْکَ السَّلَامُ تَبَارَکْتَ

اے اللہ تو سلامتی والا ہے اور تجھ ہی سے سلامتی ملتی ہے بابرکت ہے تو

یَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ ٥

اے جلال اور اکرام والے ؛

آیۃ الکرسی

فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے کی بھی بڑی فضیلت ہے اس کو بھی پڑھو۔ آیۃ الکرسی یہ ہے :-

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ ج اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ٥ لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ

اللہ ہے نہیں کوئی معبود مگر وہی ---- وہ زندہ ہے سنبھالنے والا ہے نہ اس کو اونگھ آتی ہے

وَّلَا نَوْمٌ ط لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ

اور نہ نیند اسی کیلئے ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے کون ہے،

ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَہٗ اِلَّا بِاِذْنِہٖ ط یَعْلَمُ مَا بَیْنَ

جو اس کے پاس سفارش کر سکے مگر اس کی اجازت سے وہ جانتا ہے ان کے

اَیْدِیْھِمْ وَمَا خَلْفَھُمْ ج وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ

تمام حاضر اور غائب حالات کو اور اس کی معلومات میں سے کسی چیز کو

عِلْمِہٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ کُرْسِیُّہُ السَّمٰوٰتِ وَ

اپنے علمی احاطے میں مخلوق نہیں لا سکتی ہے مگر جس قدر وہ چاہے اس کی کرسی تمام آسمانوں اور

الْاَرْضَ وَلَا يَئُوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ

زمین کو اپنے اندلے رکھا ہے اور اس کو ان دونوں کی حفاظت کچھ بھاری نہیں اور وہ بلند

الْعَظِیْمُ

عظیم ...... ہے

حدیث شریف میں ہے جس نے ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھی اس کے جنت میں داخل ہونے میں موت ہی کی آڑ ہے اور جو شخص سوتے وقت اس کو پڑھے گا اللہ تعالےٰ اس کے گھر اور اس کے پڑوسی کے گھر اور آس پاس کے چند گھروں کو (رات بھر) امن وامان سے رکھے گا۔

(بیہقی فی شعب الایمان)

فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ اور ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ اور ۳۴ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ پڑھنے کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

کچھ قرأت کے متعلق

مسئلہ فرضوں کی صرف پہلی اور دوسری رکعت میں الحمد شریف کے بعد کوئی سورت یا اس کی جگہ چند آیات پڑھی جاتی ہیں۔ اور تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف الحمد شریف پڑھی جاتی ہے۔ ابھی جو ہم نے طریقہ نماز میں بیان کیا ہے کہ دوسری اور تیسری رکعت میں الحمد کے

ساتھ سورت نہ ملاؤ یہ فرضوں کے متعلق ہے۔ خوب سمجھ لو۔ اگر سنت یا نفل یا وتر پڑھنے ہوں تو ہر رکعت میں الحمد شریف کے ساتھ کوئی سورت یا چند آیات ملاؤ۔ دو سورتیں یعنی سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص ہم پہلے لکھ چکے ہیں۔ اب دو سورتیں اور لکھتے ہیں :-

سُوْرَةُ الْفَلَقِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ○ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ○

تو کہہ میں پناہ لیتا ہوں صبح کے رب کی ہر اس چیز کی بدی سے جو اس نے بنائی

وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ اِذَا وَقَبَ ○ وَمِنْ شَرِّ

اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے اور بدی سے ان

النَّفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ ○ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ

عورتوں کی جو گرہوں میں پھونکنے والی ہیں اور بدی سے حسد کرنے والے کی

اِذَا حَسَدَ ○

جب حسد کرے ؞

سُوْرَةُ النَّاسِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۝ مَلِكِ

تو کہہ میں پناہ لیتا ہوں لوگوں کے رب کی لوگوں کے

النَّاسِ ۝ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ مِنْ شَرِّ

بادشاہ کی لوگوں کے معبود کی بدی سے اس کی

الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ ۝ الَّذِىْ

جو وسوسہ ڈالے اور چھپ جائے جو خیال

يُوَسْوِسُ فِىْ صُدُوْرِ النَّاسِ ۝

ڈالتا ہے لوگوں کے دلوں میں

مِنَ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ ۝

جنوں میں سے ہو یا آدمیوں میں سے

مسئلہ امام کے پیچھے مقتدی الحمد شریف اور سورت نہ پڑھے۔

مسئلہ امام پر واجب ہے کہ فجر، جمعہ، عیدین کی تمام رکعتوں میں اور عشا، مغرب کی پہلی دو رکعتوں میں الحمد شریف اور سورت باآوازِ بلند پڑھے اور ظہر و عصر کی تمام رکعتوں میں اور مغرب کی تیسری اور عشا کی تیسری اور چوتھی رکعت میں الحمد شریف آہستہ پڑھے۔

مسئلہ فجر، مغرب اور عشا کی جن رکعتوں میں امام پر زور سے قرات واجب ہے تنہا نماز پڑھنے والے کو ان رکعتوں میں زور

سے پڑھنے کا اختیار ہے۔ یعنی زور سے اور آہستہ دونوں طرح پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ حالتِ اقامت میں یعنی جب نمازی سفر میں نہ ہو تو اس کے لیے مسنون ہے کہ فجر اور ظہر میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل والی سورتیں پڑھے اور عصر و عشا میں اوساطِ مفصل پڑھے اور مغرب میں قصارِ مفصل پڑھے۔

فائدہ۔ سورۂ حجرات (پارہ ۲۶) سے وَالسماء ذاتِ البروج تک کی سورتوں کو طوال مفصل اور سورۂ وَالسماء والطارق سے لم یکن تک کی سورتوں کو اوساطِ مفصل اور سورہ اذا زلزلتِ الارض سے ختمِ قرآن شریف تک کی سورتوں کو قصارِ مفصل کہتے ہیں۔

فائدہ۔ یہ قراءت مسنونہ امام کے لیے بھی ہے اور تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے بھی۔

مسئلہ۔ اگر سفر میں ہو تو اس صورت میں جو سورت بھی پڑھے اختیار ہے۔

مسئلہ۔ کسی بھی نماز کے لیے کوئی سورت شریعت میں اس طرح مقرر نہیں ہے کہ اس سورت کے بغیر نماز ہی نہ ہو۔ لہٰذا کسی نماز کے لیے خود کسی سورت کی ایسی پابندی کر لینا کہ اس کے سوا کبھی کوئی سورت نہ پڑھے یہ مکروہ ہے۔

مرد و عورت کی نماز کا فرق

عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں جیسے نماز پڑھنے کا طریقہ پیچھے بیان کیا گیا ہے۔ لیکن چند چیزوں میں مرد و عورت کی نماز میں فرق ہے وہ نیچے لکھی جاتی ہیں (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت مردوں کو چادر وغیرہ سے ہاتھ نکال کر کانوں تک اٹھانا چاہیے۔ اور عورتوں کو ہر حال میں بغیر ہاتھ نکالے ہوئے کندھوں تک اٹھانا چاہیے (۲) تکبیر تحریمہ کے بعد مردوں کو ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا چاہیے اور عورتوں کو سینے پر (۳) مردوں کو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر بائیں ہاتھ کی کلائی کو پکڑنا اور باقی تین انگلیوں کو بائیں کلائی پر بچھا دینا چاہیے اور عورتوں کو داہنی ہتیلی بائیں ہتیلی کی پشت پر رکھنا چاہیے۔ مردوں کی طرح حلقہ بنانا اور بائیں کلائی پکڑنا نہ چاہیے۔ (۴) مردوں کو رکوع میں اچھی طرح جھکنا چاہیے کہ سر اور پشت برابر ہو جائیں اور عورتوں کو صرف اس قدر جھکنا چاہیے کہ جس سے ان کے ہاتھ گھٹنوں تک پہونچ جائیں (۵) مردوں کو رکوع میں انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں پر رکھنا چاہیے اور عورتوں کو بغیر کشادہ کیے ہوئے ملا کر رکھنا چاہیے (۶) مردوں کو حالتِ رکوع میں کہنیاں پہلو سے علیحدہ رکھنا چاہیے اور عورتوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا چاہیے (۷) مردوں کو سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو بغل سے جدا

رکھنا چاہیے اور عورتوں کو ملا ہوا (۸) مردوں کی سجدہ میں کہنیاں زمین سے اٹھی ہوں اور عورتوں کی زمین پر بچھی ہوں (۹) مردوں کو سجدے میں دونوں پیر انگلیوں کے بل کھڑے رکھنا چاہیے مگر عورتیں دونوں پاؤں داہنی طرف کو نکال دیں (۱۰) مردوں کو بیٹھنے کی حالت میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا چاہیے اور داہنے پاؤں کو انگلیوں کے بل کھڑا رکھنا چاہیے اور عورتوں کو دونوں پاؤں داہنی طرف نکال کر بائیں سرین پر بیٹھنا چاہیے۔ - - - - - - - - -
- - - - - - - - - (۱۱) عورتوں کو کسی وقت بلند آواز سے قرارت کرنے کا اختیار نہیں بلکہ ان کو ہر وقت آہستہ آواز سے قرارت کرنا چاہیے۔

وتر کی نماز وتر کی نماز تین رکعت ہے۔ پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ دو رکعتیں پڑھ کر قعدہ میں بیٹھے اور عبدہٗ و رسولہ تک پڑھ کر کھڑا ہو جائے۔ اور تیسری رکعت میں الحمد اور سورۃ سے فارغ ہو کر اللہ اکبر کہتا ہوا کانوں تک ہاتھ اٹھائے اور پھر ہاتھ باندھ کر دعائے قنوت پڑھے۔ اس کے بعد رکوع میں جائے اور باقی نماز معمول کے مطابق پوری کرے۔

دعا قنوت یہ ہے

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ

اے اللہ ہم مدد چاہتے ہیں تجھ سے اور معافی مانگتے ہیں تجھ سے اور ایمان لائے ہیں تجھ

وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ

اور بھروسہ رکھتے ہیں تجھ پر اور ہم تیری اچھی تعریف کرتے ہیں اور شکر کرتے ہیں ہم تیرا

وَلَا نَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ

اور ناشکری نہیں کرتے ہم تیری اور ہم اس سے الگ اور علیحدہ ہوتے ہیں جو تیری نافرمانی کرتا ہے۔ الہٰی

اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعٰی

ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف

وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ

اور ہم تیری طرف جھپٹتے ہیں اور امیدوار ہیں تیری رحمت کے اور ڈرتے ہیں تیرے عذاب سے

اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

بے شک تیرا عذاب کافروں کو پہونچنے والا ہے

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہو تو وہ بجائے اس کے یہ پڑھے رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط لیکن ہمیشہ اسی کو نہ پڑھتا رہے بلکہ دعا قنوت جلد یاد کر لیوے

فائدہ وتر کی نماز کا سلام پھیر کر تین بار سُبْحَانَ الْمَلِکِ الْقُدُّوْسِ پڑھو۔ اور تیسری بار قُدُّوْسِ کی دال کو کھینچو اور اس کو ادا کرتے وقت آواز بھی قدرے بلند کر دو۔

نماز قصر جو شخص ۴۸ میل کے سفر کی نیت سے اپنے شہر یا قصبہ یا بستی سے نکل جائے اس کے لیے واپس آنے تک ظہر، عصر اور عشا کی فرض نماز بجائے چار رکعت کے دو رکعت رہ جاتی ہے

ہاں اگر سفر میں کسی جگہ ۱۵ روز یا اس سے زیادہ ٹھہرنے کی نیت کر لیوے تو پوری چار رکعتیں پڑھنا فرض ہو جاتا ہے۔

نیت نماز قصر :- نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز فرض قصر کی وقت ظہر (یا عصر یا عشا) کا واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ سفر میں اگر ایسے امام کے پیچھے نماز پڑھے جو مقیم ہے تو اس کے ساتھ چار ہی رکعت پڑھنا فرض ہے۔

مسئلہ قصر صرف ظہر عصر اور عشا کے فرضوں میں ہے مغرب اور فجر میں نہیں۔

مسئلہ اگر مسافر نے بجائے دو رکعت فرض کے چار رکعتیں پڑھ لیں اور دو رکعت پر بیٹھا تھا تو اس صورت میں نماز تو ہو جائیگی۔ لیکن ایسا کرنا مکروہ ... ہے۔ اور اگر دو رکعت پر نہ بیٹھا تو نماز دوبارہ پڑھے سجدہ سہو سے بھی کام نہ چلے گا۔

مسئلہ اگر مسافر نے کسی جگہ پہونچ کر وہاں کے لوگوں کو بجائے قصر کے پوری نماز پڑھادی تو مسافر کی نماز تو ہو گئی لیکن وہاں کے رہنے والوں کی نماز نہ ہوئی۔

مسئلہ مسافر کسی جگہ پہونچ کر وہاں کے لوگوں کا امامِ جمعہ بن سکتا ہے۔

نمازِ جمعہ

جمعہ کی نماز فرض ہے جب کہ یہ شرطیں پائی جائیں (۱) مسافر نہ ہونا۔ (۲) تن درست ہونا (۳) غلام نہ ہونا (۴) شہر یا قصبہ کا ہونا (۵) مرد ہونا (۶) عاقل بالغ ہونا (۷) اندھا لنگڑا نہ ہونا (۸) جمعہ کے دن سورج کا ڈھل جانا یعنی ظہر کا وقت آجانا (۹) خطبہ (۱۰) جماعت یعنی امام کے علاوہ کم سے کم تین آدمی جماعت میں ہوں۔

مسئلہ پہلی اذان سے خرید و فروخت اور کاروبار چھوڑ کر مسجد میں آنا واجب ہے۔ جب ---------- امام خطبہ کے لیے چلے تو سب لوگ بالکل خاموش ہو کر خطبہ سُنیں۔ خطبہ کے وقت بات کرنا، نماز پڑھنا، درود شریف تسبیح یا اور کچھ پڑھنا، کسی کو ڈانٹنا نصیحت کرنا جائز نہیں۔

مشکوٰۃ شریف میں ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے بلا عذر جمعہ کی نماز چھوڑ دی وہ اس کتاب میں منافق لکھا گیا جس کا لکھا ہوا نہ مٹے گا نہ بدلا جائے گا۔

مسلم شریف میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ لوگ جمعہ چھوڑنے سے رُک جائیں ورنہ اللہ ان کے دلوں پر مہر لگا دے گا پھر ضرور ضرور غافلوں میں سے ہو جائیں گے۔

حضرت اوس بن اوسؓ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جمعہ کے روز اپنی بیوی کو غسل کرایا (یعنی صحبت کر کے اس پر غسل واجب کر دیا اور اس طرح اپنے نفس اور اپنی نظر کو محفوظ کر لیا) اور خود بھی غسل کیا اور جمعہ کے لیے جلدی چلا گیا (کہ خطبہ سے پہلے پہونچ گیا) اور شروع سے خطبہ سُنا اور پیدل گیا سوار نہ ہوا اور امام کے قریب بیٹھا اور دھیان سے خطبہ سُنا اور کوئی لغو عمل اور قول نہ کیا تو اس کے لیے ہر قدم پر پورے سال کے روزوں اور سال بھر کی راتوں کو نماز میں قیام کرنے کا ثواب ملے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

جمعہ کی چودہ رکعتیں ہیں جن کی تفصیل یہ ہے چار سنتیں پھر دو فرض پھر چار سنتیں پھر دو سنتیں پھر دو نفل۔ (چار سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز سنت کی وقت قبل جمعہ رخ میرا کعبہ کی طرف اللہ اکبر۔ (دو فرضوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت فرض نماز کی وقت جمعہ کا رخ میرا کعبہ کی طرف پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

(چار سنتوں کی نیت) نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز سنت کی وقت بعد جمعہ کا رخ میرا کعبہ کی طرف۔ اللہ اکبر۔ دو سنتوں کی نیت بھی اسی طرح ہے بس فرق اتنا ہے کہ چار رکعت کی جگہ دو سنت کہہ لیوے۔

(دو نفلوں کی نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل بعد جمعہ کی، واسطے اللہ کے، رخ میرا کعبہ کی طرف۔ اللہ اکبر۔

مسئلہ جمعہ کی نماز میں جماعت شرط ہے بغیر جماعت کے تنہا نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز نہ ہوگی لہذا اگر جمعہ کی نماز نہ ملے تو اس کی جگہ ظہر کی نماز پڑھے۔ اسی طرح اگر بہت دنوں تک نمازیں نہ پڑھی ہوں اور پھر توبہ کرکے ان کو ادا کرنا شروع کرے تو جمعہ کے دو فرضوں کی جگہ بھی ظہر کی قضا پڑھے یعنی چار رکعت فرض ظہر پڑھے۔

مسئلہ۔ عورت، مریض، قیدی اور شرعی مسافر (جس کا ذکر پہلے گذرا ہے) اگر جمعہ کی نماز میں امام کی اقتدا کرلیں تو ان کی نماز جمعہ ادا ہو جائے گی اور ظہر کی نماز اس دن کی ان کے ذمہ سے ساقط ہو جائیگی۔ اور اگر یہ لوگ جمعہ میں حاضر نہ ہوں تو نماز ظہر ادا کریں۔

جماعت کا بیان

فرض نماز جہاں تک ممکن ہو پوری کوشش کے ساتھ باجماعت ادا کرو۔ بعض عالموں نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کو واجب کہا ہے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جماعت ترک نہیں فرمائی۔ حتیٰ کہ سخت مرض کی حالت میں بھی جب کہ خود نہیں چل سکتے تھے دو آدمیوں کے سہارے مسجد میں تشریف لے جاکر باجماعت نماز ادا فرمائی۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے وَارْكَعُوا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ یعنی نماز پڑھنے والوں کے ساتھ نماز پڑھو۔ اس آیت شریفہ سے باجماعت نماز

پڑھنے کا حکم معلوم ہوا۔

حدیث شریف میں ہے کہ باجماعت نماز پڑھنے سے ایک نماز کا ثواب تنہا نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ ملتا ہے۔ اور یہ بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنا بہتر ہے اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز باجماعت پڑھنا ایک آدمی کے ساتھ پڑھنے سے بہتر ہے۔ اور جس قدر بھی جماعت زیادہ ہو اللہ کو محبوب ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک میرے دل میں یہ ارادہ ہوا کہ کسی کو حکم دوں جو لکڑیاں جمع کرے۔ پھر اذان کا حکم دوں اور کسی شخص سے کہوں کہ وہ امامت کرے اور میں ان لوگوں کے گھروں پر جاؤں جو جماعت میں نہیں آتے پھر ان کے گھروں کو آگ لگا دوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ اگر مقتدی ایک ہی ہو اور وہ مرد ہو یا نابالغ لڑکا ہو تو اس کو امام کے داہنی طرف .... کھڑا ہونا چاہیے۔

مسئلہ اگر ایک سے زائد مقتدی ہوں تو امام کے پیچھے صف باندھ کر کھڑے ہوں۔

مسئلہ پہلی صف میں جگہ ہوتے ہوئے دوسری صف میں کھڑا ہونا مکروہ ہے۔ جب پہلی صف پوری ہو جائے تب دوسری صف میں کھڑا ہونا چاہیے۔

مسئلہ - مسبوق کو اپنی گئی ہوئی رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرنی چاہییں کہ پہلے قرارت والی پھر بے قرارت والی۔ اور جو رکعتیں امام کے پیچھے پڑھ چکا ہے ان کے حساب سے قعدہ کرے۔

مثال - ظہر کی نماز میں تین رکعت ہو جانے کے بعد کوئی آدمی شریکِ جماعت ہوا۔ اس کو چاہیے کہ امام کے سلام پھیرنے کے بعد کھڑا ہو جائے اور گئی ہوئی تین رکعتیں اس ترتیب سے ادا کرے کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورت پڑھ کر رکوع و سجدہ کر کے قعدہ کرے۔ پھر دوسری رکعت میں بھی سورہ فاتحہ کے ساتھ سورت ملائے اور اس کے بعد قعدہ نہ کرے۔ پھر تیسری رکعت میں سورہ فاتحہ کے ساتھ کوئی سورت نہ ملائے اور رکوع سجدہ کر کے قعدہ کرے پھر سلام پھیر دے۔

بہت ضروری مسئلہ بعض ناواقف مسجد میں آکر امام کو رکوع میں پاتے ہیں تو جلدی کے خیال سے آتے ہی جھک جاتے ہیں اور اسی حالت میں تکبیر تحریمہ کہتے ہیں۔ ان کی نماز نہیں ہوتی اس لیے کہ تکبیر تحریمہ نماز کی صحت کے لیے شرط ہے اور تکبیر تحریمہ کے لیے قیام شرط ہے۔ جب قیام نہ کیا وہ صحیح نہ ہوئی۔ اور جب وہ صحیح نہ ہوئی تو نماز بھی صحیح نہ ہو گی۔

فائدہ۔ جہاں تک ممکن ہو کوشش کر کے مسجد میں جا کر جماعت سے فرض نماز پڑھو۔ مسجد میں جانے کا بڑا ثواب ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے کہ فخر عالم صلی اللہ تعالےٰ

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب آدمی وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں جانے کے لیے نکلے (اور) اس کو صرف نماز ہی نے نکالا ہے تو ہر قدم پر اس کا ایک درجہ بلند ہوگا اور اس کا ایک گناہ کم ہوگا پس جب نماز پڑھے گا تو جب تک نماز پڑھنے کی جگہ رہے گا فرشتے اس کے لیے رحمت کی دعا کرتے رہیں گے جب تک کہ کسی کو دُکھ نہ دے اور وہاں وضو نہ توڑے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسجد میں کیا پڑھے

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے (صحابہ رضہ سے) ارشاد فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں میں گذرو تو کھایا کرو۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا یا رسول اللہ جنت کے باغ کیا ہیں؟ فرمایا مسجدیں ہیں۔ دوبارہ سوال کیا کہ کھانا کیا ہے؟ فرمایا یہ چیزیں پڑھنا:-

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ

میں اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں اور سب تعریف اللہ کیلیے ہے اور اللہ کے سوا

اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ

کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے۔

مسجد میں داخلہ کی دعا

جب مسجد میں داخل ہونے لگے تو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:-

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ میرے لیے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

مسجد سے نکلنے کی دعا

اور جب مسجد سے نکلنے لگے تو درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھے:۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ بے شک میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں

تنبیہ مسجد میں دنیا کی باتیں کرنا، بدبودار چیزیں کھا پی کر آنا سخت منع ہے۔

حدیث ارشاد فرمایا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص اس بدبودار درخت (یعنی پیاز) کو کھاوے (بدبو جانے تک) ہماری مسجد کے پاس ہرگز نہ آوے کیونکہ فرشتے (بھی) ان چیزوں سے دُکھ پاتے ہیں جن سے انسان دکھ پاتے ہیں (بخاری و مسلم)۔

پیاز بطورِ مثال ہے۔ بیڑی، سگریٹ، حقہ وغیرہ ہر بدبودار چیز کھا پی کر (بدبو جانے سے پہلے) مسجد میں آنا سخت ممنوع ہے۔

مسئلہ مسجد میں مٹی کا تیل جلانا یا سرسوں کے تیل کے چراغ کو پھونک سے بجھانا (جس سے بدبو پھوٹ پڑتی ہے) منع ہے۔

امامت کا سب سے زیادہ مستحق وہ شخص ہے جو حاضرین میں سب سے زیادہ مسائل جاننے والا ہو بشرطیکہ قرآن شریف ایسا غلط نہ پڑھتا ہو جس سے نماز نہ ہو. اس کے بعد سب سے زیادہ مستحق وہ ہے جو قرآن شریف سب سے زیادہ ٹھیک پڑھتا ہو. اس کے بعد وہ جو سب سے زیادہ گناہوں سے پرہیز کرنے والا ہو. اس کے بعد وہ جس کی عمر زیادہ ہو اس کے بعد جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں. اس کے بعد جو زیادہ خوبصورت ہو. اس کے بعد جو نسبی شرافت میں بڑھا ہوا ہے ۔

مسئلہ بدعتی، فاسق، جاہل، دیہاتی اور ناپاکی سے احتیاط نہ کرنے والے اندھے کے پیچھے نماز مکروہ ہے.

مسئلہ داڑھی منڈانے والا یا اتنی داڑھی رکھنے والا جو یک مشت سے کم ہو فاسق ہے. اس کے پیچھے نماز مکروہ ہے.

مسئلہ جس مسجد کا امام مقرر ہو امامت کا وہی حق دار ہے، اگرچہ کوئی شخص اس سے زیادہ عالم یا اچھا قاری مسجد میں حاضر ہو گیا ہو.

مسئلہ جس شخص کی دینی زندگی خراب ہو اور اس کی وجہ سے مقتدی اس سے ناراض ہوں اس کو امامت کرنا مکروہ ہے.

مسئلہ جو شخص دیوانہ ہو یا نشے میں ہو اس کے پیچھے کسی کی نماز درست نہیں۔

مسئلہ جس نے وضو و غسل کیا ہو اس کی نماز معذور کے پیچھے نہ ہو گی۔

مسئلہ جو شخص نفل یا سنت پڑھ رہا ہو اس کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی نماز نہ ہو گی اور نفل نماز فرض پڑھنے والے کے پیچھے ہو جائے گی۔

مسئلہ ایک فرض (مثلاً ظہر) پڑھنے والے کے پیچھے دوسرا فرض (مثلاً عصر) پڑھنے والے کی نماز نہ ہو گی۔

مسئلہ جو شخص تیمم کر کے نماز پڑھ رہا ہو اس کے پیچھے اس کی نماز ہو جائے گی جو وضو کر کے پڑھ رہا ہے۔

سجدۂ تلاوت کا بیان

مسئلہ قرآن شریف میں چودہ[۱۴] مقام ایسے ہیں جن کے پڑھنے یا سننے سے سجدہ کرنا واجب ہوتا ہے اس کو سجدۂ تلاوت کہتے ہیں۔ ان جگہوں پر قرآن شریف میں حاشیہ پر لفظ السجدۃ لکھا ہوا ہے۔ لیکن سترھویں[۱۷] پارے کے آخر میں جہاں "السجدۃ" لکھا ہے حنفی مذہب میں وہاں سجدہ نہیں ہے اور یہ جگہ چودہ کے علاوہ ہے

مسئلہ تلاوت کرتے کرتے جس وقت سجدہ کی آیت تلاوت کرے اسی وقت سجدہ کر لینا چاہیے۔ اگر کسی وجہ سے اس وقت سجدہ نہیں کیا تو معاف نہیں ہوا۔ بعد میں ضرور کر لیوے۔ سجدہ تلاوت پڑھنے والے پر بھی واجب ہوتا ہے اور سننے والے پر بھی۔

مسئلہ سجدہ تلاوت ادا کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ کھڑے ہو کر تکبیر کہتا ہوا ایک سجدہ کرے اور پھر تکبیر کہتا ہوا اٹھ کھڑا ہو۔ یہ تو افضل طریقہ ہے۔ لیکن اگر بیٹھے بیٹھے ہی سجدہ میں چلا گیا اور سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ گیا تب بھی سجدہ ادا ہو گیا۔

مسئلہ اگر نماز میں سجدہ کی آیت تلاوت کرے (جیسا کہ تراویح میں اکثر ہوتا ہے) تو تلاوت کے فوراً بعد اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں چلا جاوے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا اٹھ کر آیت سجدہ کے بعد سے قرآن شریف پڑھنا شروع کر دیوے۔

مسئلہ اگر سجدہ کی ایک آیت کو ایک ہی مجلس میں دو مرتبہ یا دو سے زیادہ پڑھا یا سُنا تو ایک سجدہ واجب ہوگا۔

مسئلہ سجدہ تلاوت کی ادائیگی کے لیے بدن، کپڑا، جگہ کا پاک ہونا، ستر ڈھکنا، قبلہ رخ ہونا، سجدہ ادا کرنے کی نیت کرنا، باوضو ہونا شرط ہے اور جن چیزوں سے نماز فاسد ہو جاتی ہے ان سے سجدہ تلاوت بھی فاسد ہو جاتا ہے۔

مسئلہ تلاوت کرتے کرتے سجدہ کی آیت کا چھوڑ جانا مکروہ ہے

مسئلہ تلاوت کرنے والا اگر سجدہ کی آیت کو آہستہ پڑھ دیوے تاکہ حاضرین تک آواز نہ پہونچے تو یہ مستحب ہے لیکن تراویح میں امام بہرحال زور سے پڑھے اور سب اس کے ساتھ سجدہ کریں۔

سجدہ سہو کا بیان

نماز میں بھول کر کبھی کمی بیشی ہو جاتی ہے اس کی تلافی کے لیے آخری قعدہ میں عبدہٗ و رسولہٗ تک التحیات پڑھ کر دو سجدے کیے جاتے ہیں اس کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔ یعنی بھول کا سجدہ۔ سہو کے معنی بھول کے ہیں۔

مسئلہ کسی واجب کے چھوٹ جانے سے یا واجب یا فرض میں تاخیر کرنے (یعنی دیر ہو جانے) سے یا کسی فرض کو اس کی جگہ سے ہٹا کر پہلے کر دینے سے یا کسی فرض کو دو بارا دا کرنے سے (مثلاً دو رکوع کر دیے) ان سب صورتوں میں سجدہ سہو واجب ہو جاتا ہے اگر بھولے سے ایسا ہوا ہو۔ اور اگر قصداً کیا ہے تو سجدہ سہو سے کام نہ چلے گا بلکہ نماز دہرانا واجب ہوگا۔

مسئلہ فرض چھوٹ جانے کی سجدہ سہو سے تلافی نہیں ہو سکتی ہے۔ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے اگرچہ بھول کر

چھوٹا ہو۔

مسئلہ اگر کسی نماز میں بھول کر کئی باتیں ایسی پیش آگئیں، جن سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو سب کی تلافی کے لیے صرف ایک ہی بار سہو کے دو سجدے کرلینا کافی ہے۔

مسئلہ جن چیزوں سے فرض نمازوں میں سجدہ سہو واجب ہوتا ہے ان سے نوافل، سنن اور وتروں میں بھی واجب ہوتا ہے۔

مسئلہ امام سے اگر کوئی ایسا کام ہوجائے جس سے سجدہ سہو واجب ہوتا ہے تو مقتدیوں پر بھی سجدہ کرنا واجب ہوجاتا ہے اور مقتدی کی بھول سے نہ اس پر سجدہ سہو واجب ہے نہ امام پر۔

مسئلہ جس کی کچھ رکعتیں چلی گئی ہوں وہ امام کے سلام کے بعد جب اپنی نماز پوری کرنے لگے اور اس وقت کوئی کام بھول سے ایسا ہوجائے جس سے سجدہ سہو واجب ہوجاتا ہے تو آخری قعدہ میں سجدہ سہو ادا کرے۔

مسئلہ سجدہ سہو واجب ہونے کا قاعدہ کلیہ ہم نے اس کے سلسلۂ بیان کے شروع میں لکھ دیا ہے۔ اب آسانی کے لیے چند صورتیں بطور مثال لکھے دیتے ہیں جن سے سجدہ واجب ہوجاتا ہے وہ یہ ہیں:۔

(۱) فرض نماز کی پہلی رکعت یا دوسری رکعت یا ان دونوں رکعتوں

میں سورہ فاتحہ چھوٹ جانے سے یا سورہ فاتحہ دوبار پڑھ جانے سے
(۲) نماز واجب یا نماز سنت یا نفل کی کسی بھی رکعت میں سورہ
فاتحہ چھوٹ جانے سے یا دوبارہ پڑھ جانے سے (۳) سورہ فاتحہ سے
پہلے سورت پڑھ جانے سے (۴) فرض نماز کی تیسری اور چوتھی رکعت
...... کے سوا ہر نماز کی کسی بھی رکعت میں سورت چھوٹ جانے
سے۔ (۵) کسی رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے کر لینے سے۔ (۶)
قعدہ اولیٰ یا قعدہ اخیرہ میں تشہد یعنی التحیات چھوٹ جانے سے (۷)
قعدہ اولیٰ میں عبدہ ورسولہ کے بعد درود شریف بقدر اَللّٰھُمَّ صَلِّ
عَلٰی مُحَمَّدٍ پڑھ جانے سے یا اتنی دیر خاموش بیٹھے رہنے سے۔ (۸)
امام کو جن رکعتوں میں زور سے قراءت پڑھنا ہے ان میں آہستہ
پڑھ جانے سے (۹) اسی طرح جن رکعتوں میں امام کو آہستہ پڑھنا
ہے ان میں زور سے قراءت کر دینے سے۔ (۱۰) وتروں میں دعائے
قنوت بھول جانے سے۔ (۱۱) قعدہ اولیٰ چھوڑ کر تیسری رکعت کو
کھڑے ہو جانے سے وغیرہ وغیرہ۔

مسئلہ اگر دوسری رکعت کے بعد بھولے سے اٹھنے لگے
تو جب تک بیٹھنے کے قریب ہو بیٹھ جائے اور اس صورت میں سجدہ
کی ضرورت نہیں۔ اور اگر اتنا اٹھ گیا ہے کہ کھڑے ہونے کے قریب
ہو چکا ہے اور اب یاد آیا ہے تو سیدھا کھڑا ہو جائے اور آخر میں سجدہ
سہو کر لیوے۔

سجدہ سہو کا طریقہ سجدہ سہو کا طریقہ یہ ہے کہ قعدہ اخیرہ میں تشہد یعنی التحیات عبدہٗ ورسولہٗ تک پڑھ کر، داہنی طرف سلام پھیر کر اللہ اکبر کہتے ہوئے دو سجدے کرے اور دو سجدے کرکے بیٹھ جاوے اور دوبارہ پوری التحیات اور اس کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دیوے۔

مسئلہ اگر دونوں طرف سلام پھیر کر یاد آیا کہ میرے ذمہ سجدہ سہو ہے تو جب تک کسی سے بات نہ کی ہو اور سینہ قبلہ سے نہ پھرا ہو یا اور کوئی کام ایسا نہ ہو گیا ہو جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے تو اب بھی سجدہ کر لیوے۔

مریض کی نماز

نماز اسلام کا بہت بڑا فریضہ ہے اور دین اسلام میں اس کا بہت بڑا مرتبہ ہے۔ سفر ہو۔ مرض ہو۔ رنج ہو۔ خوشی ہو۔ دکھ تکلیف ہو یا آرام ہو۔ بہر حال نماز پڑھنا فرض ہے۔ اگر عورت کے بچہ پیدا ہو رہا ہو اور آدھا اندر آدھا باہر ہو تو اس حالت میں بھی نماز معاف نہیں ہے۔ بہت سے لوگ جو مرض اور تکلیف میں نماز چھوڑ دیتے ہیں بہت بڑا گناہ کرتے ہیں اور اپنی آخرت خراب کرتے ہیں۔

مسئلہ کسی کی ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی یا کوئی ایسا زخم ہے کہ برابر بہتا رہتا ہے کسی وقت بہنا بند نہیں ہوتا یا پیشاب کی بیماری ہے کہ ہر وقت قطرہ آتا رہتا ہے اور اتنا وقت نہیں ملتا کہ طہارت سے نماز پڑھ سکے تو ایسے آدمی کو معذور کہتے ہیں اس کا حکم یہ ہے کہ ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے جب تک وہ وقت رہے گا تب تک اس کا وضو باقی رہے گا۔ البتہ جس بیماری میں مبتلا ہے اس کے سوا اگر کوئی اور بات ایسی پائی جائے جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو وضو جاتا رہے گا اور پھر سے کرنا پڑے گا۔ اس کی مثال یہ ہے کہ کسی کی ایسی نکسیر پھوٹی کہ کسی طرح بند نہیں ہوتی اس نے ظہر کے وقت وضو کر لیا۔ تو جب تک ظہر کا وقت باقی رہے گا نکسیر کے خون کی وجہ سے اس کا وضو نہ ٹوٹے گا۔ البتہ پیشاب پاخانہ کیا یا سوئی چبھ گئی اس سے خون نکل پڑا تو وضو جاتا رہے گا۔ پھر دوبارہ وضو کرے۔

مسئلہ معذور نے جس نماز کے لیے وضو کیا ہے جب اُس نماز کا وقت چلا گیا تو اب دوسرے وقت کے لیے دوسرا وضو کرنا پڑے گا۔ اسی طرح ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اور اس وضو سے فرض نفل جو نماز چاہے پڑھے

مسئلہ آدمی معذور جب بنتا ہے اور یہ حکم اس وقت لگاتے ہیں جب کہ پورا ایک نماز کا وقت اسی طرح گذر جائے کہ خون وغیرہ

اسی طرح برابر بہا کرے اور اتنا بھی وقت نہ ملے کہ اس وقت کی نماز طہارت سے پڑھ سکے۔ اگر اتنا وقت مل گیا کہ اس میں طہارت سے نماز پڑھ سکتا ہے تو اس کو معذور نہ کہیں گے۔ اس مسئلہ کو خوب سمجھ لو۔ بہت سے لوگ بڑی غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔

مسئلہ نماز کسی حالت میں نہ چھوڑے جب تک کھڑے ہو کر پڑھنے کی قوت رہے کھڑے ہو کر پڑھے اور جب کھڑا نہ ہوا جائے تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔ بیٹھے بیٹھے رکوع کرے اور سجدے کرے۔

مسئلہ اگر رکوع سجدہ کرنے کی بھی قدرت نہ ہو تو رکوع اور سجدہ کو اشارے سے ادا کرے اور سجدے کے لیے رکوع سے زیادہ جھکے۔

مسئلہ اگر کھڑے ہونے کی قوت تو ہے لیکن کھڑے ہونے سے بڑی تکلیف ہوتی ہے یا بیماری کے بڑھ جانے کا ڈر ہے تب بھی بیٹھ کر نماز پڑھنا درست ہے۔

مسئلہ اگر کھڑا تو ہو سکتا ہے لیکن رکوع سجدہ نہیں کر سکتا تو چاہے تو کھڑے ہو کر پڑھے اور رکوع سجدہ اشارے سے ادا کرے اور چاہے تو بیٹھ کر نماز پڑھے اور رکوع سجدہ کو اشارے سے ادا کرے۔ دونوں طرح اختیار ہے۔ لیکن بیٹھ کر پڑھنا بہتر ہے۔

مسئلہ اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہیں تو پیچھے کوئی گاؤ تکیہ وغیرہ لگا کر اس طرح لیٹ جائے کہ سر خوب اونچا رہے بلکہ قریب

قریب بیٹھنے کے رہے اور پاؤں قبلہ کی طرف پھیلا لیوے۔ اور اگر کچھ طاقت ہو تو قبلہ کی طرف پیر نہ پھیلائے بلکہ گھٹنے کھڑے رکھے۔ پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے اور سجدہ کا اشارہ زیادہ نیچا کرے اور اگر گاؤ تکیہ سے ٹیک لگا کر بھی اس طرح نہ لیٹ سکے کہ سر اور سینہ وغیرہ اونچا رہے تو قبلہ کی طرف پیر کر کے بالکل چت لیٹ جاوے لیکن سر کے نیچے کوئی اونچا تکیہ رکھ دیں کہ منہ قبلہ کی طرف ہو جاوے اور آسمان کی طرف نہ رہے۔ پھر سر کے اشارے سے نماز پڑھے۔ رکوع کا اشارہ کم کرے اور سجدے کا اشارہ ذرا زیادہ کرے۔

مسئلہ اس صورت میں اگر چت نہ لیٹے بلکہ داہنی یا بائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے لیٹے اور سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کرے تو یہ بھی جائز ہے۔ لیکن چت لیٹ کر پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔

مسئلہ اگر بے ہوش ہو جائے تو اگر بے ہوشی ایک دن ایک رات سے زیادہ نہ ہوئی ہو تو اتنے وقت کی قضا نمازیں پڑھنا واجب ہے۔ اور اگر ایک دن ایک رات سے زیادہ بے ہوشی ہو گئی تو واجب نہیں ہے۔

مسئلہ جب نماز شروع کی اس وقت تن درست تھا پھر جب تھوڑی نماز پڑھ چکا تو نماز ہی میں کوئی ایسی رگ چڑھ گئی کہ

کھڑا نہ ہو سکا تو باقی نماز بیٹھ کر پڑھے اگر رکوع سجدہ کر سکے تو کرے، ورنہ رکوع سجدہ کو سر کے اشارے سے کرے۔ اور اگر ایسا حال ہو گیا کہ بیٹھنے کی بھی قدرت نہیں ہے تو —— لیٹ کر۔ باقی نماز پوری کرے۔

مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے تھوڑی نماز بیٹھ کر پڑھی جس میں رکوع کی جگہ رکوع اور سجدہ کی جگہ سجدہ کیا۔ پھر نماز ہی میں تندرست ہو گیا۔ تو اسی نماز کو کھڑے ہو کر پوری کر لے۔

مسئلہ اگر بیماری کی وجہ سے رکوع سجدہ کی قوت نہ تھی اس لیے سر کے اشارے سے رکوع سجدہ کیا پھر جب کچھ نماز پڑھ چکا تو اچھا ہو گیا کہ اب رکوع سجدہ کر سکتا ہے تو اب یہ نماز جاتی رہی اس کو پھر سے پڑھے۔

مسئلہ فالج گرا اور ایسا بیمار ہو گیا کہ پانی سے استنجا نہیں کر سکتا تو کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھ ڈالا کرے اور اگر کپڑے یا ڈھیلے سے پونچھنے کی بھی طاقت نہیں رکھتا تو بھی نماز قضا نہ کرے، اسی طرح نماز پڑھے۔

مسئلہ۔ اگر بیمار کا بستر نجس ہے لیکن اس کے بدلنے میں بہت تکلیف ہو گی تو اسی پہ نماز پڑھ لینا درست ہے۔

مسئلہ حکیم ڈاکٹر نے کسی کی آنکھ بنائی اور ہلنے جلنے سے منع کر دیا تو لیٹے لیٹے نماز پڑھتا رہے۔

تراویح کا بیان

مسئلہ ماہ رمضان میں مردوں اور عورتوں کے لیے بیس رکعت نماز تراویح بعد نماز عشاء ادا کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے رمضان (کی راتوں) میں قیام کیا اس کے پچھلے گناہ معاف کر دیے گئے۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ مردوں کو نماز تراویح باجماعت ادا کرنا سنت علی الکفایہ ہے اگر تمام اہلِ محلہ الگ الگ تراویح پڑھ لیں گے تو گنہ گار ہوں گے اور اگر باجماعت ادا ہو رہی ہے اور کسی نے تنہا پڑھ لی تو گنہ گار تو نہ ہوگا مگر فضیلتِ جماعت سے محروم ہوگا۔

مسئلہ۔ نماز تراویح بیس رکعت دس سلاموں کے ساتھ ادا کریں اور ہر چار رکعت کے بعد تھوڑی دیر آرام کر لینا مستحب ہے۔

مسئلہ رمضان شریف کے پورے مہینے میں ایک مرتبہ قرآن شریف تراویح میں ختم کرنا سنت ہے۔ لیکن قرآن کی اجرت دے کر سننے سے یہ افضل ہے کہ سورتوں سے پڑھ لیں۔

مسئلہ۔ نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھنا درست نہیں ہے۔

مسئلہ نماز تراویح اگر جان کر چھوڑ دی یا سفر و مرض میں چھوٹ گئی تو جس رات کی تراویح چھوٹی ہیں اس کے گذر جانے کے بعد قضا لازم نہیں ہے البتہ قصداً چھوڑ دینا گناہ ہے۔

مسئلہ اگر کسی شخص کی تراویح کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہوں اور امام وتر کی نماز پڑھانے لگے تو یہ شخص وتروں میں امام کے ساتھ شریک ہو جائے اور بعد میں تراویح پوری کر لیوے۔

مسئلہ اگر کسی کو عشاء کے فرض جماعت سے نہ ملے ہوں تو فرض تنہا پڑھ کر وتر اور تراویح باجماعت ادا کرنا درست ہے۔

مسئلہ بعض جگہ تراویح میں قرآن شریف ۱۵، ۲۰ دن میں یا اس کے بعد مہینہ ختم ہونے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے تو بہت سے لوگ اس کے بعد نماز تراویح ہی چھوڑ دیتے ہیں یہ غلط ہے۔ کیونکہ قرآن شریف ختم کرنا مستقل سنت ہے اور پورے مہینہ تراویح پڑھنا علیحدہ دوسری سنت ہے۔

نیت تراویح نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز سنت تراویح کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف پیچھے اس امام کے اللہ اکبر۔

عیدین کا بیان

عیدین کے مستحبات (۱) غسل کرنا اور مسواک کرنا (۲) اپنے پاس

جو کپڑے موجود ہوں ان میں سب سے اچھے سے اچھے کپڑے پہننا (۳) خوشبو لگانا (۴) عیدگاہ میں جو آبادی سے باہر ہو عید کی نماز پڑھنا (۵) عیدگاہ پیدل جانا (۶) ایک راستے سے جانا اور دوسرے راستے سے واپس آنا (۷) عید کی نماز سے پہلے گھر میں یا عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا اور عید کی نماز کے بعد عیدگاہ میں نفل نماز نہ پڑھنا، گھر آکر پڑھے تو کچھ حرج نہیں (۸) نماز عید الفطر سے پہلے کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھانا (۹) اگر صدقہ فطر واجب ہو تو اس کو نماز سے پہلے ادا کرنا (۱۰) عید الاضحیٰ کے دن نماز عید کے بعد اپنی قربانی کا گوشت کھانا۔

عید الفطر کی نماز کو جاتے ہوئے راستے میں آہستہ تکبیر تشریق کہیں۔ اور عید الاضحیٰ میں ذرا بلند آواز سے۔۔ کہتے ہوئے جانا مستحب ہے۔

عید الاضحیٰ کے خاص احکام

اگر مال دار اور صاحبِ نصاب ہو تو اس کو عید الاضحیٰ کی نماز کے بعد قربانی کرنا واجب ہے اور نویں ذی الحجہ کی نماز فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر فرض نماز کے بعد جو جماعت کے ساتھ پڑھی گئی ہو ایک بار تکبیر تشریق باآوازِ بلند امام و مقتدی پر کہنا واجب ہے۔ تکبیر یہ ہے:۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ۔

نمازِ عیدین کا طریقہ

"نیت": نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز

واجب عید الفطر (یا عید الاضحیٰ) کی مع واجب چھے تکبیروں کے پیچھے اس امام کے رخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔ اور چاہے تو عربی میں اس طرح نیت کر لیوے :- نَوَیْتُ اَنْ اُؤَدِّیَ لِلّٰہِ تَعَالٰی رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ عِیْدِ الْفِطْرِ / عِیْدِ الْاَضْحٰی الْوَاجِبَۃِ مَعَ سِتِّ تَکْبِیْرَاتٍ وَاجِبَاتٍ اِقْتَدَیْتُ بِھٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّھًا اِلَی الْکَعْبَۃِ الشَّرِیْفَۃِ نیت کے بعد (امام و مقتدی) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہیں اور اس کے بعد سُبحانک اللھم آخر تک پڑھکر تین مرتبہ اللہ اکبر کہیں اور ہر مرتبہ مثل تکبیر تحریمہ کے دونوں کانوں تک ہاتھ اٹھائیں اور ہر تکبیر کے بعد اتنا توقف کریں کہ تین مرتبہ سُبحان اللہ کہہ سکیں۔ تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ نہ لٹکائیں بلکہ باندھ لیں۔ اور امام اعوذ باللہ، بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی دوسری سورۃ پڑھے مقتدی خاموش کھڑے رہیں۔ پھر رکوع سجدہ کر کے دوسری رکعت میں امام پہلے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورۃ پڑھے اس کے بعد تین - - تکبیر اسی طرح کانوں تک ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہیں اور ہر مرتبہ ہاتھ اٹھا کر لٹکا دیں۔ پھر چوتھی تکبیر بغیر ہاتھ اٹھائے کہتے ہوئے رکوع میں چلے جائیں اور باقی نماز روزانہ کی نماز کی طرح پوری کر لیں۔

مسئلہ عیدین کی نماز وتروں کی طرح واجب ہے اس کو کبھی نہ چھوڑو اور اچھی طرح اس کا طریقہ یاد کر لو۔

مسئلہ بہت سے لوگ عیدین کی نماز کے بعد خطبہ نہیں سنتے چھوڑ کر چل دیتے ہیں۔ یہ خلافِ سنت ہے اور ترکِ سنت ہے۔

مسئلہ عیدین کی نماز کا خطبہ سنت ہے لیکن جمعہ کے خطبہ کی طرح عیدین کے خطبہ کے درمیان بھی بات کرنا درست نہیں۔ اسی طرح خطبہ کے درمیان امام کے لیے یا کسی دوسری ضرورت کے لیے چندہ کرنا اور سوال کرنا، امام کے پگڑی باندھنا وغیرہ سخت منع ہے۔

قضا نمازوں کا بیان

نماز قضا کرنا بڑا گناہ ہے۔ بعضے علم کہتے ہیں کہ جان کر نماز چھوڑ دینے سے کافر ہو جاتا ہے۔ اگر کبھی سوتے ہوئے وقت گذر جائے یا غفلت سے قضا ہو جائے تو اس کو جلد سے جلد ادا کرلے۔ بیس تیس برس یا اس سے بھی زیادہ کی نمازیں قضا کی ہوں تو ان سب کو پڑھے۔ یہ جو مشہور ہے کہ قضا عمری کی چار رکعتیں پڑھنے سے سب ادا ہو جاتی ہیں بالکل غلط ہے۔

مسئلہ قضا نماز کی نیت میں یہ ضروری ہے کہ وقت اور تاریخ مقرر کر کے نیت کرے لیکن چونکہ تاریخ کا مقرر کرنا بہت مشکل ہے اس لیے جن کے ذمہ بہت سی قضا ہوں یا جن کو یہ یاد نہ رہا ہو کہ کس دن کی قضا ہوئی تھی، عالموں نے بتایا ہے کہ ہر قضا نماز کی نیت میں یوں کہہ لے کہ میرے ذمہ سب سے اول جو فلاں نماز (مثلاً ظہر یا عصر) ہے اس کو پڑھتا ہوں۔ مثال کے طور پر ہم ایک پوری نیت ذکر کرتے ہیں نیت

کرتا ہوں چار رکعت نماز فرض ظہر کی جو سب سے اول میرے ذمہ ہے واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ قضا صرف فرضوں اور وتروں کی ہوتی ہے۔ سنتوں اور نفلوں کی نہیں۔ اس حساب سے ایک روزہ کی قضا نمازوں کی بیس[۲۰] رکعتیں ہوئیں۔ صبح کے دو فرض، ظہر کے چار فرض، عصر کے چار فرض، مغرب کے تین فرض، عشاء کے چار فرض اور تین وتر۔ اگر روزانہ بیس رکعت قضا پڑھ لیا کرے تو کچھ مشکل نہیں ہے۔ اللہ سے ڈرنے والے تو ایک دن میں کئی کئی دن کی قضا پڑھ سکتے ہیں۔

مسئلہ اگر فجر کی نماز قضا ہو جائے اور اسی روز زوال سے پہلے پہلے پڑھے تو سنت اور فرض دونوں پڑھے۔

مسئلہ گھر پر جو ظہر۔ عصر اور عشا کی نماز قضا ہوئی ہو اس کی قضا میں چار ہی رکعت پڑھے گو سفر میں پڑھ رہا ہو۔ اور جو ظہر و عصر اور عشا کی نماز سفر میں قضا ہوئی ہو (بشرطیکہ وہ سفر ۴۸ میل کا ہو) تو اس کی قضا دو رکعت ہی پڑھے اگرچہ گھر پر پڑھ رہا ہو۔

نماز جنازہ

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ اگر کچھ لوگ (بلکہ ایک مرد یا ایک عورت بھی) پڑھ لیں تو فرض ادا ہو جاتا ہے۔ لیکن جس قدر بھی زیادہ آدمی ہوں اسی قدر میت کے حق میں اچھا ہے۔ کیونکہ نہ معلوم کس کی دعا لگ جائے اور اس کی مغفرت ہو جائے۔

حدیث۔ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بھی مسلمان مرجائے۔ پھر کھڑے ہو کر چالیس آدمی اس کے جنازے کی نماز پڑھ لیں جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کرتے ہوں تو اللہ ضرور ان کی سفارش میت کے حق میں قبول فرمائے گا۔ (مسلم شریف)

حدیث جو ایمان کے ساتھ ثواب سمجھتے ہوئے جنازہ کے ساتھ ساتھ چلا اور نماز پڑھنے اور دفن سے فارغ ہونے تک اس کے ساتھ رہا اس کو دو قیراط (یعنی دو حصے) ثواب ملے گا۔ ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا۔ اور جو جنازہ کی نماز پڑھ کر دفن سے پہلے واپس ہوگیا تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹا۔ (بخاری شریف)

مسئلہ جنازہ کی نماز میں چار تکبیریں اور قیام (یعنی کھڑا ہونا) فرض ہے۔ اس نماز کا - - - - - - - طریقہ یہ ہے کہ میت کو آگے رکھ کر اس کے سینے کے مقابل امام کھڑا ہو ۔ اور نماز جنازہ کی نیت کریں ۔ نیت اس طرح ہے :۔ نَوَيْتُ اَنْ اُصَلِّيَ لِلّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةَ الْجَنَازَةِ اَلثَّنَاءُ لِلّٰهِ تَعَالٰى وَالدُّعَاءُ لِهٰذَا الْمَيِّتِ بِهٰذَا الْاِمَامِ مُتَوَجِّهًا اِلَى الْكَعْبَةِ الشَّرِيْفَةِ۔ چاہے تو اردو میں اس طرح نیت کرلے۔ نیت کرتا ہوں کہ نماز ادا کروں اس جنازہ کی واسطے اللہ تعالٰے کے۔ تعریف اللہ تعالٰے کی۔ دعا اس میت کے لیے۔ پیچھے اس امام کے، رُخ میرا کعبہ شریف کی طرف۔

نیت کرکے دونوں ہاتھ مثل تکبیر تحریمہ کے کانوں تک اٹھا کر ایک

مرتبہ اللہ اکبر کہہ کر مثل عام نمازوں کے باندھ لیں۔ پھر سُبحانک اللھم آخر تک پڑھیں۔ اس کے بعد پھر ایک بار اللہ اکبر کہیں مگر اس مرتبہ ہاتھ نہ اٹھائیں بعد اس کے درود شریف پڑھیں اور بہتر یہ ہے کہ وہی درود پڑھا جائے جو نماز میں پڑھا جاتا ہے۔ پھر ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں۔ اس تکبیر کے بعد میت کے لیے دعا کریں۔۔۔ اگر وہ بالغ ہو۔ مرد ہو یا عورت تو یہ دعا پڑھیں :۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَ مَیِّتِنَا وَ شَاھِدِنَا وَ

اے اللہ تو ہمارے زندوں کو بخش دے اور ہمارے مُردوں کو اور ہمارے حاضروں کو

غَائِبِنَا وَ صَغِیْرِنَا وَ کَبِیْرِنَا وَ ذَکَرِنَا

اور ہمارے غائبوں کو اور ہمارے چھوٹوں کو اور ہمارے بڑوں کو اور ہمارے مَردوں کو

وَ اُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ

اور عورتوں کو اے اللہ ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے تو اسے

عَلَی الْاِسْلَامِ ط وَ مَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ

اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں تو جسے موت دے تو اُسے

عَلَی الْاِیْمَانِ ط

ایمان پر موت دے۔

اور اگر میت نابالغ لڑکا ہو تو یہ دعا پڑھے :۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْہُ

اے اللہ اس بچہ کو تو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والا بنا اور اس کو ہمارے

لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْہُ لَنَا

لیے اجر اور ذخیرہ اور سفارش

شَافِعًا وَّ مُشَفَّعًا ط

کرنے والا اور سفارش منظور کیا ہوا بنا دے

اور اگر میت نابالغ لڑکی ہو تو یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا

اے اللہ تو اس بچی کو ہمارے لیے پہلے سے جا کر انتظام کرنے والی بنا

وَّاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّ

اور اس کو ہمارے لیے اجر اور ذخیرہ اور

اجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً وَّمُشَفَّعَۃً ط

سفارش کرنے والی اور سفارش قبول کی جانے والی بنا

جب یہ دعا پڑھ چکیں تو ایک مرتبہ پھر اللہ اکبر کہیں۔ اس مرتبہ بھی ہاتھ نہ اٹھائیں اور اس تکبیر کے بعد سلام پھیر دیں۔

مسئلہ جنازہ کی نماز میں تکبیر کہتے وقت آسمان کی طرف منہ اٹھانا بے اصل ہے۔ شریعت سے ثابت نہیں۔

مسئلہ اگر جوتے ناپاک ہوں تو ان کو پہن کر یا ان پر کھڑے ہو کر نماز جنازہ نہیں ہوتی۔ آج کل بہت سے لوگ اس کا خیال نہیں

کرتے۔

مسئلہ نماز جنازہ میں تین صفیں کر دینا مستحب ہے۔

مسئلہ جنازہ کے ساتھ جاتے ہوئے تکبیر یا کسی دوسرے ذکر کا نعرہ لگانا بدعت ہے۔

مسئلہ جنازہ کی نماز مسجد میں ادا کرنا مکروہ تحریمی ہے۔ خواہ جنازہ مسجد کے اندر ہو خواہ مسجد سے باہر۔

مسئلہ نماز کے جو مفسدات پہلے ذکر کیے گئے ہیں نماز جنازہ بھی ان میں سے کسی ایک کے پیش آنے سے فاسد ہو جاتی ہے۔

مسئلہ اگر کوئی شخص جنازہ کی نماز میں ایسے وقت پہونچا کہ ایک یا دو یا تین تکبیریں ہو چکی ہیں تو اس کو چاہیے کہ فوراً آتے ہی مثل دوسری نمازوں کے تکبیر کہہ کر نماز میں شریک نہ ہو جائے بلکہ امام کی تکبیر کا انتظار کرے۔ جب امام تکبیر کہے تو اس کے ساتھ یہ بھی تکبیر کہے اور یہ تکبیر اس کے حق میں تکبیر تحریمہ ہوگی۔ پھر جب امام سلام پھیر دیوے تو یہ شخص اپنی گئی ہوئی تکبیروں کو ادا کر لیوے اور ان تکبیروں کے درمیان کچھ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔

مسئلہ اور اگر ایسے وقت میں پہونچا ہے کہ امام چوتھی تکبیر بھی کہہ چکا ہے تو فوراً تکبیر کہہ کر امام کے سلام سے پہلے شریک ہو جائے اور باقی تین تکبیریں امام کے سلام کے بعد ادا کر لیوے۔

نوافل کا بیان

نفل نماز کی حدیثوں میں بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔ ایک حدیث میں ہے کہ قیامت کے روز فرضوں میں کمی رہ جائے گی تو اس کو نفلوں سے پورا کر دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ شریف) مومن بندوں کو چاہیے کہ فرضوں کی پابندی کے ساتھ نفلوں کا ذخیرہ بھی لے چلیں۔ یوں تو جس قدر بھی نوافل پڑھے بڑا ثواب پاوے لیکن جن نوافل کی خاص خاص فضیلتیں وارد ہوئی ہیں ان کے پڑھنے میں بہت زیادہ ثواب ہے اس لیے ان کی فضیلتیں ہم لکھتے ہیں۔

تحیۃ الوضو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلال رضؓ سے فرمایا کہ میں جب بھی کبھی جنت میں داخل ہوا تو میں نے اپنے آگے تمہاری آہٹ سُنی۔ لہٰذا بتاؤ کہ تم مجھ سے پہلے کیسے جنت میں پہونچے۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے جب کبھی بھی اذان دی تو دو رکعتیں نفل نماز کی ضرور پڑھیں اور جب بھی میرا وضو ٹوٹا تو اسی وقت وضو کیا (اس کے بعد) اللہ کے لیے دو رکعت نماز پڑھنے کی ایسی پابندی کی کہ گویا یہ دو رکعتیں مجھ پر فرض ہیں۔ یہ سن کر رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان ہی دو رکعتوں کی وجہ سے تم کو یہ درجہ ملا۔ (ترمذی شریف) اس نماز کی ایک فضیلت وضو کے بیان کے ختم پر گذر

چکی ہے۔

نیت۔ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نماز نفل تحیۃ الوضو کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رُخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

تحیۃ المسجد اس نماز سے مقصود مسجد کی تعظیم ہے جو درحقیقت خدا ہی کی تعظیم ہے کیونکہ مکان کی تعظیم صاحبِ مکان کی تعظیم کے خیال سے ہوتی ہے۔ ارشاد فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز نفل پڑھ لیوے۔ (بخاری و مسلم)

نیت یوں کرے۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل تحیۃ المسجد کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا قبلہ کی طرف، اللہ اکبر۔

مسئلہ اگر مسجد میں ایسے وقت داخل ہو کہ اس وقت نماز پڑھنی مکروہ ہو مثلاً زوال کا وقت ہو تو بغیر نماز پڑھے ہی بیٹھ جائے اس وقت تحیۃ الوضو و تحیۃ المسجد نہ پڑھے۔

مسئلہ دو رکعت کی کچھ تخصیص نہیں ہے اگر چار رکعت پڑھ لیں تب بھی تحیۃ المسجد ادا ہو گئی۔

مسئلہ اگر مسجد میں آتے ہی کوئی فرض یا سنت ادا کرے تو وہی فرض یا سنت تحیۃ المسجد کے قائم مقام ہو جائیں گے یعنی اس کے پڑھنے سے تحیۃ المسجد پڑھنے کا بھی ثواب مل جائے گا۔

اشراق کی نماز جب سورج نکل کر بلند ہو جائے اور اچھی طرح سفید

وصاف معلوم ہونے لگے اس وقت جو نفل پڑھے جاتے ہیں ان کو اشراق کی نماز کہتے ہیں۔

نیت، نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز (نفل) اشراق کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ اشراق کی نماز سورج نکلنے کے بیس منٹ بعد پڑھے۔ ---------- فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو شخص جماعت سے فجر کی نماز پڑھ کر سورج نکلنے تک اسی جگہ بیٹھے ہوئے اللہ کو یاد کرتا رہے۔ پھر جب سورج نکل کر بلند ہو جائے تو دو رکعت نماز (نفل) پڑھ لیوے تو اس کو ایک حج اور ایک عمرہ کا ثواب ملے گا (ترمذی شریف) اور اشراق کی نماز کی چار رکعتیں بھی آئی ہیں لہٰذا اگر چار پڑھ لے تو اور بھی اچھا ہے۔

حدیث قدسی فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ اللہ عزوجل فرماتے ہیں کہ اے انسان تو دن کے اول حصہ میں میرے لیے چار رکعتیں پڑھ میں تیرے لیے اس دن کے آخر تک کفایت کروں گا (یعنی تیری سب ضرورتوں کو پورا کر دوں گا۔ (ترغیب وترہیب)

مسئلہ اگر فجر کی نماز پڑھ کر اٹھ کے چلا جائے اور کام کاج میں لگا رہے اور پھر سورج چڑھ جانے پر دو رکعت یا چار رکعت اشراق کی پڑھ لیوے تو یہ بھی درست ہے مگر اس صورت میں ثواب کم ہو جائیگا

چاشت کی نماز

اس کو عربی میں صلوٰۃ الضحیٰ کہتے ہیں۔ حدیثوں میں اس کی بڑی فضیلت آئی ہے۔ دن کا تہائی حصہ گذرنے کے بعد چاشت کا وقت شروع ہوتا ہے اور زوال تک اس کا وقت رہتا ہے۔ گھنٹوں کے حساب سے گرمیوں میں ۹ بجے سے اور جاڑوں میں ۱۰ بجے سے شروع ہو جاتا ہے۔ حدیثوں میں اسی کو صلوٰۃ الاوّابین کہا گیا ہے مگر ہمارے عرف میں، مغرب کے بعد کے نفلوں کو اوّابین کہتے ہیں۔ نماز چاشت کی رکعتیں حدیثوں میں دو بھی آئی ہیں اور چھ بھی آئی ہیں اور آٹھ بھی اور بارہ بھی۔ لہٰذا کم سے کم دو رکعتیں چاشت کی پڑھنا چاہیے اور اس سے زیادہ بارہ تک جتنی چاہے پڑھے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آٹھ رکعت پڑھا کرتی تھیں اور فرمایا کرتی تھیں کہ اگر میرے ماں باپ بھی قبروں سے اٹھ کر چلے آئیں تو بھی ان کو نہ چھوڑوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

حضرت ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز میرے گھر آکر چاشت کی آٹھ رکعتیں پڑھیں۔ (بخاری ومسلم شریف)

فضیلت فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزانہ صبح کو ہر آدمی پر ہر جوڑ[۱] کی طرف سے صدقہ کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ہر سبحان اللہ صدقہ ہے اور ہر الحمد للہ صدقہ ہے اور ہر لا الہ الا اللہ صدقہ ہے اور ہر اللہ اکبر صدقہ ہے اور بھلائی کا حکم کرنا صدقہ ہے اور برائی سے روکنا

---

[۱] بدن کے جوڑ مراد ہیں جو ۳۶۰ ہیں ۱۲۔

صدقہ ہے اور چاشت کی دو رکعت پڑھ لینا اس کی طرف سے (یعنی ہر جوڑ کے صدقہ کی جگہ) کافی ہے۔ (مسلم شریف)

دوسری حدیث جس نے چاشت کی دو رکعت کی پابندی کرلی اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (احمد و ترمذی)

تیسری حدیث جس نے چاشت کی بارہ رکعتیں پڑھ لیں اس کے لیے جنت میں اللہ ایک سونے کا محل بنائے گا۔ (ترمذی۔ ابن ماجہ)

مسئلہ چاشت کی نماز کی نیت دو دو رکعت کرکے بھی باندھی جاسکتی ہے اور چار چار کرکے بھی۔ ہر طرح اختیار ہے۔

نیت۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل چاشت کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

نمازِ اوّابین مغرب کے بعد چھ رکعتیں اور بیس رکعتیں نماز پڑھنے کی فضیلت آئی ہے اس کو ہمارے عرف میں اوّابین کی نماز کہتے ہیں۔

مسئلہ مغرب کے فرضوں کے بعد دو سنتیں اور چار نفل یا دو سنتیں اور ۱۸ نفلیں پڑھ لینا کافی ہے۔ دو سنتیں بھی چھ یا بیس کے شمار میں آجائیں گی۔ لیکن اگر سنتوں کے بعد چھ یا بیس نفل پڑھ لیے تو بہت ہی اچھی بات ہے۔

مسئلہ ان رکعتوں کی نیت دو دو کر کے بھی کی جاسکتی ہے۔ اور چار چار کر کے بھی (مگر دو سنتوں کا الگ ہی کر کے پڑھنا ضروری ہے)

نیت، نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل اوابین کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر

حدیث جس نے مغرب کے بعد چھ۶ رکعات (نفل) پڑھ لیں اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگوں کے برابر ہوں۔ (طبرانی)

بیس رکعتوں کی فضیلت،

جس نے مغرب کے بعد بیس۲۰ رکعتیں پڑھ لیں، اس کے لیے جنت میں اللہ ایک گھر بنا دے گا۔ (ترمذی)

تہجد کی نماز

اس نماز کی حدیثوں میں بہت فضیلت آئی ہے۔ اس وقت دعا قبول ہونے کا بھی خاص وقت ہوتا ہے۔ اس مبارک وقت میں کچھ بھی نہ ہو سکے تو دو رکعت ہی پڑھ کر دعا مانگ لیوے۔ اللہ کے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رات رات بھر نماز پڑھا کرتے تھے یہاں تک کہ آپؐ کے مبارک قدموں پر ورم آجاتا تھا۔ دو۲ رکعت سے لے کر ۱۲ رکعتوں تک جس قدر ہو سکے تہجد پڑھنا چاہیے اس میں بھی دو دو اور چار چار رکعت کی نیت ہو سکتی ہے۔

(**نیت**) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل تہجد کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر۔

فضیلت۔ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ روزانہ رات کو جب تہائی رات باقی رہ جاتی ہے اللہ تعالٰے فرماتا ہے کہ کون ہے جو مجھ سے دعا کرے میں اس کی دعا قبول کروں۔ کون ہے جو مجھ سے سوال کرے میں اس کا سوال پورا کروں۔ کون ہے جو مجھ سے مغفرت چاہے میں اس کی مغفرت کروں۔ کون ہے جو ایسے کو قرضہ دے (جس کے پاس سب کچھ ہے) جو کنگال اور ظالم نہیں ہے۔ صبح ہونے تک اسی طرح فرماتا ہے (بخاری و مسلم)

اور فرمایا کہ تہجد کی نماز پڑھا کرو کیونکہ اس کو تم سے پہلے لوگ پڑھتے آئے ہیں۔ یہ نماز تمہارے لیے خدا کی نزدیکی کا سبب ہے اور اور برائیوں کا کفارہ کرنے والی ہے اور گناہوں سے روکنے والی ہے (ترمذی شریف)

اور فرمایا بلاشبہ جنت میں بالاخانے ہیں جن کا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا حصہ باہر سے نظر آتا ہے۔ یہ بالاخانے اللہ نے ان کے لیے بنائے ہیں جو نرمی سے بات کرتے ہوں اور (صاحبِ حاجت کو) کھانا کھلاتے ہوں اور کثرت سے روزے رکھتے ہوں اور رات کو نماز پڑھتے ہوں جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (مشکوٰۃ شریف)

اور فرمایا کہ فرض نمازوں کے بعد افضلیت میں تہجد کی نماز کا درجہ ہے۔ (احمد)

اور فرمایا کہ بندہ اپنے رب سے سب وقتوں سے زیادہ تہجد کے

وقت قریب ہوتا ہے۔ لہذا اگر تم سے ہوسکے کہ اس وقت اللہ کو یاد کر سکو تو کر لیا کرو۔ (ترمذی)

نماز توبہ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس شخص سے بھی کوئی گناہ ہو جاوے اور پھر وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھے اور اس کے بعد اللہ سے مغفرت طلب کرے تو اللہ اس کی مغفرت کر دے گا۔ پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:-

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ وَمَنْ يَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَمْ يُصِرُّوْا عَلٰى مَا فَعَلُوْا وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ ۝

اور جب ان سے کوئی ناشائستہ کام ہو جائے یا کوئی گناہ کر بیٹھیں تو فوراً اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور اپنے گناہوں کی معافی چاہنے لگتے ہیں اور اللہ کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخشتا ہو اور وہ لوگ اپنے بُرے فعل پر اڑتے نہیں باوجود علم کے

آل عمران۔ (الترغیب)

(نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ توبہ کی واسطے اللہ کے۔ رخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

نماز حاجت

جب کسی کو کوئی حاجت اور ضرورت پیش آجائے تو اللہ سے مانگنے کے لیے دو رکعت

پڑھی جاتی ہیں اس کو صلوٰۃ الحاجۃ کہتے ہیں۔ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو اللہ سے کچھ حاجت ہو یا کسی انسان سے کچھ ضرورت ہو تو اس کو چاہیے کہ وضو کرے اور اچھی طرح وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعتیں پڑھے کہ اللہ کی تعریف بیان کرے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے پھر دعا میں ان کلمات کو کہے :-

---

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں جو بردبار بزرگ ہے

سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ وَالْحَمْدُ

ہم اللہ کی پاکی بیان کرتے ہیں۔ جو بڑے عرش کا پروردگار ہے اور سب

لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ

تعریف اللہ کیلیے ہے جو سارے جہان کی پرورش کرنے والا ہے اے اللہ میں تیری

رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَ

رحمت کے اسباب کو اور تیری بخشش کو ضروری کرنے والی چیزوں کو مانگتا ہوں اور

الْغَنِیْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ

تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ ہر نیکی سے غنیمت اور ہر گناہ سے سلامتی

مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِیْ ذَنْبًا

عنایت فرما نہ چھوڑ میرے کسی گناہ کو

إِلَّا غَفَرْتَهٗ ....

مگر تو اس کو معاف کر دے ....

وَلَا هَمًّا إِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً

اور نہ کسی فکر کو مگر تو اس کو دور کر دے اور نہ کسی حاجت کو

هِيَ لَكَ رِضًا إِلَّا قَضَيْتَهَا يَا أَرْحَمَ

جو تیری مرضی کے موافق ہو مگر تو اس کو پورا کر دے، اے

الرَّاحِمِيْنَ ؕ

ارحم الراحمین ؛

اس کے بعد دنیا و آخرت کی چیزوں میں سے جو چاہے سوال کرے (ترغیب وترہیب)

(**نیت**) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ الحاجۃ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے، رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر۔

نماز استخارہ جب کوئی کام کرنا ہو (مثلاً تجارت کرنا، یا کسی تجارت میں حصہ لینا یا نکاح کرنا یا اور کوئی کام ہو) تو چاہیے کہ اپنے پروردگار سے خیر کی دعا کرے اور مشورہ لیوے کیونکہ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے ہر خیر و شر کا اس کو پتہ ہے اس سے مشورہ لیا جائے گا تو وہ اپنے بندہ کو نفع کے راستے پر ہی چلائے گا۔ اس مقصد کے لیے دو رکعتیں پڑھی جاتی ہیں جن کو صلوٰۃ الاستخارہ کہتے ہیں۔ حضرت جابر رضؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب

تم میں سے کوئی شخص کسی کام کرنے کا ارادہ کرے تو چاہیے کہ فرض نماز کے علاوہ دو رکعتیں پڑھے. پھر یہ دعا پڑھے :-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ

اے اللہ میں تیرے علم کے ذریعہ (اپنے حق میں) بھتری چاہتا ہوں اور

اَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ

قدرت مانگتا ہوں تیری قدرت سے اور تیرے بڑے

مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ

فضل کا سوال کرتا ہوں کیونکہ تو قدرت رکھتا ہے

وَلَآ اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَآ اَعْلَمُ وَ

اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تجھے علم ہے اور مجھے علم نہیں اور

اَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ

تو غیب کی باتوں کا خوب جاننے والا ہے اے اللہ اگر

كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ

تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے

لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ

لیے میرے دین میں اور میری دنیا، اور انجام کے حق میں بہتر ہے

فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ

تو اسے میرے بس میں کر دے اور میرے لیے آسان کر دے پھر اس میں مجھے برکت

فِيْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ

عطا فرما اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام

شَرٌّ لِّيْ فِيْ دِيْنِيْ وَمَعَاشِيْ وَعَاقِبَةِ

میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور انجام کے حق

اَمْرِيْ فَاصْرِفْهُ عَنِّيْ وَاصْرِفْنِيْ

میں مضر ہے تو اس کام کو میرے (سر) سے ٹال دے اور مجھے اس سے

عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ

بچالے اور مجھے بھلائی عطا کر جہاں بھی ہو

ثُمَّ اَرْضِنِيْ بِهٖ ط (مشکوٰۃ شریف)

پھر مجھے اس پر راضی کر دے

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کی ایک نیک بختی یہ ہے کہ اللہ عز وجل سے خیر طلب کرے اور اس کی ایک بدبختی یہ ہے کہ اللہ سے خیر طلب نہ کرے۔ (حاکم)

(نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ الاستخارہ کی واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر۔

تنبیہ۔ دعا پڑھتے ہوئے جب هٰذَا الْاَمْرَ پر پہونچے (جہاں دو جگہ لکیر کھنچی ہوئی ہے) تو اپنی حاجت کا دل میں دھیان کرے۔

نماز کسوف و خسوف

شریعت میں چاند اور سورج گرہن ہونے کے وقت کی نماز بھی آئی ہے۔

فقہ کی کتابوں میں سورج گرہن کو کسوفِ شمس اور چاند گرہن کو خسوفِ قمر کہا جاتا ہے۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے چاند و سورج کے گرہن کے متعلق فرمایا کہ یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ بھیجتا ہے یہ کسی کے مرنے یا پیدا ہونے کی وجہ سے نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے۔ جب تم ان میں سے کسی کو دیکھو تو گھبرائے ہوئے اللہ کے ذکر میں اور اس سے دعا کرنے اور مغفرت طلب کرنے میں لگ جاؤ۔ اور دوسری روایت ہے کہ جب تم اس کو دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اس کی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ کرو۔ (مشکوۃ شریف)

فائدہ۔ یہ صدقہ گناہوں کی معافی کے لیے ہے۔ چاند اور سورج کا قرض اتارنے کے لیے نہیں جیسا کہ غیر قوموں میں مشہور ہے کہ چاند اور سورج پر بھنگیوں کا قرض چاہتا ہے لہذا اس کو ادا کرکے ان کی جان چھڑا لو یہ سراسر غلط ہے۔

سورج گرہن کی نماز

جب سورج گرہن ہو تو چاہیے کہ امام کے پیچھے دو رکعتیں پڑھیں جن میں بہت لمبی قرات ہو اور رکوع سجدے بھی خوب دیر دیر تک ہوں۔ دو رکعتیں پڑھ کر قبلہ رو بیٹھے رہیں اور سورج صاف ہونے تک اللہ سے دعا کرتے رہیں (ابوداؤد شریف)

(نیت) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل کسوفِ شمس کی —

واسطے اللہ تعالیٰ کے پیچھے اس امام کے رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر

چاند گرہن کی نماز چاند گرہن کے وقت بھی چاند صاف ہونے تک نماز پڑھتے رہیں مگر علیحدہ علیحدہ اپنے گھروں میں پڑھیں۔ اس میں جماعت نہیں۔

نیت ۔ نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل خسوف قمر کی واسطے اللہ تعالیٰ کے۔ رخ میرا قبلہ کی طرف اللہ اکبر۔

مسئلہ بعض لوگ اور خاص کر عورتیں سمجھتی ہیں کہ سورج چاند گرہن ہوتے وقت کھانا پینا گناہ ہے۔ سو یہ غلط ہے۔

نوافل سفر سفر میں جائے تو دو رکعت نماز نفل پڑھ کر گھر سے نکلے اور جب سفر سے واپس آئے تو بہتر یہ ہے کہ اپنے شہر اور بستی میں چاشت کے وقت پہونچے اور دو رکعت نماز نفل پڑھ کر کچھ دیر مسجد میں بیٹھ جائے اور لوگوں سے ملے جلے۔

حدیث ۔ کوئی شخص اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کے وقت پڑھی جاتی ہیں۔ (ترغیب و ترہیب)

نیت ۔ نیت کرتا ہوں میں دو رکعت نفل کی واسطے اللہ تعالےٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر

صلوٰۃ التسبیح اس نماز کی بہت زیادہ فضیلت حدیثوں میں آئی ہے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چچا عباس بن عبد المطلب سے

فرمایا کہ اے عباس ! اے چچا جان ! کیا میں تم کو ایک عطیہ دوں ؟ کیا تم کو کچھ بخشش کردوں ؟ کیا تم کو بہت مفید چیز سے باخبر کروں ؟ کیا تم کو ایسی چیز دوں جب تم اس کو کروگے تو اللہ تعالیٰ تمہارے سب گناہ پہلے اور پچھلے، پرانے اور نئے، غلطی سے کیے ہوئے اور جان کر کیے ہوئے چھوٹے اور بڑے، چھپ کر کیے ہوئے اور ظاہراً کیے ہوئے سب معاف فرمادے گا۔ وہ کام یہ ہے کہ چار رکعت نماز (نفل صلوٰۃ التسبیح اس طرح سے) پڑھو کہ جب الحمد شریف اور سورۃ پڑھ چکو تو کھڑے ہی کھڑے رکوع سے پہلے (کلمہ سوم) سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پندرہ مرتبہ کہو۔ پھر رکوع کرو تو رکوع میں ان کلمات کو دس مرتبہ کہو۔ پھر رکوع سے کھڑے ہوکر (قومہ میں) دس مرتبہ پڑھو۔ پھر سجدہ میں جاکر دس مرتبہ پڑھو پھر سجدہ سے اٹھ کر (دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر) دس مرتبہ پڑھو پھر دوسرا سجدہ کرو اور (سجدہ میں) دس مرتبہ پڑھو۔ پھر سجدہ سے اٹھ کر بیٹھ جاؤ اور دس مرتبہ پڑھو۔ (اسی طرح چار رکعتیں پڑھ لو یہ ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ ہوئے اور چار رکعتوں میں ملا کر ۳۰۰ ہوئے۔

یہ ترکیب بتا کر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہو سکے تو روزانہ ایک مرتبہ اس نماز کو پڑھ لیا کرو۔ یہ نہ کرو تو جمعہ میں (یعنی ہفتہ بھر میں) ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو مہینہ میں ایک مرتبہ

پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو ہر سال میں ایک مرتبہ پڑھ لیا کرو۔ یہ بھی نہ کرو تو عمر بھر میں ایک مرتبہ (تو) پڑھ ہی لو۔ (ابوداؤد۔ ابن ماجہ بیہقی ترمذی)

یہ حدیث ضعیف ہے بعض علماء نے اس کو موضوع بھی کہا ہے۔ جو نہ پڑھے اسے برا نہ کہیں۔ جو پڑھے پڑھ لے۔

فائدہ - یہ نماز ہر وقت ہو سکتی ہے۔ سوائے اُن وقتوں کے جن میں نفل پڑھنا مکروہ ہے۔

فائدہ - بہتر یہ ہے کہ اس نماز کو زوال کے بعد ظہر سے پہلے پڑھ لیا کرے (جیسا کہ ایک حدیث میں بعد زوال کے الفاظ آئے ہیں) لیکن بعد زوال موقع نہ ملے تو جس وقت چاہے پڑھ لیوے۔

فائدہ - بعض روایات میں ان چار کلموں یعنی سُبحَانَ اللّٰہِ وَالحَمدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکبَرُ کے ساتھ وَلَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ العَلِیِّ العَظِیمِ بھی آیا ہے۔ لہٰذا اس کو بھی ملا لیا جائے تو اچھا ہے۔

فائدہ - دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کلمات کو دس مرتبہ پڑھے۔ رکوع، سجدے میں پہلے رکوع و سجدہ کی تسبیحات (یعنی سُبحان ربی العظیم اور سُبحان ربی الاعلیٰ) پڑھے اور بعد میں ان کلمات کو پڑھے۔

فائدہ - دوسرا طریقہ اس نماز کے پڑھنے کا یہ ہے کہ پہلی رکعت

یں سُبحانک اللّٰھم کے بعد الحمد شریف سے پہلے ان کلمات کو پندرہ مرتبہ پڑھے اور پھر الحمد اور سورت کے بعد دس مرتبہ پڑھے اور باقی سب طریقہ اسی طرح ہے جو پہلے طریقہ یں گذرا، اب اس صورت میں دوسرے سجدہ کے بعد بیٹھ کر پہلی اور تیسری رکعت یں ان کلمات کو پڑھنے کی ضرورت نہ رہے گی اور نہ دوسری اور چوتھی رکعت میں التحیات سے پہلے ان کو پڑھا جائے گا (کیونکہ ہر رکعت یں دوسرے سجدہ تک پہنچ کر ہی ۷۵ کی تعداد پوری ہو جائے گی) علمار نے لکھا ہے کہ بہتر یہ ہے کہ دونوں طریقوں پر عمل کر لیا کرے۔

حضرت عبداللہ بن المبارکؒ جو امام ابو حنیفہؒ کے شاگرد اور امام بخاریؒ کے استادوں کے استاد ہیں اس نماز کو اسی طریقے سے پڑھا کرتے تھے جو ابھی بعد میں ہم نے ذکر کیا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ یہ نماز ہر جمعہ کو پڑھا کرتے تھے۔ اور ابو الجوزار تابعیؒ روزانہ ظہر کی اذان ہوتے ہی مسجد میں جاتے تھے اور جماعت کھڑے ہونے تک پڑھ لیا کرتے تھے۔ حضرت عبدالعزیز بن ابی رواد فرماتے تھے کہ جسے جنت درکار ہو اسے چاہیے کہ صلوٰۃ التسبیح کو مضبوط پکڑے۔ ابو عثمان حیریؒ فرمایا کرتے تھے کہ مصیبتوں اور غموں کے دور کرنے کے لیے صلوٰۃ التسبیح جیسی بہتر چیز میں نے نہیں دیکھی۔

نیت۔ نیت کرتا ہوں چار رکعت نماز نفل صلوٰۃ التسبیح کی، واسطے اللہ تعالیٰ کے رخ میرا قبلہ کی طرف، اللہ اکبر۔

مسئلہ اس نماز کے لیے کوئی سورت مقرر نہیں ہے، جون سی سورت چاہے پڑھ لیوے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ بیس آیتوں کے قریب قریب ہوں۔

مسئلہ ان تسبیحات کو زبان سے ہرگز نہ گنے، کیونکہ زبان سے گننے سے نماز ٹوٹ جائے گی۔ انگلیاں جس۔۔۔۔ جگہ رکھی ہوں ان کو وہیں رکھے رکھے اسی جگہ دباتا رہے۔

مسئلہ اگر کسی جگہ پڑھنا بھول جائے تو دوسرے رکن میں اس کو پورا کر لیوے۔ البتہ بھولی ہوئی تسبیحات کی قضا رکوع سے کھڑے ہو کر اور دونوں سجدوں کے درمیان نہ کرے۔ اسی طرح پہلی اور تیسری رکعت کے بعد جب بیٹھے تو اس میں بھی بھولی ہوئی تسبیحات کی قضا نہ کرے (بلکہ ان کی تسبیحات (دس دس مرتبہ) پڑھ لیوے اور ان کے بعد جو رکن ہو اس میں بھولی ہوئی تسبیحات ادا کرے)

مسئلہ اگر کسی وجہ سے سجدۂ سہو پیش آجائے تو اس میں یہ تسبیحات نہ پڑھے۔ البتہ کسی جگہ بھولے سے تسبیحات پڑھنا چھوڑ آیا ہو جس سے ۷۵ کی تعداد میں کمی ہو رہی ہو اور اب تک قضا نہ کی ہو تو اس کو سجدہ سہو میں پڑھ لیوے۔

نمازِ استسقاء جب بارش کی ضرورت ہو اور پانی نہ برستا ہو اس وقت اللہ جل شانہ سے بارش کی دعا کرنا مسنون ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ سارے مسلمان مل کر پیدل

اور عاجزی کے ساتھ معمولی لباس میں شہر اور بستی سے باہر جائیں اور بچوں اور بوڑھوں کو بھی لے جائیں اور کسی کافر کو ساتھ نہ لیں۔ اور پھر دو رکعت نماز نفل جماعت کے ساتھ (بغیر اذان و تکبیر کے) پڑھیں اس نماز میں امام زور سے قرارت کرے۔ پھر دو خطبے پڑھے جیسے عید کے دن پڑھے جاتے ہیں۔ پھر امام قبلہ رُو ہو کر دونوں ہاتھ اٹھا دے اور اللہ تعالیٰ سے پانی برسنے کی دعا کرے اور سب مقتدی بھی دعا کریں۔ تین روز ایسا ہی کریں۔ تین دن سے زیادہ نہیں۔ اگر ایک دن نماز استسقار پڑھ کر بارش ہو جائے تب بھی تین دن پورے کریں اور تینوں دن روزے بھی رکھیں تو بہتر ہے۔

فائدہ۔ بارش کا رُک جانا ایک عذاب ہے جو گناہوں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ جب بارش بند ہو تو سب توبہ استغفار میں لگیں اور زکوٰتیں ادا کریں اور جن کے حقوق روک رکھے ہوں جلد سے جلد ان کے حقوق دیدیں۔

حدیث۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بارش کی دعا کے لیے لوگوں کے ساتھ مدینہ شریف سے باہر عید پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے۔ وہاں دو رکعتیں زور کی قرارت کے ساتھ پڑھائیں اور قبلہ کی طرف منہ کر کے ہاتھ اٹھا کر۔ - - دعا کی اور - - - - - - - - - - - اپنی چادر جسے اوڑھے ہوئے تھے (پلٹ دی[ع] (یعنی چادر کا ظاہر حصہ اندرونی۔ اور اندرونی

ع یہ چادر پلٹنا تفاؤلاً ہے یعنی اے اللہ جس طرح یہ چادر پلٹ گئی۔ (باقی بر صفحہ ۱۱۸)

کو ظاہر اور نیچے کے حصہ کو اوپر اور اوپر کے حصہ کو نیچے فرمادیا) (مشکوٰۃ)
(**نیت**) نیت کرتا ہوں دو رکعت نماز نفل صلوٰۃ الاستسقاء کی،
واسطے اللہ کے پیچھے اس امام کے، رخ میرا قبلہ کی طرف۔ اللہ اکبر)
فائدہ۔ جس قدر نفل نمازیں ہم نے یہاں بیان کی ہیں ان کے علاوہ
جس قدر کثرت سے نوافل پڑھے وہ بہت زیادہ ثواب کا باعث اور
ترقی درجات کا سامان ہوں گے۔ خاص کر ان نفلوں کا خوب اہتمام کرے
جن کی فضیلت حدیثوں میں آئی ہے مثلاً دونوں عیدوں کی راتیں۔ عشرہ
ذی الحجہ کی راتیں اور شب قدر اور شب برات، رمضان کی راتیں سب
میں نوافل پڑھے اور عبادت کرے۔

حدیث۔ جب شب برات کے مہینے کی تاریخ (پندرھویں ۱۵) ہو تو اس رات کو
قیام کرو اور صبح کو روزہ رکھو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات میں سورج چھپتے ہی
قریب والے آسمان پر خاص تجلی فرماتے ہیں اور فرماتے ہیں کیا کوئی مغفرت
طلب کرنے والا ہے جس کو میں بخش دوں۔ اور کیا کوئی رزق طلب کرنے
والا ہے جسے میں رزق دوں۔ کیا کوئی مصیبت میں مبتلا ہے جسے میں
عافیت دوں۔ اسی طرح اور اور باتیں بھی فرماتے ہیں۔ جب تک فجر کا
وقت ہو یوں ہی فرماتے رہتے ہیں۔ (ابن ماجہ)

حدیث۔ عشرہ ذی الحجہ کے دنوں کی عبادت کے برابر اللہ کے
نزدیک دوسرے دنوں میں سے کسی دن کی عبادت بھی نہیں ہے۔ ان

(بقیہ ص ۱۱۷) اسی طرح ہماری حالت کو پلٹ دے اور خشکی کو برسات سے بدل دے ۱۲

دنوں میں ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان میں ہر رات کا قیام شب قدر میں قیام کرنے کے برابر ہے۔ (مشکوۃ شریف)

ہر مشکل کے لیے نماز

جب کوئی مصیبت درپیش ہو، رنج و غم ہو، خوف و ہراس ہو۔ دشمن کا ڈر ہو۔ سخت آندھی ہو۔ زلزلہ ہو۔ بجلی گرے۔ طاعون یا ہیضہ پھیلے تو اللہ کی طرف رجوع کریں اور نفل نمازیں بلا جماعت اپنے اپنے گھروں میں پڑھیں اور نماز کے ذریعہ اللہ تعالےٰ سے مدد مانگیں۔ قرآن شریف میں ارشاد ہے:۔

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا	اے ایمان والو!
اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَ	مدد مانگو صبر اور نماز
الصَّلٰوۃِ ؕ	کے ساتھ۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کوئی مشکل درپیش ہو جاتی تھی تو جھٹ نماز میں لگ جاتے تھے۔ (ابو داؤد شریف)

ضروری تنبیہ

گذشتہ صفحات میں جو نمازیں اور ان کے فضائل اور طریقے ہم نے لکھے ہیں یہ حدیثوں سے ثابت ہیں بے کھٹک ان پر عمل کر سکتے ہیں۔ لیکن بہت سی واعظوں اور صوفیوں نے مہینوں اور دنوں اور راتوں کی نمازوں کے طریقے اور ثواب خود بنا کر کتابوں میں چھاپ دیے ہیں۔ کتاب رکن دین نامی میں ایسی

نمازیں بہت لکھی ہیں، ان پر عمل نہ کرو. شب برات کی نماز کا کوئی،
خاص طریقہ صاحب شریعت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ثابت
نہیں اور یوم عاشورا، اور رجب کی پہلی رات یا پہلی جمعرات یا اسکی
ستائیسویں شب کے نوافل اور ان کے فضائل گھڑے ہوئے ہیں
نیکی کے نام سے بدعت میں نہ پھنس جاؤ۔

زکوٰۃ کا بیان

زکوٰۃ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔ جس پر زکوٰۃ فرض ہوئی اور
اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو اس کو بڑا عذاب ہوگا۔ حضرت رسول مقبول
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا پھر
اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی تو قیامت کے روز اس کا مال بڑا زہریلا گنجا
سانپ بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر دو سیاہ نقطے سے
ہوں گے۔ وہ سانپ اس کے گلے میں طوق کی طرح لپٹ جائے گا،
پھر اس کے دونوں جبڑے پکڑ کر نوچے گا پھر یوں کہے گا کہ میں تیرا مال
ہوں، میں تیرا خزانہ ہوں۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
نے یہ بھی فرمایا ہے کہ جس کے پاس سونا چاندی ہو (اور) اس میں سے
وہ اس کا حق ادا نہ کرے تو جب قیامت کا دن ہوگا تو اس کے عذاب
دینے کے لیے) آگ کی تختیاں بنائی جادیں گی پھر ان کو دوزخ کی آگ

یں گرم کر کے اس کی کروٹوں اور پیشانی اور پیٹھ (یعنی کمر) کو داغ دیا جاوے گا اور جب ٹھنڈی ہو جاویں گی پھر گرم کر لی جاویں گی۔ اس دن میں (جسے قیامت کا دن کہتے ہیں اور) جو پچاس ہزار برس کا ہوگا، یہاں تک کہ بندوں کے درمیان فیصلہ ہو (اس کو یہی عذاب دیا جاتا رہے گا) پس وہ (حساب وکتاب کے نتیجہ میں) اپنا راستہ جنت کی طرف یا دوزخ کی طرف دیکھ لے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں جگہ جگہ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا ہے۔ عالموں نے بتایا ہے کہ قرآن شریف میں ۳۲ جگہ نماز کے ساتھ زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم ہے اور جہاں جہاں صرف زکوٰۃ کا حکم ہے وہ اس کے علاوہ ہے۔

پارہ الٓمٓ میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا	اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ
الزَّکٰوۃَ وَمَا تُقَدِّمُوْا	ادا کرو اور جو کچھ اپنی جانوں کے
لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ	لیے کوئی بھلائی پہلے سے بھیج دوگے
تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ؕ	اسے اللہ کے پاس پاؤ گے۔

اور حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بلا شبہ اللہ نے زکوٰۃ اسی لیے فرض کی ہے کہ باقی مال کو پاکیزہ بنا دے اور یہ بھی فرمایا کہ بلاشبہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (الترغیب والترہیب)

زکوٰۃ روکنے سے کال پڑتا ہے

حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں اللہ ان پر قحط (یعنی کال) کی مصیبت ڈال دیتے ہیں۔

دوسری حدیث میں ہے کہ جو لوگ زکوٰۃ روک لیتے ہیں اُن کی سزا میں بارش روک لی جاتی ہے۔ اگر چوپائے (بھینس، بیل وغیرہ) نہ ہوں تو ذرا بارش نہ ہو۔ (ایضاً)

زکوٰۃ کس پر فرض ہے؟

زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے بہت بڑا مال دار ہونا ضروری نہیں ہے۔ جو مرد یا عورت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کے روپیہ یا سوداگری کے مال کا مالک ہو وہ شریعت میں مال دار ہے اور اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔

مسئلہ زکوٰۃ فرض ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ اس مال پر سال گذر جائے۔ جس کے پاس ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونا یا ان میں سے کسی ایک کی قیمت کا روپیہ یا سوداگری کا مال ایک سال رہے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے۔ اگر سال پورا ہونے سے پہلے مال جاتا رہا تو زکوٰۃ فرض نہ ہوگی۔

مسئلہ سونے چاندی کے زیور اور برتن اور سچا گوٹہ اور ٹھپّا کپڑوں میں لگا ہوا ہو چاہے علیحدہ رکھا ہو چاہے یہ چیزیں استعمال ہوتی ہوں

چاہے یوں ہی رکھی ہوں غرض کہ سونے چاندی کی ہر چیز میں زکوٰۃ فرض ہے
مسئلہ کسی کے پاس نہ تو ساڑھے باون تولہ چاندی ہے نہ ساڑھے سات تولہ سونا ہے بلکہ تھوڑا سونا اور تھوڑی چاندی ہے تو اگر دونوں کی قیمت ملا کر ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جائے تو زکوٰۃ فرض ہو جائے گی۔
مسئلہ کسی کے پاس سو روپے تھے پھر سال پورا ہونے سے پہلے پچاس روپے اور مل گئے تو ان پچاس روپوں کا حساب الگ نہ کریں گے بلکہ جب پہلے سے رکھے ہوئے سو روپے کا سال پورا ہوگا تو اس وقت ان پچاس کو ملا کر پورے ڈیڑھ سو روپے کی زکوٰۃ دینا ہوگی۔
مسئلہ کسی کے پاس کچھ سونا ہے اور کچھ چاندی ہے اور کچھ سوداگری کا مال ہے تو سب کو ملا کر دیکھو اگر اس کی قیمت ساڑھے باون تولہ چاندی یا ساڑھے سات تولہ سونے کے برابر ہو جاوے تو اس پر زکوٰۃ فرض ہے اگر اس قیمت سے کم ہو تو زکوٰۃ فرض نہیں۔
مسئلہ کسی کے پاس دو سو روپے ہیں اور ایک سو روپے اس پر قرض ہیں تو ایک سو روپے کی زکوٰۃ دینا فرض ہے۔
مسئلہ جس مال پر زکوٰۃ فرض ہو سال پورا ہونے پر اس پورے مال کا چالیسواں حصہ یا چالیسویں حصہ کی قیمت ادا کرے۔
مسئلہ زکوٰۃ کی رقم سے مسجد بنانا، لاوارث مُردے کے

کفن دفن میں لگانا درست نہیں۔ زکوٰۃ ادا ہونے کی شرط یہ ہے کہ
جس کو زکوٰۃ دینا درست ہو اُس کو زکوٰۃ کی رقم کا مالک بنا دیا جائے۔
مسئلہ سیّدوں کو زکوٰۃ کا پیسہ دینا درست نہیں اگرچہ
غریب ہوں اور ان کو لینا بھی حلال نہیں۔
مسئلہ ماں باپ، دادا دادی، نانا نانی، بیٹا بیٹی، پوتا پوتی
اور ان سب کو زکوٰۃ کی رقم دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی جس سے صاحبِ
زکوٰۃ پیدا ہے یا جو اُس سے پیدا ہو۔
مسئلہ بھائی بہن بھتیجی بھانجی چچا پھوپی خالہ ماموں ان کو
زکوٰۃ دینا درست ہے بشرطیکہ زکوٰۃ کے مستحق ہوں بلکہ ان کو زکوٰۃ دینے کا
دوہرا ثواب ملتا ہے۔
مسئلہ جس کے پاس اتنا مال ہو یا ضرورت سے زیادہ
اتنا سامان ہو جو ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کا ہو سکتا ہے تو
اس کو زکوٰۃ دینا درست نہیں ہے اور جس کی مالی حیثیت اس سے کم ہو
اس کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں۔ بہت سی عورتیں بیوہ ہوتی ہیں مگر ان کے
پاس اتنا زیور ہوتا ہے جس پر شریعت میں زکوٰۃ فرض ہوتی ہے
ان کو زکوٰۃ دینے سے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔
مسئلہ زکوٰۃ کی نیت کیے بغیر روپیہ دے دیا تو زکوٰۃ ادا
نہ ہوگی۔ وہ نفلی صدقہ ہوا۔ ایسا ہو جاوے تو زکوٰۃ پھر سے ادا
کرے۔

ضروری تنبیہ زکوٰۃ کا حساب چاند سے ہے۔ یعنی مال ہونے پر جب چاند کے حساب سے بارہ ماہ گذر جاویں تو زکوٰۃ فرض ہو جاتی ہے۔ بہت سے لوگ انگریزی مہینوں سے زکوٰۃ کا حساب رکھتے ہیں۔ اس میں دس دن کی دیر تو ہر سال ہو ہی جاتی ہے۔ اور اس کے علاوہ ۳۶ سال میں ایک سال کی زکوٰۃ کم ہو جائے گی جو اپنے ذمہ فرض رہے گی۔

حج بیت اللہ

حج اسلام کا چوتھا رکن ہے اور اسلام میں حج کی اتنی بڑی اہمیت ہے کہ حضرت رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کو واقعی مجبوری نے یا ظالم بادشاہ نے یا سفر سے روکنے والے مرض نے حج سے نہیں روکا اور اس نے حج نہیں کیا تو اس کو چاہیے کہ اگر چاہے تو یہودی ہونے کی حالت میں مر جاوے اور چاہے تو نصرانی ہونے کی حالت میں مر جاوے۔ (مشکوٰۃ شریف)

بہت سے مردوں اور عورتوں پر حج فرض ہوتا ہے لیکن پیسے کی محبت میں اور دنیا کے پھندوں میں پھنس کر حج نہیں کرتے ہیں اور بغیر حج کیے مر جاتے ہیں۔ دیکھو ایسے لوگوں کے لیے کیسی سخت وعید فرمائی

اور بہت سے لوگ حج کو جانا چاہتے ہیں مگر اس سال اور اگلے سال کے پھیر میں برسوں لگا دیتے ہیں۔ یہ لوگ بھی بہت برا کرتے ہیں۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جسے حج کرنا ہو جلدی کرے۔ (ابوداؤد شریف) موت کی کیا خبر ہے۔ کب آگھڑی ہو۔ حج فرض ہوتے ہی اُسی سال حج کو روانہ ہو جاؤ۔

حج کی فضیلت

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے اللہ کے لیے ایسا حج کیا جس میں گندی باتیں نہ کیں اور گناہ نہ کیے وہ ایسا واپس ہوگا جیسے اس کی ماں نے آج ہی اس کو جنا ہے۔ (یعنی بچہ کی طرح بے گناہ ہو جائے گا) اور آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ نیکی سے بھرے ہوئے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں (مشکوٰۃ شریف)

نیکی سے بھرا ہوا حج وہ ہے جو ریا اور شہرت اور شیخی کے لیے نہ کیا جاوے بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے ہو اور اس میں گناہوں سے پرہیز ہو اور لڑائی جھگڑا نہ کیا ہو۔

حج کی طرح عمرہ بھی ایک عبادت ہے وہ بھی مکہ شریف میں ہوتا ہے اور اس میں حج کی طرح چند کام کرنے پڑتے ہیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حج اور عمرہ کو جانے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں۔ (ان کا اتنا بڑا مرتبہ ہے کہ) اگر اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو وہ قبول کرے اور اس سے مغفرت طلب کریں تو بخش دیوے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا

کہ حج اور عمرہ تنگ دستی اور گناہوں کو اس طرح دور کر دیتے ہیں جیسے آگ کی بھٹی لوہے کی اور سونے چاندی کی خرابی کو دور کر دیتی ہے۔
(مشکوٰۃ شریف)

حج کس پر فرض ہے؟

جس کے پاس ضروریات سے زیادہ اتنا خرچ ہو کہ سواری پر درمیانہ گذارہ کے ساتھ کھاتے پیتے مکہ شریف تک جا کر اور حج کر کے آ جاوے اور بال بچوں کا خرچ پیچھے چھوڑ جانے کیلئے ہو اس کے ذمہ حج فرض ہو جاتا ہے۔

مسئلہ اگر کسی کے پاس صرف اتنا خرچ ہے کہ مکہ شریف تک سواری پر آنا جانا ہو سکتا ہے مگر مدینہ منورہ تک پہونچنے کا خرچ نہیں ہے تو اس پر بھی حج فرض ہے۔

مسئلہ حج عمر بھر میں بس ایک مرتبہ فرض ہے۔ اگر کئی حج کیے تو ایک فرض، باقی سب نفل ہوں گے۔ نفل حج کا بھی بڑا ثواب ہے۔

مسئلہ لڑکپن میں ماں باپ کے ساتھ اگر کسی نے حج کر لیا ہو وہ حج نفل ہے۔ اگر مالدار ہے تو جوان ہونے کے بعد پھر حج کرنا فرض ہے۔

مسئلہ حج کرنے کے لیے عورت کے ساتھ اس کے شوہر یا کسی اور محرم کا ہونا ضروری ہے۔ محرم اس کو کہتے ہیں جس سے کبھی بھی نکاح درست نہ ہو۔ جیسے باپ، حقیقی بھائی، حقیقی ماموں وغیرہ۔ محرم کا بالغ ہونا ضروری ہے۔ نابالغ یا ایسے بددین محرم کے ساتھ جانا درست

نہیں جس پر اطمینان نہ ہو۔

مسئلہ جب عورت کے پاس مال ہو اور اس کو محرم بھی مل جاوے تو حج کو چلی جاوے۔ فرض حج سے شوہر کا روکنا درست نہیں اگر شوہر روکے تب بھی چلی جاوے۔

مسئلہ عورت کو جو اس کا محرم حج کرانے کے لیے لے جاوے اس کا خرچ بھی عورت کے ذمہ ہے ہاں اگر وہ محرم خود نہ لیوے، مثلاً ایسی صورت ہو کہ اس پر بھی حج فرض ہو اور اپنے حج کے لیے جا رہا ہو

مسئلہ اگر ساری عمر ایسا محرم نہ ملا جس کے ساتھ عورت حج کا سفر کرتی تو حج نہ کرنے کا گناہ نہ ہوگا لیکن مرتے وقت وارثوں کو وصیت کرنا واجب ہے کہ میری طرف سے حج بدل کرا دینا۔ مرنے کے بعد وارث کسی آدمی کو خرچ دے کر بھیج دیں کہ وہ جا کر اس کی طرف سے حج کر آوے۔ ایسا کرنے سے اُس بے چاری کی طرف سے حج ادا ہو جائے گا۔

زیارتِ مدینہ منورہ حج کے بعد یا پہلے اگر مقدور ہو تو مدینہ شریف جا کر حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے روضۂ اقدس پر ضرور جاؤ۔ ارشاد فرمایا حضرت رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لیے میری شفاعت ضروری ہو گئی۔ اور یہ بھی فرمایا کہ جس نے بیت اللہ کا حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے

مجھ پر ظلم کیا[1]۔ لہٰذا حج کرنے جاؤ تو آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے مدینہ شریف بھی ضرور پہونچو۔

رمضان شریف کے روزے

رمضان شریف کے روزے ہر بالغ مسلمان مرد و عورت پر فرض ہیں۔ اسلام کے پانچوں ارکان جن پر اسلام کی بنیاد ہے ان میں رمضان شریف کے روزے رکھنا بھی ہے۔ بہت سے مرد و عورت بیڑی و سگریٹ یا پان کھانے کی عادت ہونے کی وجہ سے یا بھوک و پیاس کے ڈر سے روزے نہیں رکھتے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا کی بھوک و پیاس سے تو بچتے ہیں مگر قبر اور حشر کی سختیوں اور دوزخ کی بھوک اور دوسرے عذابوں سے بچنے کی فکر نہیں کرتے۔ خدا کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے مرنے کے بعد جو عذاب ہوں گے ان کے سامنے چند گھنٹے کی بھوک و پیاس اور پان بیڑی سگریٹ سے بچ کر ذرا سی تکلیف جو ہوتی ہے اس کی کچھ حقیقت نہیں۔

ارشاد فرمایا حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ روزے اور قرآن ...... بندے کے لیے (خداوند کریم سے) سفارش

---

[1] الترغیب والترہیب ۱۳

کریں گے) کہ پروردگار تو اس کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، روزہ کہے گا کہ اے رب میں نے اس کو دن میں کھانے سے اور نفس کی خواہشوں سے روک دیا تھا لہٰذا میری سفارش اس کے حق میں قبول فرما۔ اور قرآن کہے گا کہ اے رب (اس نے مجھے رات کو نماز میں کھڑے ہو کر پڑھا) اور میں نے اس کو رات کو سونے سے روک دیا لہٰذا اس کے حق میں آپ میری سفارش قبول فرمائیے۔ الحاصل دونوں کی سفارش قبول کر لی جائے گی (مشکوٰۃ شریف)

روزہ دار کا اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑا مرتبہ ہے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بُو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مُشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا ہے کہ روزہ دار کے لیے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی اس وقت حاصل ہوتی ہے جب کہ افطار کرتا ہے۔ دوسری اُس وقت ہوگی جب کہ وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا (مشکوٰۃ)

رمضان کا روزہ ہرگز نہ چھوڑو۔ سخت بیماری یا لمبی مسافرت کی وجہ سے روزہ اگر چھوٹ جاوے تو جلدی اس کی قضا رکھ لو۔ ہر چیز کا موسم ہوتا ہے۔ موقع موقع سے ہر چیز کی قیمت بڑھتی رہتی ہے۔ رمضان شریف کے روزوں کی اتنی بڑی عظمت اور قیمت ہے کہ اس کے بارے میں حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بغیر کسی شرعی اجازت یا بغیر کسی (ایسے) مرض کے (جس میں بعد میں

رکھنے کی نیت سے روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے) رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا اگر ساری عمر اس کے بدلے روزے رکھے تب بھی اس روزہ کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (مشکوٰۃ شریف) (اگرچہ قضا رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی) مگر رتبہ کے اعتبار سے وہ بات کہاں جو رمضان کا روزہ رکھ کر حاصل ہوتی ہے۔

رمضان شریف میں ایک فرض کا ثواب ستر فرضوں کے ثواب کے برابر ملتا ہے۔ اس مبارک مہینے میں شیطان باندھ دیے جاتے ہیں۔ رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

اس ماہ میں خصوصیت کے ساتھ فرض نماز کی پابندی کرتے ہوئے نفل نماز اور تلاوتِ قرآن شریف زیادہ سے زیادہ کرو اور رات کو تراویح پڑھو۔ لاالہ الااللہ زیادہ پڑھنا، استغفار بہت کرنا، جنت کا سوال اور دوزخ کے عذاب سے اللہ کی پناہ مانگنا ان باتوں کا خاص خیال رکھو اور عمل کرو۔ اس مبارک مہینے میں سخاوت بہت کرو۔ محتاجوں کو خوب دو، بھوکوں کو کھانا کھلاؤ۔ نوکروں کا کام ہلکا کر دو۔ اور روزہ داروں کا روزہ افطار کرایا کرو۔

اس مہینے میں شبِ قدر بھی ہوتی ہے جس میں عبادت کرنا ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہے۔ رمضان کے آخر کے دس دنوں میں ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹- ان تاریخوں سے پہلے جو راتیں آتی ہیں

ان میں رات بھر خوب عبادت کرو۔ ان میں سے کوئی نہ کوئی شب قدر ہوتی ہے۔

اعتکاف

رمضان شریف کی بیسویں تاریخ کو سورج چھپنے سے پہلے اعتکاف میں بیٹھ جاوے اور عید کا چاند نظر آجاوے تو اعتکاف کی جگہ سے نکل آوے۔ حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اعتکاف کرنے والا گناہوں سے محفوظ رہتا ہے۔ اور اس کو اُن نیکیوں کے کرنے کا ثواب بھی ملتا ہے جو بے اعتکاف والے چل پھر کر کرتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

مسئلہ مردوں کو ایسی مسجد میں اعتکاف کرنا درست ہے جس میں پانچوں وقت جماعت سے نماز ہوتی ہو۔ اور عورت اپنے گھر کی مسجد میں یعنی اس جگہ اعتکاف کرے جو گھر میں نماز پڑھنے کے لیے مقرر کر رکھی ہے۔ اگر کوئی جگہ مقرر نہ ہو تو گھر کے کسی کونے کو مسجد مقرر کر کے اعتکاف کے لیے بیٹھ جاوے۔

مسئلہ اعتکاف کی جگہ سے پیشاب، پاخانہ کے لیے نکلنا درست ہے۔ کھانے پینے کی چیزیں مسجد میں منگا کر کھالیوے۔

مسئلہ۔ یہ جو مشہور ہے کہ اعتکاف میں کسی سے بات کرنا درست نہیں۔ یہ غلط ہے۔ بلکہ مسجد کی حد میں ہوتے ہوئے بات کرنا، گھر کا کام کاج بتانا بھی درست ہے۔

تنبیہ - فرض روزہ ہو یا نفل روزہ - ہر صورت میں روزے کی

عزت کرو۔ یعنی روزہ رکھ کر غیبت، جھوٹ، چغلی، گالی اور بد نظری سے پرہیز کرو۔ اور ہر گناہ سے بچو۔ یوں تو گناہ ہر حال میں بُرا اور برباد کرنے والا ہے۔ مگر روزے کی حالت میں گناہ کرنے سے روزے کی برکت اور رونق اور اس کا فائدہ ختم ہو جاتا ہے اور ثواب بھی کافی گھٹ جاتا ہے۔

حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہوتے ہیں جن کو:۔۔۔۔۔ پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں۔ (کیونکہ وہ روزہ کا فائدہ اور ثواب غیبت، جھوٹ، چغلی اور دوسرے گناہوں میں پڑ کر کھو دیتے ہیں) اور یہ بھی فرمایا ہے کہ جو شخص (روزہ رکھ کر) جھوٹی باتوں اور خراب کاموں کو نہ چھوڑے تو اللہ کو اس کی کچھ ضرورت نہیں کہ وہ شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (مشکوٰۃ شریف)

ضروری مسائل

مسئلہ بلا اختیار خود بخود قے ہو گئی تو روزہ نہیں ٹوٹا خواہ جس قدر بھی ہو جائے البتہ اگر اپنے اختیار سے قے کی اور اتنی قے ہوئی جس سے منہ بھر سکے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اگر تھوڑی سی قے آئی ہے جو منہ بھر نہیں ہے تو روزہ نہیں ٹوٹا اگرچہ اپنے اختیار سے کی ہو۔

مسئلہ منہ میں اندر سے قے آگئی پھر اس کو اپنے اختیار سے واپس لوٹا لی تو روزہ ٹوٹ گیا۔

مسئلہ کوئی چیز چکھ کر تھوک دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن

بے ضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے ۔ ہاں اگر کسی عورت کا شوہر بدمزاج ہو اور یہ خوف ہو کہ سالن میں نمک کم یا زیادہ ہو جانے سے بگڑے گا تو اس کے لیے چکھ کر تھوک دینا درست ہے ۔

مسئلہ رات سمجھ کر سحری کھالی یا سورج چھپا جان کر افطار کر لیا اور بعد میں معلوم ہوا کہ صبح ہو چکنے پر سحری کی ہے یا سورج چھپنے سے پہلے افطار کر لیا ہے تو اس روزے کی قضا لازم ہے ۔

مسئلہ رمضان کے روزے میں قصداً جان کر روزہ یاد ہوتے ہوئے کچھ کھا لیا یا پی لیا یا بیوی سے اپنا مخصوص کام نکال لیا تو اس روزے کی قضا اور کفارہ دونوں لازم ہیں ۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے اگر غلام نہ ملے (جیسا کہ ہند و پاکستان میں نہیں ملتے ہیں) یا ملے مگر اس کی قیمت نہ ہو تو لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے اگر روزے رکھنے کی طاقت نہ ہو تو ساٹھ ۶۰ مسکینوں کو صبح شام خوب پیٹ بھر کر کھانا کھلا دیوے ۔

مسئلہ روزے میں مسواک کرنا ، سرمہ لگانا ، تیل لگانا درست ہے ۔ ہاں منجن ، ٹوتھ پوڈر ، ٹوتھ پیسٹ اور کوئلہ وغیرہ سے روزہ ... میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے ۔

مسئلہ اگر رات کو غسل فرض ہو جاوے اور صبح ہونے سے پہلے غسل نہ کر سکو تو اسی حالت میں روزہ کی نیت کر لو اور صبح ہونے پر سورج نکلنے سے پہلے پہلے غسل کر کے نماز پڑھ لو ۔

مسئلہ اگر کسی پر غسل فرض ہو اور اس نے روزے کی نیت کر لی اور روزہ رکھ لیا اور دن بھر غسل نہ کیا اور نہ نماز پڑھی تب بھی روزہ ہو جائے گا اور روزہ چھوڑنے کا گناہ نہ ہوگا۔ البتہ نماز چھوڑنے کا گناہ ہوگا۔

مسئلہ جب سورج چھپ جانے کا یقین ہو جائے فوراً روزہ افطار کر لو دیر نہ لگاؤ۔

مسئلہ روزہ بغیر نیت کے ادا نہیں ہوتا ہے۔ بغیر نیت کے کھانا پینا چھوڑ دینے سے روزہ نہ ہوگا۔ نیت دل کے ارادے کا نام ہے۔ اگر زبان سے نیت کرنا چاہو تو سحری کھا کر یا اس سے بھی پہلے یوں کہہ لو بِصَوْمِ غَدٍ نَوَیْتُ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ ط

مسئلہ افطار کے وقت یہ دعا پڑھو:۔

اَللّٰھُمَّ لَكَ صُمْتُ وَ عَلٰی رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (مشکوٰۃ شریف)	اے اللہ میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے دیے ہوئے رزق سے میں نے روزہ کھولا۔

حدیث جب تم افطار کرو کھجوروں سے افطار کرو کیونکہ یہ برکت کی چیز ہے پس اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے افطار کر لو کیونکہ پانی پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی شریف)

مسئلہ بغیر سحری کے روزہ ہو جاتا ہے البتہ سحری کھانا مستحب ہے۔ اگر خواہش نہ ہو تب بھی پانی پی کر یا کچھ تھوڑا بہت کھا کر

سنت ادا کر لیوے۔

مسئلہ احتلام ہو جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا نہ مکروہ ہوتا ہے۔

مسئلہ عطر اور پھول کی خوشبو سونگھنا روزے میں جائز ہے۔ لیکن اگر لوبان، اگر بتی وغیرہ کی دھونی سُلگا کر اپنے ارادہ سے سونگھنا شروع کیا اور دھواں حلق میں چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائیگا۔ بیڑی، سگریٹ، سگار اور حقہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔

مسئلہ کلی کرتے وقت اگر پانی حلق میں چلا گیا اور روزہ یاد تھا تو روزہ ٹوٹ گیا قضا واجب ہے۔

مسئلہ ناک کی رینٹھ سُڑک کر نگل جانے اور اپنے منہ کا بلغم یا رال یا لعاب نگل جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

مسئلہ روزے میں ناس لیا یا کان میں تیل ڈالا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ البتہ اگر کان میں پانی ڈالا یا خود سے چلا گیا تو روزہ نہیں ٹوٹے گا۔

صدقہ فطر کا بیان

مسئلہ جو مسلمان اتنا مالدار ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہو یا اس پر زکوٰۃ تو واجب نہیں لیکن ضروری اسباب سے زائد اتنی

قیمت کا مال واسباب ہے جتنی قیمت پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے تو اس پر عید کے دن صدقہ دینا واجب ہے چاہے وہ سوداگری کا مال ہو یا سوداگری کا نہ ہو اور چاہے پورا سال گذر چکا ہو یا نہ گذرا ہو اور اسی صدقہ کو شرع میں صدقۂ فطر کہتے ہیں۔

مسئلہ بہتر یہ ہے کہ عید کی نماز کو جانے سے پہلے ہی صدقہ دیدے۔ اگر پہلے نہ دیا تو بعد میں ضرور ادا کر دے۔

مسئلہ اگر کسی نے عید کے دن صدقہ فطر نہ دیا تو معاف نہیں ہوا۔ اب کسی دن دیدینا چاہیے۔

مسئلہ جس نے کسی وجہ سے رمضان کے روزے نہیں رکھے اس پر بھی یہ صدقہ واجب ہے اور جس نے روزے رکھے اس پر بھی واجب ہے۔

مسئلہ صدقہ فطر میں اگر گیہوں یا گیہوں کا آٹا یا گیہوں کے ستّو دیوے تو اسّی کے سیر یعنی انگریزی تول سے آدھی چھٹانک اوپر پونے دو سیر بلکہ احتیاط کے لیے پورے دو سیر یا کچھ اور زیادہ دیدینا چاہیے۔ کیونکہ زیادہ ہونے میں کچھ حرج نہیں ہے بلکہ بہتر ہے اور اگر جَو یا جَو کا آٹا دیوے تو اس کا دونا دینا چاہیے۔

مسئلہ اگر گیہوں یا جَو نہیں دیئے بلکہ اتنے گیہوں یا جَو کی قیمت دیدی تو یہ سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ ایک آدمی کا صدقہ فطر ایک ہی فقیر کو دیدے یا

تھوڑا تھوڑا کر کے کئی فقیروں کو دیدے دونوں باتیں جائز ہیں۔

مسئلہ اگر کئی آدمیوں کا صدقۂ فطر ایک ہی فقیر کو دیدیا یہ بھی درست ہے۔

مسئلہ صدقہ فطر اپنی طرف سے اور نابالغ اولاد کی طرف سے دینا واجب ہے لیکن اگر نابالغ اولاد مال دار ہو تو باپ کے ذمّے واجب نہیں بلکہ انہی کے مال سے ادا کرے اور بالغ اولاد کی طرف سے کسی حال میں بھی دینا واجب نہیں۔

مسئلہ بیوی کی طرف سے صدقہ فطر ادا کرنا واجب نہیں اگر وہ مال دار ہو تو خود اپنے مال سے ادا کرے۔

مسئلہ صدقۂ فطر کے مستحق بھی وہی لوگ ہیں جو زکوٰۃ کے مستحق ہیں۔

قربانی کا بیان

مسئلہ جس پر صدقہ فطر واجب ہے اس پر بقر عید کے دنوں میں قربانی کرنا بھی واجب ہے۔

مسئلہ بقر عید کی دسویں تاریخ سے لے کر بارھویں تاریخ کی شام تک قربانی کرنے کا وقت ہے چاہے جس دن قربانی کرے

لیکن قربانی کرنے کا سب سے بہتر دن بقرعید کا دن ہے پھر گیارھویں تاریخ پھر بارھویں تاریخ۔

مسئلہ بقرعید کی نماز ہونے سے پہلے قربانی کرنا درست نہیں ہے جب نماز پڑھ چکیں تب کرے۔

مسئلہ دسویں سے بارھویں تک جب جی چاہے قربانی کرے چاہے دن میں چاہے رات میں۔ لیکن رات کو ذبح کرنا بہتر نہیں کہ شاید کوئی رگ نہ کٹے اور قربانی درست نہ ہو۔

مسئلہ اپنی قربانی کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے اور اگر کسی وجہ سے دوسرے کسی سے ذبح کروالیا تو یہ بھی درست ہے

مسئلہ قربانی کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا اور دعا پڑھنا ضروری نہیں ہے اگر دل میں خیال کرلیا کہ میں قربانی کرتا ہوں اور زبان سے کچھ نہیں پڑھا فقط بسم اللہ واللہ اکبر کہہ کے ذبح کر دیا تو بھی قربانی ہوگئی۔ لیکن اگر یاد ہو تو..... پڑھ لینا بہتر ہے:۔

دُعائے قربانی

جب قربانی کے جانور کو ذبح کیلئے لٹادے تو یہ پڑھے:۔

اِنِّیْ وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرٰهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ۔ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ

لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ
اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ ......

عَنْ کے بعد اپنا یا جس کی طرف سے ذبح کر رہا ہو اس کا نام لیوے اس کے بعد بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ کہہ کر ذبح کر دیوے۔

مسئلہ بکرا بکری، بھیڑ دُنبہ، گائے بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ اونٹنی۔ اتنے جانوروں کی قربانی درست ہے۔ ان کے علاوہ کسی جانور کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ گائے، بیل، بھینس، بھینسا، اونٹ، اونٹنی میں سات آدمی شریک ہو کر قربانی کریں تو یہ بھی درست ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ کسی کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب کی نیت قربانی ...... کی ہو۔ اگر کسی کی نیت صرف گوشت کھانے کی ہو تو کسی کی بھی قربانی درست نہ ہو گی۔

مے (ترجمہ دعائے قربانی) میں نے اپنا رخ اُس ذات کی طرف موڑ دیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا ہے اس حال میں کہ میں ابراہیمؑ حنیف کے مذہب پر ہوں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ بے شک میری نماز اور میری عبادتیں اور میرا مرنا اور جینا سب اللہ کے لیے ہے جو رب العلمین ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور مجھے اسی کا حکم دیا گیا ہے اور میں فرماں برداروں میں سے ہوں۔ اے اللہ یہ قربانی تیری طرف سے (حکم ملنے کی وجہ سے) ہے اور تیرے ہی لیے ہے ۱۲

مسئلہ قربانی میں سال بھر سے کم کی بکری درست نہیں۔
اور گائے بھینس دو برس کے ہوں تب ان کی قربانی درست ہے اس سے
کم عمر کی نہیں اور اونٹ پانچ برس سے کم کا درست نہیں۔ بھیڑ اور
دنبہ بھی ایک سال سے کم کا درست نہیں لیکن اگر چھ ماہ کی بھیڑ یا دنبہ
اتنا موٹا تازہ ہو کہ سال والے کے برابر معلوم ہوتا ہے تو اس کی قربانی
درست ہونے کا فتویٰ بھی بعض علماء نے دیا ہے۔

مسئلہ جو جانور اندھا ہو یا کانا ہو یا جس کی ایک آنکھ کی
تہائی روشنی چلی گئی ہو یا جس کا تہائی کان یا تہائی دُم کٹ گئی ہو۔ یا جو
ایسا لنگڑا ہے کہ ایک پاؤں رکھتا ہی نہیں یا رکھتا ہے لیکن اس سے
چل نہیں سکتا تو اس کی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ اتنا دُبلا مریل جانور جس کی ہڈیوں میں گودا نہ
رہا ہو اس کی بھی قربانی درست نہیں۔

مسئلہ خصی جانور کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ قربانی کا گوشت آپ کھا دے۔ گھر والوں کو اور
مہمانوں اور پڑوسیوں کو کھلا دے، صدقہ خیرات کرے سب
ٹھیک ہے۔ لیکن اگر گوشت کا تہائی حصہ پورا صدقہ کر دے تو یہ زیادہ
بہتر ہے۔

مسئلہ قربانی کی کھال اپنے کام میں لا سکتا ہے۔ اور اگر
خیرات کر دے تو یہ بہتر ہے۔ لیکن اس کو بیچ کر اس کے دام خود نہیں

رکھ سکتا۔ اگر فروخت کر دی تو قیمت لازماً خیرات کر دیوے۔

مسئلہ قربانی کی کھال کے دام مسجد میں یا کسی امام و مؤذن و مدرس کی تنخواہ میں نہیں لگ سکتے۔

مسافرِ آخرت کا بیان

غسل و کفن — اور — دفن

جب کسی مسلمان کی موت قریب آ جائے اور جاں کندنی شروع ہونے لگے تو اس کو چت لٹا دو اور اس کے پاؤں قبلہ کی طرف کر دو اور سر اونچا کر دو تاکہ منہ قبلہ کی طرف ہو جائے اور اس کے پاس بیٹھ کر زور زور سے کلمہ طیبہ پڑھو تاکہ تم سے سُن کر وہ بھی پڑھ لیوے لیکن اس سے یوں مت کہو کہ پڑھ۔ اس لیے کہ وہ سخت مشکل کا وقت ہے خدانخواستہ پڑھنے سے انکار کر دے یا منہ سے کچھ اور نکل جائے۔ سورہ یٰسین شریف پڑھنے سے موت کی سختی کم ہوتی ہے۔ اس کے سرہانے یا اور کسی جگہ اس کے پاس بیٹھ کر یٰسین شریف پڑھ دو یا کسی سے پڑھوا دو۔ جب روح نکل جائے تو اس کا منہ کسی کپڑے سے اس طرح باندھ دو کہ ٹھوڑی کے نیچے سے نکال کر دونوں

جبڑوں سے سر پر لے جا کر باندھ دو تاکہ منہ نہ پھیل جائے اور پاؤں کے دونوں انگوٹھے ملا کر باندھ دو اور آنکھیں بند کر دو اور بند کرتے وقت یہ پڑھو:- بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلِ اللّٰھُمَّ مَا خَرَجَ اِلَیْہِ خَیْرًا مِّمَّا خَرَجَ عَنْہُ۔ پھر اس کو چادر وغیرہ اُڑھا کر نہلانے کا انتظام کرو۔

مسئلہ اس کے پاس لوبان وغیرہ کوئی خوشبو سلگا دو۔ حیض و نفاس والی عورت اور جس پر غسل فرض ہو اس کے پاس نہ رہیں۔ اور جب تک اس کو غسل نہ دے دیا جائے اس کے پاس قرآن شریف پڑھنا درست نہیں۔

میّت کو نہلانا جب نہلانے کا ارادہ کرو تو کسی تخت یا بڑے تختے کو (جس پر غسل دینا ہو) لوبان یا اگربتی کی دھونی ۳ بار یا ۵ بار یا ۷ بار دے دو۔ پھر مُردے کو اس پر لٹا دو اور اس کے پہنے ہوئے کپڑے الگ کر دو اور اس کی ناف سے گھٹنے تک ایک کپڑا ستر چھپانے کے لیے ڈال دو۔ بیری کے پتے ڈال کر گرم کیے ہوئے پانی سے اور پتے نہ ہوں تو سادہ گرم پانی سے غسل دینا شروع کرو۔ تیز گرم نہ ہو۔

پہلے مردے کو استنجا کراؤ لیکن اس کی رانوں اور استنجے کی جگہ کو اپنا ہاتھ نہ لگاؤ اور اس پر نگاہ بھی نہ ڈالو بلکہ اپنے ہاتھ میں کوئی کپڑا لپیٹ لو

اور جو کپڑا ناف سے لے کر زانوں تک پڑا ہے اس کے اندر اندر دھلاؤ پھر اس کو وضو کرا دو لیکن نہ کلی کراؤ نہ ناک میں پانی ڈالو۔ پہلے منہ دھلاؤ پھر دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت پھر سر کا مسح پھر دونوں پاؤں دھلا دو اور منہ اور کانوں میں روئی بھر دو تاکہ وضو کراتے اور نہلاتے وقت پانی، اندر نہ جانے پائے۔ جب وضو کرا چکو تو سر کو گل خیر دے یا اور کسی چیز سے جس سے صاف ہو جائے مل کر دھوؤ۔ پھر مُردے کو بائیں کروٹ پر لٹا کر نیم گرم پانی تین دفعہ سر سے پیر تک ڈالو۔ یہاں تک کہ بائیں کروٹ تک پانی پہونچ جائے۔ پھر داہنی کروٹ پر لٹا دو۔ اور اسی طرح سر سے پیر تک تین مرتبہ اتنا پانی ڈالو کہ داہنی کروٹ تک پہونچ جائے۔ اس کے بعد مردے کو اپنے بدن کی ٹیک لگا کر ذرا بٹھلاؤ اور اس کے پیٹ کو آہستہ آہستہ ملو۔ اگر کچھ پاخانہ وغیرہ نکلے تو پونچھ کر دھو ڈالو اور وضو اور غسل میں اس کے نکلنے سے کوئی نقصان نہیں۔ اس کے بعد پھر اس کو بائیں کروٹ پر لٹاؤ اور کافور پڑا ہوا پانی سر سے پاؤں تک تین مرتبہ ڈالو۔

کفنانا مرد کو تین کپڑوں میں اور عورت کو پانچ کپڑوں میں کفن دینا سُنت ہے۔ سب کی تفصیل یہ ہے نمبر۱ ازار، سر سے لے کر پاؤں تک۔ نمبر۲ چادر، جو ازار سے ایک ہاتھ بڑی ہو۔ اس کو لفافہ کہتے ہیں۔ نمبر۳ کُرتا، گلے سے لے کر پاؤں تک جس میں نہ آستین ہوں نہ کلیاں ہوں۔ اس کو کفنی بھی کہتے ہیں۔ یہ تینوں کپڑے مرد و عورت

دونوں کے کفن میں ہوتے ہیں۔ عورت کے کفن میں دو کپڑے جو زیادہ ہیں ایک سر بند جو تین ہاتھ لمبا ہو دوسرا سینہ بند جو چھاتیوں سے لے کر رانوں تک ہو۔ قبرستان لے جاتے وقت جو چادر اوپر سے ڈالتے ہیں وہ کفن سے خارج ہے۔ لیکن عورت کے جنازہ پر چادر ڈالنا بوجہ پردہ کے ضروری ہے اور مرد کے جنازہ پر ڈالنا ضروری نہیں۔ عام طور سے مرد کے کفن میں اوپر کی چادر کے علاوہ دس گز کپڑا خرچ ہوتا ہے اور عورت کے لیے اوپر کی چادر لے کر بائیس ۲۲ گز لگتا ہے اور بچہ کا کفن اس کے مناسب حال سے لیا جائے۔

جب کفنانے کا ارادہ کرو تو چارپائی پر اول لفافہ اس پر ازار پھر اس پر کفنی کا وہ حصہ جو میت کے نیچے رہے گا بچھا دو اور کفنی کے اس حصہ کو جو اوپر رہے گا سمیٹ کر سرہانے کی طرف رکھ دو۔ پھر مردے کو غسل والے تخت سے اٹھا کر کسی کپڑے سے اس کا سارا بدن پونچھ کر پھیلائے ہوئے کفن پر آہستہ سے لٹا دو اور کفنی کے اس حصہ کو جو سرہانے کی طرف سمیٹ رکھا ہے مردے کے گلے میں ڈال کر پیروں کی طرف بڑھا دو اور ستر ڈھانکنے کے لیے جو کپڑا اس کے بدن پر پہلے سے ہے اس کو نکال دو۔ سر اور داڑھی پر اور سجدہ کرنے کی جگہوں (یعنی پیشانی، ناک، دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے دونوں پنجوں) پر کافور مل دو۔ پھر ازار کا بایاں پلہ لوٹ کر اس پر دایاں پلہ لوٹ دو۔ پھر لفافہ کو بھی اسی طرح کر دو اور ایک کترے لے کر سرہانے اور پائینتی چادر

(یعنی لفافہ) کے گوشوں کو باندھ دو۔ یہ مردہ کے کفنانے کا طریقہ ہے۔ اگر جنازہ عورت کا ہو تو اس میں یوں کرو کہ کرتا پہنا کر سر کے بالوں کے دو حصے کر کے کرتے کے اوپر سینہ پر ڈال دو۔ ایک حصہ داہنی طرف اور ایک حصہ بائیں طرف رہے۔ اس کے بعد سر بند سر پر اور بالوں پر ڈال دو۔ اس کو نہ باندھو نہ لپیٹو۔ اس کے بعد ازار لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف لپیٹو پھر دائیں طرف۔ اس کے بعد سینہ بند باندھو پھر چادر لپیٹو۔ پہلے بائیں طرف پھر داہنی طرف۔ اس کے بعد سراہنے اور پائنتی کفنی میں گرہ دیدو۔ کفنانے کے بعد نماز جنازہ اور دفنانے میں جلدی کرو۔ نماز جنازہ کا طریقہ پہلے گذر چکا ہے۔

دفنانا جب نماز جنازہ سے فارغ ہو جائیں تو دفن کر دیں دفن کرنا بھی فرض کفایہ ہے۔ جب دفن کے لیے جنازہ کو قبرستان لے چلیں تو تیز قدم چلیں لیکن دوڑیں نہیں۔ جنازہ کے ساتھ پیدل چلنا مستحب ہے۔

مسئلہ جنازہ لیجاتے وقت کوئی دعا یا ذکر (مثلاً لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یا اَللّٰہُ اَکْبَر) بلند آواز سے پڑھنا بدعت ہے اور آہستہ بھی کوئی خاص ذکر ثابت نہیں۔ اگر آہستہ کچھ پڑھے اور جنازہ لیجانے کی سنت نہ سمجھے تو پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ جب قبر تیار ہو جائے تو میت کو قبلہ کی طرف سے قبر میں اتاریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ جنازہ کو قبر سے قبلہ کی جانب رکھا جائے

اور اُتارنے والے قبلہ رُو کھڑے ہو کر میت کو قبر میں اُتاریں۔

مسئلہ قبر میں رکھتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَبِاللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہنا مستحب ہے۔

مسئلہ میت کو قبر میں رکھ کر داہنے پہلو پر قبلہ رُو لٹا دینا مسنون ہے۔

مسئلہ قبر میں رکھ کر دونوں گرہیں کھول دو جو سرانے اور پائنتی کفن کھل جانے کے ڈر سے لگائی گئی تھیں

مسئلہ عورت کو قبر میں رکھتے وقت پردہ کرنا مستحب ہے اور اگر میت کا بدن ظاہر ہونے کا اندیشہ ہو تو پردہ کرنا واجب ہے۔

مسئلہ قبر میں مسنون طریقہ پر لٹا کر قبر کو بند کر دیں۔ قبر بھرنے کے لیے جب مٹی ڈالنے لگیں تو ہر شخص دونوں ہاتھوں سے مٹی بھر کر تین بار ڈالے پہلی بار مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ اور دوسری بار وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ اور تیسری بار وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى پڑھے۔

مسئلہ قبر کو ایک بالشت سے زیادہ اونچا بنانا مکروہ تحریمی ہے۔

مسئلہ پختہ قبر بنانے کی سخت ممانعت حدیث شریف میں آئی ہے لہذا اس سے پرہیز کریں۔ وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ رُسُلِهٖ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

تمت بالخیر بِہٖ عمّت

تنبیہات ۳

۱۔ بعض کپڑے لوگوں نے کفن کے ساتھ ضروری سمجھ رکھے ہیں حالانکہ وہ کفن مسنون سے خارج ہیں۔ ترکۂ میت سے ان کا خریدنا جائز نہیں وہ یہ ہیں۔

(۱) جائے نماز طول سوا گز۔ عرض چودہ گرہ (۲) ٹیکا طول ڈیڑھ گز۔ عرض چودہ گرہ یہ مردہ کے قبر میں اتارنے کے لئے ہوتا ہے (۳) بچھونا طول اڑھائی گز۔ عرض سوا گز۔ یہ چارپائی پر بچھانے کے لئے ہوتا ہے (۴) دامنی طول دو گز۔ عرض سوا گز بقدر استطاعت چار گز سے سات گز تک جو محتاجوں کو دیتے ہیں۔ (۵) چادر کلاں طول تین گز۔ عرض پونے دو گز۔ جو چارپائی کو ڈھانک لیتی ہے اور گو یہ چادر پردہ کے اہتمام کی وجہ سے عورت کے جنازہ پر ڈالنا ضروری ہے۔ مگر کفن کا جزو نہیں ہے جس کا ہم رنگ کفن ہونا ضروری نہیں پردہ کے لئے کوئی بھی کپڑا کافی ہو سکتا ہے۔

۲۔ اگر جائے نماز وغیرہ کی ضرورت کبھی خیال میں آئے تو گھر کے کپڑے کارآمد ہو سکتے ہیں۔ ترکہ میت سے ضروری نہیں۔ یا کوئی عزیز اپنے مال سے خرید دے

۳۔ سامان غسل و کفن میں سے اگر کوئی چیز گھر میں موجود ہو۔ اور پاک و صاف ہو تو اس کے استعمال میں حرج نہیں۔

۴۔ یہ جو دستور ہے کہ مردہ کے استعمالی کپڑے یا برتن وغیرہ خیرات کر دیئے جاتے ہیں یہ بغیر اجازت وارثوں کے ہرگز جائز نہیں۔ اور اگر وارثوں میں کوئی نابالغ ہو تب تو اجازت دینے پر بھی ایسا کرنا جائز نہ ہوگا پہلے مال تقسیم کریں پھر بالغین اپنے حصہ میں سے جو چاہیں شریعت کے موافق ایصال ثواب کے لئے خرچ کریں۔

ضمیمہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رسالہ ہذا کی تالیف کے درمیان خیال آیا کہ جمعہ وعیدین وغیرہ کے خطبے بھی آخر میں ملحق کر دینا بہتر ہوگا تاکہ سفر وحضر میں خطبہ کی ضرورت بھی اسی کتاب سے پوری ہو سکے بناءً علیہ احقر نے ضمیمہ ہذا لکھنا ضروری جانا۔
اس ضمیمہ میں پہلے جمعہ کے دو خطبے درج کیے ہیں جن میں نمبر (۱) آیاتِ قرآنیہ پر مشتمل ہے اس کا پڑھنا عالم وحافظ اور ناظرہ خواں کے لیئے بہت آسان ہے۔ اور خطبہ نمبر (۲) احادیث شریفہ پر مشتمل ہے۔ یہ دونوں خطبے احقر کی تالیف ہیں اور دونوں جمعہ کے پہلے خطبہ کے لیے ہیں کبھی نمبر (۱) پڑھ دیں، کبھی نمبر (۲) پڑھ دیں۔

ان دونوں کے بعد نمازِ عید الفطر، نماز عید الاضحیٰ ونماز استسقاء کا پہلا خطبہ درج ہے اور یہ خطبے حضرت حکیم الامت قدس سرہٗ کی مشہور تالیف خطبات الاحکام سے قدرے حذف واضافہ کے ساتھ اخذ کیے ہیں۔ روایاتِ حدیث عموماً مشکوٰۃ شریف سے اور بعض جگہ آثار السنن سے لی ہیں۔ ان تمام خطبوں کے بعد خطبہ اخیرہ درج ہے جو جمعہ، عیدین واستسقاء کا دوسرا خطبہ ہے۔ آخر میں خطبہ نکاح بھی ہے، اور سب سے آخر میں تمام خطبوں کا ترجمہ بھی درج ہے جو ایک صاحب نے لکھدیا ہے،
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب۔

محمد عاشق الٰہی بلند شہری عفا اللہ عنہ

جمعہ کا پہلا خطبہ نمبر (۱)

مشتمل بر آیاتِ قرآنیہ از مؤلف کتاب ھٰذا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ السَّمِيْعِ الْبَصِيْرِ ○ اَلْحَمِيْدِ الْمَجِيْدِ الْعَلِيْمِ الْخَبِيْرِ ○ خَلَقَ الْخَلْقَ وَدَبَّرَ الْاَمْرَ فَمَالَهٗ مِنْ شَرِيْكٍ وَّلَا نَظِيْرٍ ○ هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاحِدُ الْاَحَدُ لَا عَوْنَ لَهٗ وَلَا نَصِيْرَ ○ هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً وَّ سَلَامًا لَّا يَنْقَطِعَانِ مَادَامَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ

خٰلِدِیْنَ ○ **اَمَّا بَعْدُ** فَیَا مَعَاشِرَ اَھْلِ
الْاِسْلَامِ وَالْاِیْمَانِ ○ اُوْصِیْکُمْ بِوَصَایَا عَظِیْمَۃِ
الشَّانِ ○ وَاَعِظُکُمْ مَوْعِظَۃً لَابُدَّ مِنْھَا لِاَھْلِ
الْاِیْقَانِ ○ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ
تُقٰتِہٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ وَاعْتَصِمُوْا
بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ
عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ
فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖ اِخْوَانًا ○ وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَ
اٰتُوا الزَّکٰوۃَ ط وَمَا تُقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِکُمْ مِّنْ خَیْرٍ
تَجِدُوْہُ عِنْدَ اللّٰہِ ○ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ
اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ وَاَوْفُوْا
بِالْعَھْدِ اِنَّ الْعَھْدَ کَانَ مَسْئُوْلًا ○ وَاَوْفُوا

الْكَيْلَ إِذَا كِلْتُمْ وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ

ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّأَحْسَنُ تَأْوِيْلًا ○ وَلَا تَقْفُ مَا

لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَالْبَصَرَ وَالْفُؤَادَ

كُلُّ أُولٰٓئِكَ كَانَ عَنْهُ مَسْئُوْلًا ○ فَإِذَا

نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ○ وَحُمِلَتِ

الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ○

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ

فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ○ وَالْمَلَكُ عَلٰٓى أَرْجَآئِهَا

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ○

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ○

فَأَمَّا مَنْ أُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ

اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ○ إِنِّيْ ظَنَنْتُ أَنِّيْ مُلٰقٍ

حِسَابِيَهْ ۝ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝ فِي

جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ قُطُوفُهَا دَانِيَةٌ ۝ كُلُوا وَاشْرَبُوا

هَنِيْۤئًا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِي الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ۝ وَاَمَّا

مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ

اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ۝ وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ۝ يٰلَيْتَهَا

كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝

هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ ۝ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۙ ۝ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا

سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ۝ اِنَّهٗ كَانَ لَا

يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ

الْمِسْكِيْنِ ۝ فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ۙ ۝ وَّ

لَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ۙ ۝ لَّا يَاْكُلُهٗۤ اِلَّا

الْخَاطِئُوْنَ ○ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ
عِلِّيِّيْنَ ○ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ○ كِتٰبٌ
مَّرْقُوْمٌ ○ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ اِنَّ
الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ○ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ ○
تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ ○ يُسْقَوْنَ
مِنْ رَّحِيْقٍ مَّخْتُوْمٍ ○ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ط وَفِيْ
ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ ○ وَمِزَاجُهٗ
مِنْ تَسْنِيْمٍ ○ عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُوْنَ ○
وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ط اِنَّ
الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ
جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ○ رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا
حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ

النَّارِ ○ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِنْ نَّسِيْنَا أَوْ
أَخْطَأْنَا ج رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا
حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا ج رَبَّنَا وَلَا
تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ج وَاعْفُ عَنَّا وقفه
وَاغْفِرْ لَنَا وقفه وَارْحَمْنَا وقفه أَنْتَ مَوْلٰنَا
فَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ○ أَقُوْلُ
قَوْلِيْ هٰذَا وَأَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ لِيْ وَلَكُمْ
وَلِسَائِرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاسْتَغْفِرُوْهُ إِنَّهٗ
هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ○

جمعہ کا پہلا خطبہ نمبر(۲)

مشتمل بر احادیثِ نبویہ از مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ فَالِقِ الْحَبِّ وَالنَّوَاتِ ○ خَالِقِ الْاَرْضِیْنَ وَالسَّمٰوٰتِ ○ مُخْرِجِ الْاَمْوَاتِ مِنَ الْاَحْیَاءِ وَمِنَ الْاَحْیَاءِ الْاَمْوَاتِ ○ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِاٰیٰتٍ بَیِّنٰتٍ ○ وَمُعْجِزَاتٍ ظَاھِرَاتٍ ○ جَعَلَہٗ رَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ وَمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ○ وَدَاعِیًا اِلَیْہِ بِاِذْنِہٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا ○ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ○ اَمَّا بَعْدُ فَیَآ اِخْوَانِیْ ھٰذَا یَوْمُ الْجُمُعَۃِ

سَيِّدُ الْاَيَّامِ وَاَعْظَمُهَا وَهُوَ اَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ
تَعَالٰى مِنْ يَّوْمِ الْاَضْحٰى وَيَوْمِ الْفِطْرِ اَكْثِرُوْا فِيْهِ
الصَّلٰوةَ عَلٰى نَبِيِّكُمُ الَّذِىْ اهْتَدَيْتُمْ بِهٖ فَاِنَّ
صَلٰوتَكُمْ مَعْرُوْضَةٌ عَلَيْهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَبَارَكَ وَسَلَّمَ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِىَ
لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ
وَذَرُوا الْبَيْعَ ؕ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ
تَعْلَمُوْنَ ○ قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ
فَعَلَيْهِ الْجُمُعَةُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اِلَّا مَرِيْضٌ اَوْ
مُسَافِرٌ اَوِ امْرَءَةٌ اَوْصَبِىٌّ اَوْمَمْلُوْكٌ فَمَنِ
اسْتَغْنٰى بِلَهْوٍ اَوْتِجَارَةٍ اِسْتَغْنَى اللّٰهُ عَنْهُ
وَاللّٰهُ غَنِىٌّ حَمِيْدٌ ○ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ

وَالسَّلَامُ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ مِنْ غَيْرِ ضَرُوْرَةٍ
كُتِبَ مُنَافِقًا فِي كِتَابٍ لَا يُمْحٰى وَلَا يُبَدَّلُ ○
اَلَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَحَافِظُوْا عَلَى الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ ○
وَوَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ○ وَلَا
تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا
وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَنَافَسُوْا وَكُوْنُوْا
عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا ○ وَاِيَّاكُمْ وَالْحَسَدَ فَاِنَّ
الْحَسَدَ يَاْكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاْكُلُ النَّارُ
الْحَطَبَ ○ وَاِيَّاكُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَيْنِ فَاِنَّهَا
الْحَالِقَةُ ○ اَلَا اِنَّ الدُّنْيَا عَرَضٌ حَاضِرٌ يَّاْكُلُ
مِنْهُ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ ○ اَلَا وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ اَجَلٌ
صَادِقٌ وَيَقْضِيْ فِيْهَا مَلِكٌ قَادِرٌ ○ اَلَا وَاِنَّ
الْخَيْرَ كُلَّهٗ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي الْجَنَّةِ ○ اَلَا وَاِنَّ الشَّرَّ

كُلَّهُ بِحَذَافِيْرِهٖ فِي النَّارِ ○ اَلَا فَاعْمَلُوْا وَاَنْتُمْ
مِّنَ اللّٰهِ عَلٰى حَذَرٍ ○ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّكُمْ مَعْرُوْضُوْنَ
عَلٰٓى اَعْمَالِكُمْ فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا
يَّرَهٗ ○ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ ○
وَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ الْاٰخِرَةِ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنْ اَبْنَآءِ
الدُّنْيَا فَاِنَّ كُلَّ اُمٍّ يَّتْبَعُهَا وَلَدُهَا ○ قَالَ ابْنُ
عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ تَعَالٰى
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَعْضِ جَسَدِيْ
فَقَالَ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَاَنَّكَ غَرِيْبٌ اَوْ عَابِرُ
سَبِيْلٍ وَّعُدَّ نَفْسَكَ فِيْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ ○ وَجَآءَ
رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَقَالَ عِظْنِيْ وَاَوْجِزْ فَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
اِذَا قُمْتَ فِيْ صَلٰوتِكَ فَصَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ

وَلَا تَكَلَّمْ بِكَلَامٍ تَعْتَذِرُ مِنْهُ غَدًا وَاَجْمِعِ الْاِيَاسَ
مِمَّا فِيْ اَيْدِي النَّاسِ ○ وَرَوٰى اَبُوْهُرَيْرَةَ
رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَّاْخُذُ عَنِّيْ
هٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ فَيَعْمَلُ بِهِنَّ اَوْ يُعَلِّمُ مَنْ يَّعْمَلُ
بِهِنَّ قُلْتُ اَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَخَذَ بِيَدِيْ فَعَدَّ
خَمْسًا فَقَالَ اتَّقِ الْمَحَارِمَ تَكُنْ اَعْبَدَ النَّاسِ
وَارْضَ بِمَا قَسَمَ اللّٰهُ لَكَ تَكُنْ اَغْنَى النَّاسِ
وَاَحْسِنْ اِلٰى جَارِكَ تَكُنْ مُؤْمِنًا وَاَحِبَّ لِلنَّاسِ
مَا تُحِبُّ لِنَفْسِكَ تَكُنْ مُسْلِمًا وَلَا تُكْثِرِ الضِّحْكَ
فَاِنَّ كَثْرَةَ الضِّحْكِ يُمِيْتُ الْقَلْبَ ○ وَ
قَالَ رَجُلٌ يَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ
قَدْ كَثُرَتْ عَلَيَّ فَاَخْبِرْنِيْ بِشَيْءٍ اَتَشَبَّثُ بِهٖ

قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ لِسَانُكَ رَطْبًا مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ ۔ اَلَا فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ○ اَللّٰهُمَّ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ○ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا وَاجْعَلْ ثَارَنَا عَلٰى مَنْ ظَلَمَنَا وَانْصُرْنَا عَلٰى مَنْ عَادَانَا وَلَا تَجْعَلْ مُصِيْبَتَنَا فِيْ دِيْنِنَا وَلَا تَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا وَلَا مَبْلَغَ عِلْمِنَا وَلَا تُسَلِّطْ عَلَيْنَا مَنْ لَّا يَرْحَمُنَا ○ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ○ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ

فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ○

عیدالفطر کا پہلا خطبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الْمُنْعِمِ الدَّيَّانِ ○ ذِى الْفَضْلِ وَالْجُوْدِ وَالْاِحْسَانِ ○ ذِى الْكَرَمِ وَالْمَغْفِرَةِ وَالْاِمْتِنَانِ ○ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهُ الَّذِيْ اُرْسِلَ حِيْنَ شَاعَ الْكُفْرُ فِى الْبُلْدَانِ ○

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحٰبِهٖ مَا لَمَعَ
الْقَمَرَانِ ○ وَتَعَاقَبَ الْمَلَوَانِ ○ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ **اَمَّا بَعْدُ**
فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدٍ لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ
فِيْهِ عَوَائِدُ الْاِحْسَانِ ○ مِنْ نَيْلِ
الدَّرَجَاتِ وَالْعَفْوِ وَالْغُفْرَانِ ○ وَسَنَّ
لَكُمْ سَيِّدُ الْاِنْسِ وَالْجَانِّ ○ (صَلَّى اللّٰهُ
تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) بِاَقْوَالِهٖ وَاَفْعَالِهِ الْمَرْضِيَّةِ
الْمَحْبُوْبَةِ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ ○ سُنَنًا فَازَ فِي
الْاٰخِرَةِ مَنْ تَمَسَّكَ بِهَا مِنْ اَهْلِ الْاِيْمَانِ ○
اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○ فَكَانَ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَغْدُ وْا یَوْمَ
الْفِطْرِ حَتّٰی یَاْکُلَ تَمَرَاتٍ وَیَاْکُلُھُنَّ وِتْرًا وَ
کَانَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ
غَیْرِہٖ وَکَانَ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ اِذَا خَرَجَ
یَوْمَ الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی اَتَی الْمُصَلّٰی فَاَوَّلُ شَیْءٍ
یَبْدَاُ بِہِ الصَّلٰوۃُ ثُمَّ یَنْصَرِفُ فَیَقُوْمُ مُقَابِلَ
النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوْسٌ عَلٰی صُفُوْفِہِمْ فَیَعِظُھُمْ
وَیُوْصِیْھِمْ وَیَاْمُرُھُمْ وَاِنْ کَانَ یُرِیْدُ اَنْ
یَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَہٗ اَوْ یَاْمُرُ شَیْئًا اَمَرَ بِہٖ ثُمَّ
یَنْصَرِفُ ○ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ
اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ
وَفَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ طُھْرَ الصِّیَامِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ

وَطُعْمَةً لِّلْمَسَاكِيْنَ وَرَوٰى عَمْرُوْبْنُ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ
عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ مُنَادِيًا فِيْ فِجَاجِ مَكَّةَ اَلَا اَنَّ صَدَقَةَ الْفِطْرِ
وَاجِبَةٌ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ
صَغِيْرٍ اَوْ كَبِيْرٍ مُدَّانِ مِنْ قَمْحٍ اَوْ سِوَاهُ اَوْ صَاعٌ
مِّنْ طَعَامٍ اَلَا فَاَخْرِجُوْا هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ
اَمْوَالِكُمْ بِطِيْبِ اَنْفُسِكُمْ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ
الْحَمْدُ وَصُوْمُوْا فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ سِتَّةَ صِيَامٍ
فَاِنَّ لَهَا فَضْلًا عَظِيْمًا وَّثَوَابًا جَزِيْلًا ۔ فَقَدْ
رَوٰى اَبُوْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ
تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَ

بِستًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ ⁂ وَاتَّقُوا
اللّٰهَ وَاعْبُدُوهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهٖ شَيْئًا وَّحَافِظُوا
عَلَى الْجُمُعَةِ وَالْجَمَاعَةِ ؕ وَوَطِّنُوا اَنْفُسَكُمْ عَلَى
السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ ؕ وَتَزَوَّدُوا لِاٰخِرَتِكُمْ مِّنْ دُنْيَاكُمْ
وَمِنْ حَيٰوتِكُمْ لِمَوْتِكُمْ وَمِنْ شَبَابِكُمْ لِكِبَرِكُمْ
وَمِنْ صِحَّتِكُمْ لِسُقْمِكُمْ ⁂ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا كَانَ
يَوْمُ عِيْدِهِمْ يَعْنِيْ يَوْمَ فِطْرِهِمْ بَاهٰى بِهِمْ
مَلٰٓئِكَتَهٗ فَقَالَ يَا مَلٰٓئِكَتِيْ مَا جَزَآءُ اَجِيْرٍ
وَفّٰى عَمَلَهٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَآؤُهٗ اَنْ يُّوَفّٰى اَجْرَهٗ
قَالَ مَلٰٓئِكَتِيْ عَبِيْدِيْ وَاِمَائِيْ قَضَوْا فَرِيْضَتِيْ
عَلَيْهِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا يَعُجُّوْنَ اِلَى الدُّعَاءِ وَعِزَّتِيْ

وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ
لَاُجِیْبَنَّهُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا قَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ
وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنٰاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ
مَغْفُوْرًا لَّهُمْ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ شَهْرُ
رَمَضَانَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ فِیْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًی
لِّلنَّاسِ وَبَیِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰی وَالْفُرْقَانِ ۚ
فَمَنْ شَهِدَ مِنْکُمُ الشَّهْرَ فَلْیَصُمْهُ ۖ وَ
مَنْ کَانَ مَرِیْضًا اَوْ عَلٰی سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ
اَیَّامٍ اُخَرَ ۖ یُرِیْدُ اللّٰهُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ
بِکُمُ الْعُسْرَ ۖ وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰهَ
عَلٰی مَا هَدٰىکُمْ وَلَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ ○

عید الاضحیٰ کا پہلا خطبہ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
الَّذِىْ لَوْلَا لُطْفُهٗ مَا اهْتَدَيْنَا وَلَوْلَا فَضْلُهٗ
مَا تَصَدَّقْنَا وَلَا صَلَّيْنَا ۝ وَلَا صُمْنَا وَلَا
ضَحَّيْنَا ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ۝ وَ
نَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهُ الَّذِىْ اُنْزِلَتْ بِهِ السَّكِيْنَةُ عَلَيْنَا ۝
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ
الَّذِيْنَ شَهِدُوْا بَدْرًا وَّحُنَيْنًا ۝ اَللّٰهُ اَكْبَرُ

اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ؕ **اَمَّا بَعْدُ** فَاعْلَمُوْٓا
اَنَّ يَوْمَكُمْ هٰذَا يَوْمُ عِيْدِ الْاُضْحِيَّةِ ۝ اَمَرَكُمْ
بِهَا خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۝ فَقَدْ قَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَّوْمَ النَّحْرِ
اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهٗ لَيَاْتِيْ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَ
اِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ
بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ
وَالسَّلَامُ مَنْ وَّجَدَ سِعَةً لِاَنْ يُّضَحِّيَ فَلَمْ
يُضَحِّ فَلَا يَحْضُرْ مُصَلَّانَا[1] اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

---

[1] خطبات الاحکام بحوالہ حاکم ۱۲

وَرَوٰى زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ
قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِىُّ قَالَ
سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالُوْا
فَمَا لَنَا فِيْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ
قَالُوْا فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُلِّ شَعْرَةٍ
مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ ○ وَرَوٰى ابْنُ عُمَرَ
رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشَرَ سِنِيْنَ يُضَحِّىْ
وَعَنْهُ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى وَعَنْ جَابِرٍ
رَّضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَّالْجَزُوْرُ عَنْ

سَبْعَةٍ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مَنْ ذَبَحَ
قَبْلَ اَنْ يُّصَلِّيَ فَلْيَذْبَحْ مَكَانَهَا اُخْرٰى ؛ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○ وَسُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا
فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ظَلْعُهَا
وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا
وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ وَعَنْ عَلِيٍّ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ نَّسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَّا نُضَحِّيَ
بِمُقَابَلَةٍ وَّلَا مُدَابَرَةٍ وَّلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ
وَمِنَ السُّنَّةِ مَا رَوٰى بُرَيْدَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَخْرُجُ

يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَطْعَمَ وَكَانَ لَا يَأْكُلُ يَوْمَ النَّحْرِ
شَيْئًا حَتّٰى يَرْجِعَ فَيَأْكُلَ مِنْ اُضْحِيَّتِهٖ وَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَّامُ
التَّشْرِيْقِ اَيَّامُ اَكْلٍ وَّشُرْبٍ وَّذِكْرِ اللّٰهِ اَللّٰهُ
اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ
اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ ○ وَمِنْ اَحْكَامِ هٰذِهِ
الْاَيَّامِ تَكْبِيْرُ التَّشْرِيْقِ فَرُوِيَ عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ
اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهٗ كَانَ يُكَبِّرُ بَعْدَ صَلٰوةِ
الْفَجْرِ يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ اٰخِرِ
اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَيُكَبِّرُ بَعْدَ الْعَصْرِ وَكَانَ
عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رض يُكَبِّرُ مِنْ صَلٰوةِ الْفَجْرِ
يَوْمَ عَرَفَةَ اِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ مِنْ يَوْمِ النَّحْرِ
يَقُوْلُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَا دِمَآؤُھَا وَلٰکِنْ یَّنَالُہُ التَّقْوٰی مِنْکُمْ کَذٰلِکَ سَخَّرَھَا لَکُمْ لِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِیْنَ ○

استسقا کا پہلا خطبہ

از خطبات الاحکام

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ قَالَ فِیْ کِتَابِہٖ وَھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بُشْرًا بَیْنَ یَدَیْ رَحْمَتِہٖ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً طَھُوْرًا ○ لِنُحْیِیَ بِہٖ بَلْدَۃً مَّیْتًا وَّنُسْقِیَہٗ مِمَّا خَلَقْنَآ اَنْعَامًا وَّ

اَنَاسِیَّ کَثِیْرًا ○ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا
وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہُ الَّذِیْ کَانَ
یُسْتَسْقَی الْغَمَامُ بِوَجْھِہٖ ○ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہِ الَّذِیْنَ وَصَلُوْا مِنَ الدِّیْنِ
اِلٰی کُنْھِہٖ ○ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا ○
اَمَّا بَعْدُ فَیٰٓاَیُّھَا الْمُسْلِمُوْنَ اِنَّکُمْ
شَکَوْتُمْ جَدْبَ دِیَارِکُمْ وَاسْتِیْخَارَ الْمَطَرِ
عَنْ اِبَّانِ زَمَانِہٖ عَنْکُمْ ○ وَقَدْ اَمَرَکُمُ
اللّٰہُ اَنْ تَدْعُوْہُ وَوَعَدَکُمْ اَنْ یَّسْتَجِیْبَ
لَکُمْ ○ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِیْمِ ○ مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ ○ لَآ اِلٰہَ اِلَّا
اللّٰہُ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ○ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ اللّٰہُ

لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ

-------- اَنْتَ الْغَنِيُّ وَنَحْنُ الْفُقَرَآءُ ○ اَنْزِلْ
عَلَيْنَا الْغَيْثَ وَاجْعَلْ مَآ اَنْزَلْتَ لَنَا قُوَّةً وَّ
بَلَاغًا اِلٰى حِيْنٍ ○ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا مُّغِيْثًا
مَّرِيْئًا مَّرِيْعًا نَّافِعًا غَيْرَ ضَآرٍّ عَاجِلًا غَيْرَ اٰجِلٍ
اَللّٰهُمَّ اسْقِ عِبَادَكَ وَبَهِيْمَتَكَ وَانْشُرْ رَحْمَتَكَ
وَاَحْيِ بَلَدَكَ الْمَيِّتَ ○ اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا غَيْثًا
مُّغِيْثًا مَّرِيْعًا غَدَقًا مُّجَلِّلًا عَامًّا طَبَقًا سَحًّا دَآئِمًا
اَللّٰهُمَّ اسْقِنَا الْغَيْثَ وَلَا تَجْعَلْنَا مِنَ الْقَانِطِيْنَ ○
اَللّٰهُمَّ اِنَّ بِالْعِبَادِ وَالْبِلَادِ وَالْبَهَآئِمِ وَالْخَلْقِ
مِنَ اللَّاْوَآءِ وَالْجُهْدِ وَالضَّنْكِ مَا لَا نَشْكُوْهُ
اِلَّآ اِلَيْكَ ○ اَللّٰهُمَّ اَنْبِتْ لَنَا الزَّرْعَ وَ
وَاَدِرَّ لَنَا الضَّرْعَ ؛ وَاسْقِنَا مِنْ بَرَكَاتِ
الْاَرْضِ ○ اَللّٰهُمَّ ارْفَعْ عَنَّا الْجُهْدَ وَالْجُوْعَ

وَالْعُزّٰى وَاكْشِفْ عَنَّا مِنَ الْبَلَآءِ مَا لَا يَكْشِفُهٗ
غَيْرُكَ ○ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْتَغْفِرُكَ اِنَّكَ كُنْتَ
غَفَّارًا ○ فَاَرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْنَا مِدْرَارًا ○
اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ○ وَهُوَ
الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَیَنْشُرُ
رَحْمَتَهٗ ؕ وَهُوَ الْوَلِیُّ الْحَمِیْدُ ○

خطبۂ ثانیہ

یعنی خطبۂ جمعہ وخطبۂ عیدین اور خطبۂ استسقا کا
آخری خطبہ جو بیچ میں بیٹھ کر کھڑے ہو کر پڑھا جاتا ہے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَ
نُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ
شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ

يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ
لَهٗ ؁ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ
لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَسَنَدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ
رَسُوْلُهُ الَّذِیْ اُرْسِلَ اِلٰى كَآفَّةِ النَّاسِ بَشِيْرًا
وَّنَذِيْرًا ○ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا
مُّنِيْرًا ○ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَ
صَحْبِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ○
اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ
وَرَسُوْلِكَ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ○ وَ
سَيِّدِ الْخَلَآئِقِ اَجْمَعِيْنَ ○ وَعَلٰٓى اٰلِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ
الطَّاهِرَاتِ وَبَنَاتِهِ الطَّيِّبَاتِ ○ وَاَصْحَابِهٖ
الْحُمَاتِ لِدِيْنِ اللّٰهِ وَالدُّعَاتِ ○ وَخُلَفَآئِهِ الَّذِيْنَ
اَقَامُوا الدِّيْنَ وَاَيَّدُوْا اَحْكَامَهٗ ○ وَشَيَّدُوْا

بُنْيَانَهٗ وَرَفَعُوْٓا اَعْلَامَهٗ ○ خُصُوْصًا عَلٰٓی اَفْضَلِهِمْ

وَاَوَّلِهِمْ اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا اَبِیْ بَکْرِ

نِ الصِّدِّیْقِ ○ اَلَّذِیْ سَبَقَ النَّاسَ اِلَی الْاِیْمَانِ

وَالتَّصْدِیْقِ ○ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ ؛ وَ

عَلٰٓی اَشَدِّهِمْ فِیْٓ اَمْرِ اللّٰهِ اَلَّذِیْ نَطَقَ بِالصِّدْقِ

وَالصَّوَابِ ○ وَوَافَقَ رَاْیُهُ الْوَحْیَ وَالْکِتَابَ ○

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ○

رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ؛ وَعَلٰی مَنْ جَمَعَ اٰیَاتِ

الْقُرْاٰنِ ○ وَکَمَلَ فِی الْحَیَآءِ وَالْاِیْمَانِ ○

اَمِیْرِ الْمُؤْمِنِیْنَ سَیِّدِنَا ذِی النُّوْرَیْنِ عُثْمَانَ

ابْنِ عَفَّانَ ○ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ ؛ وَعَلٰی

مَنِ اشْتَهَرَ فِی الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ ○ بَابِ

الْعُلُوْمِ وَالْحِکَمِ اَسَدِ اللّٰهِ الْغَالِبِ ○ اَمِیْرِ

الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدِنَا عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ ○ كَرَّمَ
اللهُ وَجْهَهٗ وَرَضِیَ عَنْهُ ؛ وَعَلٰی زَوْجَتِهِ
الْبَتُوْلِ ○ بِضْعَةِ الرَّسُوْلِ ○ سَيِّدَةِ نِسَآءِ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطِمَةَ الزَّهْرَآءِ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی
عَنْهَا وَصَلّٰی عَلٰٓی اَبِیْهَا وَعَلٰی وَلَدَيْهِمَا النَّيِّرَيْنِ
الْاَزْهَرَيْنِ الْاَنْوَرَيْنِ ○ رَيْحَانَتَیْ سَيِّدِ
الْكَوْنَيْنِ ○ سَيِّدِنَا اَبِیْ مُحَمَّدِ نِ الْحَسَنِ وَ
سَيِّدِنَا اَبِیْ عَبْدِ اللهِ الْحُسَيْنِ ○ رَضِیَ اللهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا ؛ وَعَلٰی عَمَّیِ النَّبِیِّ الْمُكَرَّمِيْنِ
عِنْدَ اللهِ وَعِنْدَ النَّاسِ ○ سَيِّدِنَا اَبِیْ عُمَارَةَ
حَمْزَةَ وَسَيِّدِنَا اَبِی الْفَضْلِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللهُ
تَعَالٰی عَنْهُمَا ؛ وَعَلٰی سَآئِرِ الصَّحَابَةِ مِنَ الْمُهٰجِرِيْنَ
وَالْاَنْصَارِ ○ وَالتَّابِعِيْنَ الْاَخْيَارِ الْاَبْرَارِ ○

عَلَيْهِمُ الرَّحْمَةُ وَالرِّضْوَانُ مِنَ اللّٰهِ الْكَرِيْمِ
الْغَفَّارِ ○ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا
مِّنْ بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَ
مَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ ○ اَللّٰهُمَّ
اَيِّدِ الْاِسْلَامَ وَالْمُسْلِمِيْنَ بِالْاِمَامِ الْعَادِلِ
وَالْخَيْرِ وَالطَّاعَاتِ وَاتِّبَاعِ سُنَنِ سَيِّدِ
الْمَوْجُوْدَاتِ ○ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ كَلِمَةَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوا السُّفْلٰى ○ وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا
اَللّٰهُمَّ انْصُرْ مَنْ نَّصَرَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ وَاخْذُلْ مَنْ
خَذَلَ دِيْنَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا
تَجْعَلْنَا مِنْهُمْ ○ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا

الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ وَلَا تَجْعَلْ فِيْ قُلُوْبِنَا غِلًّا لِّلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا رَبَّنَآ اِنَّكَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ○ عِبَادَ اللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ○ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْكُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَتِهٖ فَاِنَّهٗ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ○

خطبۂ نکاح

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ

فَلَا هَادِیَ لَهٗ ؕ وَاَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ
اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ؕ صَلَّی اللّٰهُ
تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا ؕ یٰۤاَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقٰتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ
اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا
رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ
مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا کَثِیْرًا وَّنِسَآءً ؕ وَ
اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ ؕ
اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْکُمْ رَقِیْبًا ○ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَقُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ○ یُّصْلِحْ
لَکُمْ اَعْمَالَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَمَنْ یُّطِعِ اللّٰهَ
وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِیْمًا ○

ترجمہ خطبۂ جمعہ نمبر (۱)

سب تعریف اللہ کے لیے خاص ہے جو سننے والا دیکھنے والا ہے۔ تعریف کے قابل ہے بزرگی والا ہے جاننے والا ہے باخبر ہے۔ اس نے مخلوق کو پیدا فرمایا اور ہر کام کی تدبیر کی، سو اُس کا کوئی نہ ساجھی ہے نہ مثل ہے۔ وہ زندہ ہے قائم رکھنے والا ہے ایک ہے تنہا ہے نہ اس کا کوئی مددگار ہے اور نہ معاون ہے۔ اللہ وہی ہے جس نے اَن پڑھوں میں اُن ہی میں سے ایک رسول بھیجا جو اُن پر اُس کی آیتیں پڑھتا ہے، اور اُن کو پاک بناتا ہے اور ان کو کتاب اور حکمت سکھاتا ہے اگرچہ وہ لوگ پہلے کھلی ہوئی گمراہی میں تھے۔ اس رسول پر اور اس کی آل واصحاب پر اللہ تعالےٰ اپنا درود بھیجے اور سلام جو اُس وقت تک رہے جب تک اہلِ جنت و اہلِ دوزخ اپنی اپنی جگہ ہمیشہ رہیں۔ **امابعد**، اے مسلمانو! میں تم کو بڑی وصیت اور ضروری نصیحت کرتا ہوں۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو جیسا ڈرنے کا حق ہے اور مت جان دو مگر اس حال میں کہ تم مسلمان ہو۔ اور مضبوط پکڑو اللہ تعالےٰ کی رسی کو اکٹھے ہو کر اور مت متفرق ہو۔ اور یاد کرو اللہ کا انعام جو تم پر ہوا جب کہ تم دشمن تھے۔ پس اللہ تعالیٰ نے الفت ڈال دی تمہارے دلوں میں سو ہو گئے تم اللہ تعالیٰ کے (فضل و) انعام سے بھائی بھائی۔ اور قائم رکھو نماز اور دو زکوٰۃ۔ اور جو بھلائی اپنی ذات کے لیے آگے بھیجو گے اسے اللہ کے ہاں پالو گے

اور مت پاس جاؤ یتیم کے مال کے مگر ایسے طریقہ سے جو کہ بہتر ہے ...
یہاں تک کہ وہ اپنی جوانی کو پہونچ جائے۔ اور عہد پورا کرو بے شک
عہد کی بازپرس ہوگی۔ اور پورا ناپو جب ناپ کر دو۔ اور تولو ٹھیک
ترازو سے۔ یہ بہتر ہے اور انجام کے اعتبار سے اچھا ہے۔ اور مت درپے ہو
اس چیز کے کہ جس کا تجھے علم نہ ہو۔ یقیناً کان اور آنکھ اور دل ان سب کی
پوچھ ہوگی۔ پھر جب پھونکا جائے گا یکبارگی پھونکنا اور زمین اور پہاڑ
اٹھائے جائیں گے تو دونوں ایک ہی دفعہ ریزہ ریزہ کر دیے جائیں گے۔
پس اُس دن ہو پڑے گی ہونے والی (یعنی قیامت) اور پھٹ جائے گا
آسمان پس وہ اس دن بالکل کمزور ہوگا اور فرشتے اس کے کناروں پر
ہوں گے اور اٹھائیں گے تیرے رب کے عرش کو اپنے اوپر اُس دن
آٹھ (فرشتے)۔ اُس روز تم پیش کیے جاؤ گے نہ پوشیدہ رہے گی تمہاری
کوئی چھپی بات۔ سو بہرحال جس شخص کا اعمال نامہ اُس کے داہنے ہاتھ میں
دیا جائے گا تو وہ کہے گا لو پڑھو میرا اعمال نامہ۔ بے شک میں یقین رکھتا
تھا کہ میں پانے والا ہوں اپنا حساب۔ پس وہ پسندیدہ زندگی میں ہوگا۔
بہشت بریں میں ہوگا جس کے میوے جھکے ہوں گے۔ کھاؤ پیو مبارکی
کے ساتھ بعوض اُن اعمال کے جو کر چکے ہو گذشتہ ایام میں۔ اور
بہرحال جس شخص کا اعمال نامہ اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا تو وہ
کہے گا کاش کہ مجھے نہ دیا جاتا اعمال نامہ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب
کیا ہے کاش کہ وہ موت فیصلہ کرنے والی ہوتی۔ میرے کام نہ آیا میرا

مال۔ جاتی رہی مجھ سے میری سلطنت۔ اس کو پکڑو۔ پس طوق پہناؤ
پھر اسے دوزخ میں داخل کر دو۔ پھر زنجیر میں اس کو داخل کر دو جس کی
پیمائش ستر ہاتھ ہے۔ کیونکہ یہ یقین نہ رکھتا تھا خدائے بزرگ پر۔ اور
نہ ترغیب دیتا تھا مسکین کے کھانے کی۔ سو نہیں ہے اس کے لیے آج
یہاں کوئی دوست۔ اور نہ کھانا مگر زخموں کے دھوون سے۔ نہیں
کھائیں گے اُسے مگر گنہگار۔

---------- بے شک نیکوں کا اعمال نامہ البتہ علیین میں
ہے۔ اور کیا آپ کو معلوم ہے کہ علیّون کیا ہے؟ ایک لکھا ہوا دفتر ہے
اس کے پاس حاضر ہوتے ہیں مقرب فرشتے۔ واقعی نیک لوگ البتہ
نعمتوں میں ہوں گے۔ تختوں پر دیکھتے ہوں گے۔ اے مخاطب! تو
پہچانے گا اُن کے چہروں پر نعمت کی تازگی۔ پلائے جائیں گے سربمہر
خالص شراب سے۔ اس کی مہر مشک کی ہوگی۔ اور اس میں چاہیے کہ
رغبت کرنے والے رغبت کریں۔ اور اس کی ملونی تسنیم سے ہوگی۔
(یعنی) ایک ایسا چشمہ جس سے پییں گے مقرب بندے۔ اور تمہارے
پروردگار نے فرمایا کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کروں گا۔
یقیناً جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری بندگی سے وہ عن قریب داخل ہوں گے
جہنم میں ذلیل ہو کر۔

اے ہمارے پروردگار عطا فرمائیے ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت
میں بھلائی اور بچائیے ہم کو آگ کے عذاب سے۔ اے ہمارے پروردگار

نہ دارو گیر فرمائیو ہم پر اگر ہم بھول جائیں یا چُوک جائیں۔ اے ہمارے رب اور نہ رکھیے ہم پر بوجھ جیسا کہ رکھا آپ نے اُن لوگوں پر جو ہم سے پہلے تھے۔ اے ہمارے رب اور نہ اٹھوائیے ہم سے وہ چیز کہ نہیں طاقت ہمیں اُس کی۔ اور درگذر کیجیے ہم سے۔ اور بخش دیجیے ہم کو۔ اور رحم کیجیے ہم پر۔ آپ ہمارے کارساز ہیں۔ سو ہماری مدد کیجیے کافر قوم پر۔

میں اپنی یہ بات کہہ کر بس کرتا ہوں اور اللہ سے اپنے لیے اور تمہارے لیے اور تمام مسلمانوں کے لیے استغفار کرتا ہوں تم (بھی) مغفرت طلب کرو بیشک وہ غفور رحیم ہے۔

ترجمہ خطبہ جمعہ نمبر (۲)

سب تعریف اللہ تعالےٰ کے لیے ہے جو پھاڑنے والا ہے دانہ اور گٹھلی کا۔ پیدا کرنے والا ہے زمینوں اور آسمانوں کا۔ نکالنے والا ہے مُردوں کو زندوں سے اور زندوں سے مُردوں کو۔ اس نے بھیجا اپنا رسول واضح دلائل اور ظاہر معجزات کے ساتھ۔ اور بنایا رحمت ان کو تمام جہان والوں کیلئے اور خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والا اور روشن چراغ۔ اللہ تعالےٰ رحمت بھیجیں آپؐ پر اور آپؐ کی آل و صحابہ پر اور بہت بہت سلام۔

امابعد، اے میرے بھائیو! یہ جمعہ کا دن ہے جو تمام دنوں کا

سردار اور ان سے زیادہ باعظمت ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ عظمت والا ہے قربانی اور فطر کے دن سے۔ زیادہ پڑھا کرو اس میں درود اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم پر جن کے طفیل تم نے ہدایت پائی کیونکہ درود شریف آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا جاتا ہے۔

اے ایمان والو! جب اذان دی جائے نماز کے لیے جمعہ کے دن تو جلدی کیا کرو اللہ کی یاد (نماز و خطبہ) کی طرف اور چھوڑ دیا کرو خرید و فروخت۔ یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ تعالےٰ پر اور یوم آخرت پر تو اس پر جمعہ کے دن لازم ہے (نماز) جمعہ مگر بیمار یا مسافر یا عورت یا بچہ یا مملوک اس سے مستثنیٰ ہیں پس جو شخص (نماز سے) بے نیاز ہوا کھیل یا تجارت کی وجہ سے اس سے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہوگا اور حق تعالیٰ بے نیاز قابل ستائش ہے۔

اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے جمعہ بدون ضرورت (شرعیہ) کے لکھا جاتا ہے منافق ایسی کتاب میں جو نہ مٹائی جاتی ہے اور نہ بدلی جاتی ہے۔ خبردار! سو ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور محافظت کرو جمعہ اور جماعت کی اور آمادہ کرو اپنے نفسوں کو قبول و طاعت پر اور نہ (بلا وجہ دوسروں کے حالات کی) تحقیق و تفتیش کرو اور نہ سرگوشی کرو۔ اور نہ آپس میں ایک دوسرے سے حسد کرو۔ اور نہ ایک دوسرے سے بغض رکھو اور نہ باہمی قطع تعلقات کرو۔ اور نہ (دنیاوی

چیزوں میں) مقابلہ کرو۔ اور ہو جاؤ خدا کے بندے بھائی بھائی۔ اور بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کھاتا ہے نیکیوں کو جیسا کہ آگ کھاتی ہے لکڑی کو۔ اور بچو تم باہمی فساد سے کیونکہ یہ (خصلت) مونڈنے والی ہے (دین کو) خبردار! بلاشبہ دنیا نقد سامان ہے جس سے نیک و بد کھاتا ہے۔ خبردار! بے شک آخرت سچی میعاد ہے اور اس میں قدرت والے بادشاہ (یعنی اللہ تعالیٰ) فیصلہ فرمائیں گے۔ خبردار! یقیناً خیر بتمامہ بہشت میں ہے۔ خبردار! یقیناً شر بالکلیہ دوزخ میں ہے۔ خبردار! پس عمل کرو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہوئے اور یقین رکھو کہ تمہارے عمل تم پر پیش کیے جائیں گے۔ سو جو شخص کرے گا ذرہ برابر نیکی وہ اس کو دیکھ لے گا۔ اور جو شخص کرے گا ذرہ برابر بدی وہ اسے دیکھ لے گا۔ ہو جاؤ تم آخرت کے بیٹے (یعنی اس کے طالب) اور مت بنو تم دنیا کے بیٹے۔ کیونکہ ہر ماں کے پیچھے اس کی اولاد لگتی ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے جسم کا ایک حصہ (مراد کندھا ہے) پکڑا اور فرمایا کہ تو دنیا میں رہ گویا کہ تو مسافر بلکہ راستہ طے کرنے والا ہے اور شمار کر اپنے کو مُردوں میں۔

اور ایک آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا کہ مجھے نصیحت کیجیے اور مختصر فرمائیے۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب تو اپنی نماز کے لیے کھڑا ہو تو نماز پڑھ (سب ماسوی اللہ کو) چھوڑنے والے کی نماز۔ اور ایسی

بات مت کہہ جس کی کل عذر خواہی کرنی پڑے ۔ اور پختہ ارادہ کرلے اس چیز سے مایوسی کا جو لوگوں کے پاس ہو ۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت فرمائی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کون شخص ہے جو لے مجھ سے یہ کلمے اور ان پر عمل کرے یا اس شخص کو تعلیم دے جو ان پر عمل کرے (حضرت ابوہریرہ رض فرماتے ہیں کہ) میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں لیتا ہوں ۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑا اور پانچ باتیں شمار کیں ۔ بس فرمایا کہ حرام چیزوں سے پرہیز کر تو تمام لوگوں سے زیادہ عبادت گذار ہوگا ۔ اور راضی رہ اس پر جو خدا نے تیرے نصیب میں بانٹ دیا تو تمام لوگوں سے زیادہ غنی ہوگا ۔ اور بھلائی کر اپنے ہمسایہ سے تو (کامل) ایمان دار ہوگا ۔ اور پسند کر لوگوں کے واسطے جو کچھ کہ تو اپنے لیے پسند کرتا ہے تو (کامل) مسلمان ہوگا ۔ اور زیادہ مت ہنس کیونکہ زیادہ ہنسی دل کو مردہ بنادیتی ہے ۔

اور ایک آدمی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ؐ بے شک اسلام کے احکام مجھ پر زیادہ ہوگئے ہیں ۔ سو مجھے ایسی چیز ارشاد فرمائیے کہ میں اس سے چمٹا رہوں ۔ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیری زبان ہمیشہ یاد الٰہی میں تر و تازہ رہے ۔ خبردار ! اللہ تعالیٰ کو بہت یاد کرو اور اس کی پاکی بیان کرو صبح و شام ۔ الٰہی عطا فرما ہمیں دنیا میں بھلائی اور آخرت میں بھی بھلائی اور بچا ہم کو دوزخ کے عذاب سے ۔ الٰہی ! ہمیں زیادہ کیجیے اور گھٹائیے مت اور ہمیں عزت دیجیے اور خوار نہ کیجیے

اور ہمیں عطیہ دیجیے اور محروم نہ فرمائیے اور ہم کو ترجیح دیجیے اور ہم پر (کسی کو) ترجیح نہ دیجیے اور ہمیں خوش رکھیے اور ہم سے خوش رہیے۔ اور ہمارا انتقام لیجیے اس سے جو ہم پر ظلم کرے اور ہمیں غلبہ دیجیے اس پر جو ہم سے دشمنی کرے۔ اور مت کیجیے ہماری مصیبت ہمارے دین کے بارے میں اور دنیا کو ہمارا مقصود اعظم، اور ہمارے علم کی انتہا، اور ہماری رغبت کی آخری حد نہ بنائیے۔ اور نہ مسلط فرمائیے ہم پر اس کو جو ہم پر رحم نہ کرے۔ پناہ مانگتا ہوں اللہ تعالےٰ کی مردود شیطان سے اور جب پوچھیں میرے بندے آپ سے میرے متعلق تو فرما دیجیے کہ) میں قریب ہوں قبول کرتا ہوں درخواست پکارنے والے کی جب کہ وہ مجھے پکارے پس چاہیے کہ وہ میرے احکام قبول کریں اور چاہیے کہ مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ ہدایت پائیں ؛

ترجمہ خطبہ عید الفطر

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں کوئی معبود مگر اللہ۔ اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے حمد ہے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو انعام دینے والا، خوب بدلہ دینے والا ہے۔ فضل اور سخا، والا اور خوبی کا برتاؤ کرنے والا اور کرم و مغفرت اور احسان والا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے

کوئی معبود سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں ہے کوئی معبود سوا اللہ کے جو ایک ہے۔ نہیں اس کا کوئی شریک۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو ایسے وقت مبعوث ہوئے جب کہ شہروں میں کفر پھیل چکا تھا۔ اللہ تعالےٰ آپؐ پر اور آپؐ کی آل و اصحابؓ پر رحمت فرماتے رہیں جب تک کہ روشن رہیں شمس و قمر اور پے بہ پے آتے رہیں رات دن۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ الخ

امابعد:- سو یقین رکھو کہ تمہارا یہ دن عید کا دن ہے۔ اس میں تم پر حق تعالیٰ کے انعامات ہیں یعنی درجات کا حصول اور عفو و مغفرت ...... ہے۔ اور مقرر کیں تمہارے لیے سید الثقلین صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال کے ذریعہ جو رحمٰن کو محبوب و پسند ہیں ایسی سنتیں کہ کامیاب ہوا آخرت میں وہ شخص جس نے ان کو مضبوط پکڑا اہل ایمان میں سے۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ سو آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدِ فطر کے روز عید گاہ نہیں جاتے تھے یہاں تک کہ چند کھجوریں تناول فرماتے اور طاق عدد کھجوریں تناول فرماتے تھے۔ اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عید کے دن ایک راستہ سے (عید گاہ) تشریف لے جاتے اور واپسی دوسرے راستہ سے فرماتے تھے۔

اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب عیدِ فطر اور عیدِ قرباں میں عید گاہ

تشریف لے جاتے تھے تو سب سے پہلی چیز جو آپؐ شروع فرماتے تھے (وہ) نماز تھی۔ پھر نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کے روبرو کھڑے ہوتے تھے اس حال میں کہ لوگ اپنی صفوں پہ بیٹھے ہوئے ہوتے تھے۔ آپؐ ان کو وعظ و وصیت فرماتے اور احکام صادر فرماتے۔ اور اگر آپؐ (کسی مہم پہ) لشکر بھیجنے کا ارادہ فرمائے ہوئے ہوتے تو اسے روانہ فرماتے یا کسی خاص چیز کا حکم دینے کا ارادہ فرما ہوتے تو اس کا حکم دیتے۔ پھر (دولت کدہ کی طرف) لوٹتے۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر لازم فرمایا روزوں کو بیہودہ اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لیے اور مسکینوں کی خوراک بنانے کے لیے۔ اور روایت کی حضرت عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور انہوں نے اپنے دادا سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی بھیجا مکہ کے بازاروں میں (جو یہ منادی کر رہا تھا کہ) خبردار! صدقہ فطر واجب ہے ہر مسلمان پہ۔ مرد ہو یا عورت۔ آزاد ہو یا غلام۔ چھوٹا ہو یا بڑا دو مُد گندم یا اس کے ماسوا سے (جیسے کشمش) یا ایک صاع (دوسرے) اناج کا۔ خبردار! پس دیا کرو یہ صدقہ اپنے مالوں میں سے اپنے دل کی خوشی کے ساتھ۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ الخ

اور روزے رکھو اس مہینہ (شوال) میں چھ روزے۔ کیونکہ ان کی بڑی بزرگی اور بڑا ثواب ہے۔ کیوں کہ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ بلاشبہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے پھر اس کے بعد چھے روزے شوال کے رکھ لیے تو (اگر ہر سال ایسا ہی کیا کرے تو) گویا اس نے ہمیشہ روزے رکھے۔ اور ڈرو اللہ تعالیٰ سے اور عبادت کرو اس کی۔ اور مت شریک بناؤ اس کا کسی چیز کو۔ اور محافظت کرو جمعہ و جماعت کی۔ اور آمادہ کرو اپنے نفسوں کو قبول و طاعت پر۔ اور زادِ راہ لو اپنی آخرت کے لیے اپنی دنیا سے۔ اور اپنی زندگی سے اپنی موت کے لیے اور اپنی جوانی سے اپنے بڑھاپے کے لیے۔ اور اپنی تندرستی سے اپنی بیماری کے لیے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ الخ

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب ہوتا ہے عید کا دن یعنی فطر کا دن تو اللہ تعالےٰ ان کی وجہ سے فخر فرماتے ہیں فرشتوں پر پس ارشاد فرماتے ہیں کہ اے میرے فرشتو! اُس مزدور کا کیا بدلہ ہے جس نے اپنا کام پورا کر دیا ہو؟ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے پروردگار اس کا بدلہ یہ ہے کہ پورا دیا جائے اس کو اس کا اجر۔ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں کہ میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا ہے جو اُن پر تھا۔ پھر نکلے ہیں فریاد کرتے ہوئے دعا کے ساتھ۔ قسم ہے اپنی عزت و جلال اور اپنے کرم و علو (شان) کی اور اپنے مرتبۂ بلند کی میں ضرور قبول کروں گا ان کی دعا کو۔ پھر (بندوں سے خطاب کرکے) فرماتے ہیں کہ لوٹ جاؤ واقعی میں نے تم کو بخش دیا اور بدل دیا تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے۔ آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پس وہ لوٹتے ہیں بخشے ہوئے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ الخ

پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے۔ ماہ رمضان وہ ہے کہ اُتارا گیا ہے اس میں قرآن ہدایت بن کر لوگوں کے لیے اور واضح دلیلیں ہدایت کی من جملہ اُن کتب کے جو ہدایت اور فیصلہ کرنے والی ہیں۔ سو جو شخص حاضر ہو اس مہینہ کو تو وہ مہینہ بھر روزہ رکھے۔ اور جو شخص ہو بیمار یا سفر میں تو گنتی ہے دوسرے دنوں سے، چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ تمہارے لیے آسانی اور نہیں چاہتے تمہارے لیے تنگی۔ اور تاکہ پوری کرو تم گنتی۔ اور تاکہ بزرگی بیان کرو اللہ تعالیٰ کی اس پر کہ تم کو اس نے ہدایت کی اور تاکہ تم شکر کرو۔

ترجمہ خطبہ عید الاضحیٰ

اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ نہیں ہے کوئی معبود بجز اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے۔ اللہ بہت بڑا ہے اور اللہ ہی کے لیے تمام تعریف ہے۔ تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس کی شان یہ ہے کہ اگر اس کا لطف نہ ہوتا تو ہم ہدایت نہ پاتے اور اگر اس کا فضل نہ ہوتا تو ہم نہ خیرات کرتے اور نہ نماز پڑھتے اور نہ روزہ رکھتے اور نہ قربانی کرتے۔ اللہ بہت بڑا ہے۔ الخ

اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ نہیں کوئی معبود بجز اللہ کے جو تنہا ہے۔ نہیں کوئی شریک اس کا۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولٰے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ جن کی بدولت اُتاری گئی سکینہ ہم پر۔ صلوٰۃ سلام نازل فرمائیں اللہ تعالےٰ آپؐ پر اور آپ کی آل اور آپ کے اصحابؓ پر جو حاضر ہوئے بدر و حنین میں۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ

امابعد:۔ سو یقین رکھو کہ تمہارا یہ دن عید قربان کا دن ہے۔ حکم کیا ہے تم کو اس قربانی کا اُس ہستی نے جو مخلوق میں سب سے بہتر ہے۔ سو بے شک فرمایا آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن آدم کوئی ایسا عمل قربانی کے دن انجام نہیں دیتا جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک قربانی سے زیادہ محبوب ہو۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ قربانی کرنے والا قیامت کے دن اس کے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت آئے گا۔ (یعنی یہ سب چیزیں وزن ہوں گی اور ان سب کا ثواب ملے گا) اور یقیناً خون البتہ واقع ہوتا ہے اللہ تعالےٰ کے ہاں مقامِ قبولیت میں قبل اس کے کہ گرے زمین پر۔ تو اس قربانی کو خوش دلی سے انجام دو۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص قربانی کی گنجائش پائے اور پھر وہ قربانی نہ کرے تو وہ حاضر نہ ہو ہماری عیدگاہ میں۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ۔

اور نقل کیا حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ نے کہ رسول خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپؐ نے ارشاد فرمایا تمہارے جد امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ اس میں ہمارے لیے کیا (ثواب) ہے؟ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ہر بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا اُون (کا کیا حکم ہے) یا رسول اللہ! آپؐ نے ارشاد فرمایا اُون کے ہر رویں کے بدلے ایک نیکی ہے۔
اور روایت کی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں دس سال مقیم رہے اور برابر قربانی کرتے رہے۔ اور انھیں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ذبح اور نحر کرتے تھے عید گاہ میں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے (کافی ہے) اور آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے ذبح کیا نماز عید پڑھنے سے قبل تو چاہیے کہ وہ اس کی جگہ دوسری قربانی کرے۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ

اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ وہ کون سے جانور ہیں جن سے پرہیز کیا جائے۔ تو آپؐ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا اور فرمایا کہ ایسے جانور چار ہیں۔ لنگڑا جس کا لنگڑا پن ظاہر ہو اور کانا جس کا کانا پن واضح ہو۔ اور بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو۔ اور دبلا جس کی ہڈیوں میں

گودا نہ رہا ہو۔ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ہم کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ ہم دیکھ بھال کر لیا کریں (قربانی کے جانور
کی) آنکھ اور کان کی، اور یہ کہ ہم نہ قربانی کریں ایسے جانور کی جس
کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہوا ہو۔ اور نہ اُس جانور کی جس کے کان کا
پچھلا حصہ کٹا ہوا ہو۔ اور نہ اس کی جس کے کان میں لمبا شگاف ہو
اور نہ اس کی جس کے کان میں سوراخ ہو۔ اور ایک سنت وہ ہے
جس کی روایت حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ نے کی ہے کہ نبی کریم
صلی اللہ علیہ وسلم (نماز کے لیے) نہیں نکلتے تھے فطر کے دن یہانتک
کہ کچھ تناول فرماتے۔ اور قربانی کے دن کچھ نہیں تناول فرماتے تھے
یہاں تک کہ (نماز سے) لوٹتے اور اپنی قربانی سے کھاتے۔ اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ایام تشریق کھانے پینے اور ذکر الٰہی
کے دن ہیں۔ اللہ بہت بڑا ہے الخ

اور انہی ایام (تشریق) کے احکام میں سے تکبیر تشریق ہے۔
سو روایت کی گئی ہے حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے کہ آپ
تکبیر (تشریق) کہا کرتے تھے عرفہ کے دن کی نماز فجر سے لے کر ایام
تشریق کے آخری روز کی نماز عصر تک اور (تیرھویں کی) عصر کے
بعد (بھی) تکبیر کہتے تھے۔ اور حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ
عرفہ کے دن کی نماز فجر سے یوم نحر (دسویں ذی الحجہ) کی نماز عصر تک
تکبیر کہا کرتے تھے۔ (تکبیر یوں) کہتے اللہ اکبر اللہ اکبر لا الہ الا اللہ واللہ اکبر

اللہ اکبر وللہ الحمد۔

پناہ لیتا ہوں اللہ تعالےٰ کی مردود شیطان سے۔ ہرگز نہیں پہونچے گا اللہ تعالیٰ کے پاس ان کا گوشت اور نہ ان کا خون دیکن پہونچے گا اس کے پاس تمہارا تقویٰ۔ اسی طرح مسخر کیا اللہ تعالیٰ نے ان کو تمہارے لیے تاکہ تم بزرگی بیان کرو اللہ کی اس پر کہ اس نے تم کو ہدایت دی۔ اور خوشخبری سنا دیجیے اچھے عمل کرنے والوں کو۔

ترجمہ خطبہ استسقا

تمام تعریف اللہ تعالیٰ کے لیے ہے جس نے اپنی کتاب میں فرمایا اور وہ ایسا ہے کہ اپنے باران رحمت سے (پہلے) خوش خبری دینے والی ہواؤں کو بھیجتا ہے۔ اور ہم نے آسمان سے پانی اُتارا جو پاک کرنے والا ہے تاکہ ہم اس سے مردہ زمین کو زندہ کریں اور اپنی مخلوقات میں بہت سے چار پایوں اور آدمیوں کو سیراب کریں اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ صرف اللہ تعالےٰ ہی عبادت کے لائق ہیں جو تنہا ہیں جن کا کوئی شریک نہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا و مولیٰ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں جن کے طفیل بادل سے بارش طلب کی جاتی تھی۔ اللہ تعالیٰ آپؐ پر اور آپؐ کی آل و اصحاب پر رحمت نازل کریں جو دین کی حقیقت

تک پہونچ چکے تھے۔ اور بہت بہت سلام۔

امابعد! اے مسلمانو! تم نے اپنے شہروں کی خشک سالی اور وقت مقررہ سے بارش کی تاخیر کی شکایت کی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے تمہیں حکم دیا ہے کہ اس سے دعا کرو اور اس نے تمہاری دعا قبول فرمانے کا وعدہ فرمایا ہے۔ تمام تعریف اللہ کے لیے ہے جو پروردگار ہے عالموں کا بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔ روز جزا کا مالک ہے معبود صرف اللہ ہے وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ الٰہی! تو معبود ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو بے نیاز ہے اور ہم محتاج ہیں۔ ہم پر بارش نازل فرما اور جو بارش نازل ہو اسے ہمارے لیے ایک مدت تک قوت اور مقصود تک پہونچنے کا ذریعہ بنا۔ الٰہی ہم کو سیراب فرما بارش سے جس سے فریاد پوری ہو اور جو مبارک ہو اور ارزانی کا ذریعہ ہو اور نفع مند اور بے ضرر۔ ایسی بارش جو فوری ہو دیر کرنے والی نہ ہو۔ الٰہی! اپنے بندوں اور چوپایوں کو سیراب فرما۔ اور اپنی رحمت پھیلا اور اپنے مردہ شہر کو زندہ فرما۔ خدایا! ہم کو سیراب فرما بارش سے جو فریاد پوری کرنے والی ہو۔ ارزانی کا ذریعہ ہو خوب زیادہ ہو۔ گرجنے والے بادل سے ہو۔ عام ہو چھا جانے والی۔ خوب بہنے والی۔ دائمی نفع والی ہو۔ خدایا! ہم کو بارش سے سیراب کر اور مایوس لوگوں سے نہ بنا۔ خدایا بے شک بندوں اور شہروں اور جانوروں کو اور دوسری مخلوق کو ایسی مشقت اور تنگی ہے جس کی

شکایت ہم صرف آپ ہی سے کرتے ہیں۔ الٰہی! ہمارے لیے کھیتی اُگا۔ اور ہمارے لیے تھنوں میں دودھ جاری فرما اور ہم کو زمین کی برکتوں سے سیراب فرما۔ الٰہی! ہم سے مشقت اور بھوک اور عریانی اٹھادے اور ہم سے مصیبت ہٹا جسے تیرے سوا کوئی نہیں ہٹا سکتا اے اللہ! ہم آپ سے مغفرت طلب کرتے ہیں۔ بلاشبہ آپ ہی غفار ہیں۔ سو ہم پر آسمان سے بہت برسنے والا مینہ بھیج۔

پناہ لیتا ہوں اللہ تعالیٰ کی مردود شیطان سے۔ اور وہ ایسا ہے کہ لوگوں کے مایوس ہوجانے کے بعد مینہ برساتا ہے اور اپنی رحمت پھیلاتا ہے۔ اور وہ کارساز قابلِ ستائش ہے۔

ترجمہ خطبۂ ثانیہ

سب تعریف اللہ کے لیے ہے۔ ہم اس کی تعریف کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اس پر ایمان رکھتے ہیں اور اس پر بھروسہ رکھتے ہیں اور ہم اپنے نفسوں کی شرارتوں اور اپنے عملوں کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں۔ جس کو اللہ تعالیٰ ہدایت دیں تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ کریں تو اس کے لیے کوئی راہ نما نہیں ہے۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ بجز خدا کے

کوئی معبود نہیں ہے۔ وہ یکتا ہے اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے آقا اور سہارا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے بندے اور اس کے رسول ہیں جو تمام لوگوں کے لیے مبعوث ہوئے ہیں۔ خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے اور اللہ کی طرف اس کے حکم سے بلانے والے اور روشن چراغ ہیں۔ اللہ تعالےٰ آپؐ پر اور آپؐ کی آل واصحاب پر رحمت و برکت فرمادیں اور بہت بہت سلام۔ خدایا! رحمت و سلامتی نازل فرما ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جو آپ کے بندے اور رسول ہیں جو پہلوں اور پچھلوں سے زیادہ بزرگ اور تمام مخلوق کے سردار ہیں۔ اور آپؐ کی آل پر اور آپؐ کی پاک بیبیوں اور پاک بیٹیوں پر اور آپؐ کے صحابہ پر جو دین کے حامی اور داعی تھے۔ اور آپؐ کے خلفاء پر جنھوں نے دین (اسلام) کو قائم کیا اور اس کے احکام کو مضبوط کیا اور اس کی عمارت کو بلند اور اس کے نشانات کو اونچا کیا۔ خاص کر صحابہ میں سے افضل و مقدم پر یعنی امیر المؤمنین سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ جو ایمان و تصدیق میں سب لوگوں سے سبقت لے گئے۔ اور اللہ تعالےٰ کے (دین کے) معاملے میں صحابہ میں سے زیادہ مضبوط ہستی پر جو صداقت و درستی کے ساتھ گویا تھی اور جس کی رائے وحی و کتاب (الٰہی) کے موافق تھی یعنی امیر المؤمنین سیدنا حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ۔ اور اُن پر جنھوں نے آیاتِ قرآنیہ کو جمع کیا اور جو حیاء وایمان میں کامل تھے یعنی امیر المؤمنین سیدنا ذی النورین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ۔ اور اُن پر جو مشرق و مغرب میں مشہور ہیں۔ ان کی ذات علوم و حکم کا دروازہ ہے یعنی اسد اللہ الغالب امیر المؤمنین سیدنا علی کرم اللہ وجہہ و رضی عنہ۔ اور حضرت علیؓ کی اہلیہ بتول، جگر گوشۂ رسول پر جو اہل جنت بیبیوں کی سردار ہیں یعنی حضرت فاطمۃ الزہراء اللہ ان سے راضی ہو اور ان کے والد پر رحمت نازل فرمائے۔ اور ان دونوں کے دونوں صاحبزادوں پر جو نہایت روشن، تابناک، سرکار دو جہاںؐ کے دو پھول ہیں۔ یعنی سیدنا ابو محمد حضرت حسن اور سیدنا ابو عبد اللہ حضرت حسین رضی اللہ عنہما۔ اور نبی کریم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے دونوں چچاؤں پر جو خالق و مخلوق کے ہاں مکرم ہیں یعنی سیدنا ابو عمارۃ حضرت حمزہ اور سیدنا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔ اور مہاجرین و انصار میں سے باقی صحابہ رضہ پر اور تابعین پر جو بہترین حضرات تھے اور نیک تھے ان سب پر خدائے مہربان کی رحمت و رضا نازل ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو۔ میرے بعد ان کو طعن و تشنیع کا نشانہ نہ بنانا جس نے ان سے محبت کی تو اس نے میری محبت کی وجہ سے ان سے محبت کی۔ اور جس نے ان سے بغض رکھا تو اس نے میرے ساتھ بغض

رکھنے کی وجہ سے ان سے بغض رکھا۔ اے اللہ اسلام اور اہل اسلام کو عادل امام اور خیر و طاعت اور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے سُنن کے اتباع سے قوت دے۔ اے اللہ کافروں کی بات نیچی کر اور خدا کا کلمہ بلند کر۔ اے اللہ اس شخص کی مدد فرما جو حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد کرے اور ہم کو انہی میں شامل فرما۔ اور اس شخص کو بے یار و مددگار چھوڑ دے جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کی مدد چھوڑ دے اور ہم کو ان میں شامل نہ کیجیو۔ اے ہمارے پروردگار ہم کو اور ہمارے اُن بھائیوں کو بخش دیجیے جو ہم سے پہلے ایمان لاچکے ہیں اور ہمارے دلوں میں ایمان والوں کے بارے میں کینہ نہ ہونے دیجیے۔ اے ہمارے رب بلاشبہ آپ بڑے شفیق و مہربان ہیں۔ اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ تم پر رحم فرمائے۔ واقعی اللہ تعالیٰ تم کو عدل و احسان اور اہل قرابت کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور بے حیائی و برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تم کو نصیحت فرماتے ہیں تاکہ تم نصیحت قبول کرو۔ سو خدا کو یاد کرو وہ تم کو یاد کرے گا۔ اور اس سے دعا کرو تمہاری دعا قبول فرمائے گا۔ اور اس کی رحمت سے ناامید مت ہو کیوں کہ وہ سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ٭

ترجمہ خطبۂ نکاح

سب تعریف خاص اللہ کے لیے ہے ہم اس کی تعریف کرتے ہیں
اور اس سے مدد چاہتے ہیں اور اس سے بخشش مانگتے ہیں اور اپنے نفسوں
کی شرارتوں اور اعمال کی برائیوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ لیتے ہیں۔ اللہ
تعالیٰ جس کو ہدایت دیں تو اس کو کوئی گمراہ کرنے والا نہیں ہے اور جسے
وہ گمراہ کریں تو اس کا کوئی رہنما نہیں ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں
کہ خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد
مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔
اللہ تعالیٰ آپؐ پر رحمت نازل فرمائے اور بہت بہت سلام
بھیجے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو (جیسا کہ) اس سے ڈرنے کا حق ہے
اور جان مت دو مگر حالتِ اسلام پر۔ اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے
تم کو ایک جان سے پیدا کیا اور اس سے اس کا جوڑا پیدا کیا اور ان دونوں
سے بہت سے مرد اور عورتیں پھیلائے۔ اور اللہ تعالیٰ سے ڈرو جس کے
نام سے ایک دوسرے سے سوال کیا کرتے ہو اور قرابت سے بھی ڈرو
بے شک اللہ تعالیٰ تم پر نگہبان ہے۔ اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور
ٹھیک بات کہو اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال کو سنوار دیں گے اور تمہارے گناہ
بخش دیں گے۔ اور جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت
کرے گا تو یقیناً وہ بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہوا۔

مسلمانوں میں ایمان اور یقین پیدا کرنیوالی کتابیں

فضائل ذکر از حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ۔ اس میں وہ آیات واحادیث جمع کی ہیں جن میں ذکر الٰہی کے برکات وفضائل وارد ہوئے ہیں۔ جگہ جگہ اہل اللہ کے سبق آموز قصے ہیں۔ بہت عمدہ کتاب ہے۔ قیمت مجلد ہے، غیر مجلد ۶/

فضائل قرآن از حضرت مولانا محمد زکریا صاحب مدظلہٗ۔ اس کتاب کے پڑھنے سے مسلمان کو قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہوجاتا ہے۔ ہر گھر میں اس کتاب کا ہونا ضروری ہے قیمت غیر مجلد ۱۲/

فضائل علم از حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب بلند شہری مدظلہٗ یہ کتاب اس قابل ہے کہ ہر عالم ہر طالب علم اور ہر شخص کے پاس ہو۔ قیمت ۸/

آخرت کے فکرمندوں کے پچاس قصے از حضرت موصوف۔ اس کتاب میں ایسے پچاس قصے درج ہیں جن کے پڑھنے سے آخرت کی فکر دامنگیر ہوجاتی ہے۔ قیمت صرف ۶/

مسجد کے آداب اور احکام از حضرت مفتی محمد شفیع صاحب مدظلہٗ اس کتاب میں مسجد کے جملہ احکام اور آداب درج کئے گئے ہیں اور مسجد کے بارے میں تمام مسائل بیان کئے ہیں قیمت ۹/

گناہوں کا بدلہ دنیا میں

از حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ۔ گناہ کرنے سے کیا نقصان ہوتے ہیں اور نیکی کرنے سے کیا نفع۔ اس کتاب میں یہ بات واضح طور پر بتا دی گئی ہے ہر تعلیم یافتہ مسلمان کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے قیمت ۱۰ر

وعظ یوسفی

از حضرت قاری محمد طیب صاحب مدظلہ۔ یہ کتاب حضرت قاری صاحب کی ایک تقریر پر مشتمل ہے جو کہ علم کا بیش بہا خزانہ ہے۔ ضرور طلب کریں۔ قیمت صرف ۴ر

نیک بیبیاں

از حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب مدظلہ۔ عورتوں کی اصلاح کے لئے اس کتاب کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ حضور کی ازواج مطہرات اور صاحبزادیوں کے مفصل حالات زندگی اور فضائل و مناقب اس کتاب میں درج ہیں۔ نیز خاص عورتوں کے لئے چالیس حدیثیں و دیگر بیش بہا اصلاحی مضامین درج کئے گئے ہیں قیمت عہ ر

حقوق خانہ داری

از حضرت حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ، حضرت تھانوی رح کا ایک اصلاحی وعظ ہے اگر غور سے اس کو پڑھا جاوے اور اس پر عمل کیا جائے تو یقیناً گھریلو زندگی کی اکثر و بیشتر پریشانیاں اور تکلیفیں رفع ہو کر راحت و سکون والی زندگی بسر آ سکتی ہے۔ قیمت ۹ر نو آنے۔

مسنون دعائیں

از حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب اس کتاب

بس حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی تقریباً ہر وقت اور ہر مقام کی مسنون و مقبول دعائیں مع ترجمہ و دیگر فوائد جمع ہیں جن کا ورد رکھنا دنیا و آخرت کی فلاح نصیب ہونے کا بہترین ذریعہ ہے۔ قیمت آٹھ آنے ۸؍

داڑھی کی قدر و قیمت

از مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ اس کتاب میں داڑھی کی قومی۔ شرعی۔ ڈاکٹری، طبعی و اصولی و فرعی اہمیت پر سیر حاصل بحث فرمائی ہے اور بتایا ہے کہ اب انگریز ڈاکٹر بھی داڑھی رکھنے پر زور دے رہے ہیں قیمت ۹؍

رسالہ میراث

از حضرت مولانا سید اصغر حسین صاحبؒ ورثہ اور میراث کے بارے میں تمام ضروری مفید مضامین درج کیے گئے ہیں۔ قیمت چھ آنے ۶؍

اصلی گھر (منظوم)

از خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب۔ لاکھوں روپے کا ایک ایک شعر ہے ضرور پڑھیے۔ خریدیے قیمت ۳؍

پیغام بیداری (منظوم)

از حضرت خواجہ صاحب موصوف مسلمانوں کو بیدار کرنے کے لیے سوز بھرے اشعار کا مجموعہ قیمت ۶؍

کسب حلال و ادائے حقوق

از حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب اس رسالہ میں حلال کمانے کی فضیلت و حرام کمانے کی مذمت و دیگر ادائے حقوق کے بارے میں احادیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشادات نبوی درج کیے گئے ہیں قیمت ۹؍

کتب خانہ رحیمیہ ملتان کی مقبول عام مطبوعات

کتاب	قیمت
فضائل ذکر (حضرت مولانا محمد زکریا مدظلہ)	۲/۱۰/۰
فضائل قرآن " "	۱/۲/۰
مسنون دعائیں (مولانا عاشق الٰہی صاحب)	۰/۸/۰
آخرت کے فکرمندوں کے پچاس قصے	۰/۶/۰
نیک بیبیاں	۱/۲/۰
سیرۃ امام اعظمؒ (سیرۃ النعمان) از شبلی	۳/۰/۰
گناہوں کا بدلہ دنیا میں (حضرت تھانویؒ)	۰/۱۰/۰
جمال القرآن "	۰/۸/۰
حقوق خانہ داری	۰/۹/۰
کسب حلال ادائے حقوق	۰/۹/۰
جانوروں کے حقوق	۰/۵/۰
تاریخ مذہب شیعہ	۲/۰/۰
پیغام بیداری (حضرت مجذوبؒ)	۰/۶/۰
اصلی گھر	۰/۳/۰
کریما مترجم	۰/۸/۰
کریما سادہ	۰/۳/۰
نصاب ضروری	۰/۱۰/۰
رسالہ میراث (مولانا اصغر حسین صاحب)	۰/۶/۰
برکات الاسلام	۱/۲/۰
مسدس حالی	۱/۲/۰
مرزائیوں کے خطرناک ارادے	۰/۳/۰
مرزائیوں کا اصلی چہرہ	۰/۲/۰
نماز مترجم	۰/۲/۰
رسالہ بے نمازاں	۰/۲/۰
حکایات صحابہؓ (علاوہ ازیں)	۲/۱۰/۰
حیات المسلمین	۲/۰/۰
پند نامہ محشی	۰/۱۳/۶
فضائل صدقات۔ اول	۴/۰/۰
" دوم مجلد	۵/۴/۰
علم الکلام مجلد	۴/۸/۰
تحفۂ زناں (منظوم)	۰/۸/۰
سوانح حیات مولانا رومؒ	۰/۹/۰
الفاروق مجلد	۵/۰/۰
مرزائیوں کی خوفناک چالیں	۰/۲/۰

نوٹ:۔ تاجران کتب کو خاص کمیشن دیا جاتا ہے۔

ملنے کا پتہ:۔ **ناظم کتب خانہ رحیمیہ ملتان شہر**